۲۱تا۲۷ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۸تا۲۴ نومبر ۲۰۱۶ء

ن والقلم وما یسطرون

568

ہفت روزہ

القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

# استقامت کا مینار

اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہو...... حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر...... ان کا اسم گرامی ہے...... خالد بن زید الخزرجی النجاری...... سلام اللہ علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورضی اللہ عنہ وارضاہ......

اللہ تعالیٰ ہماری آج کی اس مجلس اور اس کالم کو قبول فرما کر اس کا ثواب حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو عطاء فرمائے...... اور ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مرتے دم تک...... دین اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ پر استقامت عطاء فرمائے......

### دلکش منظر

حضور اقدس ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما ہیں...... ''قباء'' سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی ہے...... حضرات انصار پروانوں کی طرح اردگرد بھاگتے دوڑتے جا رہے ہیں...... ہر دل میں ایک ہی خواہش دھک دھک کر رہی ہے کہ...... حضرت آقا مدنی ﷺ میرے گھر میں قیام فرمائیں...... انصار کے قائدین حضرات نے...... دل اور نظریں بچھا رکھی تھیں...... اور جگہ جگہ محبت کے ناکے لگا رکھے تھے...... اونٹنی ایک شان کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی...... پہلے ناکے پر کچھ سچے عاشق سامنے آ کر گڑگڑانے لگے...... یا حضرت! یہاں قیام فرمایئے جان، مال، کنبہ اور سرفروشی حاضر ہے...... سب کچھ آپ پر قربان کر دیں گے اور آپ پر دشمن کا سایہ تک نہیں پڑنے دیں گے...... ارشاد ہوا...... اونٹنی کو چھوڑ دو...... یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے...... جہاں حکم ہوگا وہاں بیٹھے گی...... وہ عاشق تھے مگر فرمانبردار، وہ سچے محب تھے مگر غلامی ہی ان کا ناز تھی دل پکڑ کر راستے سے ہٹ گئے...... اگلے محلے پر گذر ہوا تو وہاں بھی بڑے بڑے عزتمند حضرات بھکاری بنے...... راستہ روکے کھڑے تھے...... حضرت! یہاں قیام فرمایئے...... لشکر، اسلحہ، جان، مال اور حفاظت سب کچھ پیش خدمت ہے...... مگر یہاں بھی وہی جواب ملا...... اسی طرح چار پانچ جگہ ہوا...... اب ہر آنکھ اُس ہستی کو دیکھنے کی مشتاق تھی...... جس کے نام سعادت کا قرعہ نکلنا تھا...... بالآخر یہ اونٹنی مسجد نبوی شریف کی جگہ کے قریب...... حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر تشریف فرما ہوئی...... سبحان اللہ! سعادت کا وہ لمحہ جس کی صدیاں منتظر تھیں...... ابو ایوب کے دروازے پر دستک دے چکا تھا...... وہ بھاگ بھاگ کر سامان اُٹھا رہے تھے اور کائنات کے سب سے مبارک مہمان کو اپنے گھر لے جا رہے تھے...... وہ اور اُن کی خوش نصیب اہلیہ کھانا تیار کرتے...... پھر جب حضرت آقا مدنی ﷺ تناول فرما لیتے تو میاں بیوی میں مقابلہ شروع ہو جاتا کہ...... حضرت آقا مدنی ﷺ کی مبارک انگلیوں کے نشان والی جگہ کا بچا ہوا کھانا کس کو ملتا ہے...... مبارک ہو ابو ایوب مبارک...... اور پھر زمانے کے پچاس سال گذر گئے...... تاریخ کے صفحات ایک اور منظر کی عکس بندی کر رہے ہیں...... مسلمانوں کا ایک لشکر رومیوں کے ساتھ جہاد کرنے جا رہا ہے...... لشکر میں گھوڑے، اونٹ اور مجاہدین تو ہوتے ہی تھے...... مگر آج ایک اور چیز بھی ہے...... جی ہاں! ایک جنازہ ہے ہاں...... ایک جنازہ بھی لشکر کے کندھوں پر ہے...... اور مجاہدین اسے نہایت احترام سے اُٹھا کر آگے بڑھ رہے ہیں...... یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ کی دیوار تک پہنچ گئے...... آگے دشمنوں کا لشکر اور اس کے مورچے تھے...... یہاں قبر کھودی گئی...... اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا...... دراصل وہ راستے ہی میں انتقال فرما چکے تھے...... مگر وصیت کر گئے تھے کہ...... میرے جنازے کو بھی جہاد میں ساتھ ساتھ لے جانا...... گویا کہ یوں فرمایا کہ میں نے حضرت آقا مدنی ﷺ سے اسلام اور جہاد کی بیعت کی ہے...... میرا بڑھاپا مجھے جہاد سے نہیں روک سکا...... تو میں چاہتا ہوں کہ...... میری موت بھی مجھے جہاد سے نہ روک سکے...... پس جہاں تک لشکر جا سکتا ہو وہاں تک میرا جنازہ لے جایا جائے...... اور مجھے وہاں دفن کیا جائے...... استقامت کا یہ مینار جب قسطنطنیہ کی دیوار کے پاس...... نصب ہوا تو پورے ''ترک خطے'' میں اسلام اور جہاد کی لہر دوڑ گئی...... لوگوں نے اس قبر سے نور اُٹھتے دیکھا...... رومی وہاں جمع ہو کر بارش کے لئے دعاء کرتے تھے...... اور پھر یہ پورا خطہ اسلام میں داخل ہو گیا...... سلام ہو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ پر...... بے شمار سلام...... سلام اللہ علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... رضی اللہ عنہ وارضاہ

### استقامت کا مینار

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی خاص صفت...... ''استقامت'' تھی...... اور استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے...... قرآن مجید سمجھاتا ہے کہ...... جس میں استقامت ہو اس پر فرشتے اُترتے ہیں...... زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی...... ایمان پر استقامت ایسی صفت ہے جو کروڑوں اربوں میل سے فرشتوں کو کھینچ لاتی ہے...... یہ استقامت کی کشش تھی کہ...... حضرت آقا مدنی ﷺ کی مبارک اونٹنی...... نہ قبیلہ اوس کے سرداروں کے محلے میں اُتری...... اور نہ قبیلہ خزرج کے رؤسا کے دروازوں پر رکی...... وہ نہ مدینہ کے مالداروں کے ہاں ٹھہری...... اور نہ وہ مدینہ کے سخیوں اور نامور بہادروں کے پاس رکی...... استقامت تو تمام انصار میں تھی...... تمام صحابہ کرام میں تھی...... مگر کسی پر کسی چیز کا رنگ غالب ہوتا ہے...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ پر ''استقامت'' کا رنگ ایسا غالب تھا کہ...... اونٹنی سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے...... ان کے گھر جا اُتری...... اے مجاہدو! غور کرو...... دین اور جہاد پر استقامت کتنی بڑی طاقت ہے اور کتنی بڑی نعمت...... اور یہ کیسی کیسی سعادتوں کو...... آپ کے دروازے پر لے آتی ہے......

جب اونٹنی کے اترنے کا واقعہ پیش آ رہا تھا تو...... اس وقت کسی کو معلوم نہیں تھا کہ...... کون آگے چل کر کیا کرے گا؟...... مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ...... ابو ایوب اس امت کے لئے استقامت کا وہ روشن مینار بنیں گے کہ...... جن کو دیکھ کر ٹوٹتے حوصلے مضبوط ہو جایا کریں گے...... اور مضمحل اعصاب میں بجلی دوڑ جایا کرے گی...... چنانچہ ایسا ہی ہوا...... غزوہ بدر سے لے کر غزوہ تبوک تک...... دور نبوی کے ہر جہاد میں اللہ کے نبی کا یہ سچا عاشق دیوانہ...... پہلی صف میں شریک رہا...... بلکہ غزوہ خیبر کے موقع پر تو بہت عجیب واقعہ ہوا...... فتح کے بعد حضور اقدس ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا...... وہیں رخصتی کا انتظام کیا گیا...... حضور اقدس ﷺ کا ہر نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم سے...... اور اس امت کی بھلائی کے لئے تھا...... جنگ ختم ہو چکی تھی...... کسی طرف سے مزاحمت کا کوئی خطرہ اندیشہ نہیں تھا...... اس لئے اسلامی لشکر اطمینان سے سویا...... حضرت آقا مدنی ﷺ جب صبح خیمہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو...... دیکھا ابو ایوب ہاتھ میں تلوار لئے مستعد پہرہ دے رہے ہیں...... وجہ پوچھی تو عرض کیا...... مجھے اندیشہ ہوا کہ...... آپ کا نکاح یہودیوں کے سردار کی بیٹی سے ہوا ہے تو آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے تو...... ساری رات اسی طرح پہرہ دیتا رہا...... آپ ﷺ خوش ہوئے اور دعاء دی......

یا اللہ! ابو ایوب کی حفاظت فرما جس طرح انہوں نے پوری رات میری حفاظت کے لئے پہرہ دیا...... اسی مبارک دعاء کا اثر تھا کہ...... حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو قتل ہونے والی شہادت نہیں ملی...... بلکہ وفات والی شہادت ملی...... اور بعض اوقات وفات والی شہادت کا مقام قتل ہونے والی شہادت سے بڑا ہوتا ہے......

اگر کوئی اس وجہ سے جہاد چھوڑتا ہے کہ...... اس نے بہت کام کر لیا ہے تو وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھے...... انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی میزبانی سے لے کر بدر و رضوان جیسے کارنامے سرانجام دیئے...... مگر پھر بھی نہ بیٹھے......

پھر خلفاء راشدین کا دور شروع ہوا تو...... ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک...... مسلسل جہاد میں حصہ لیا...... صرف ایک لشکر میں نہیں گئے...... اور اس پر بھی خود کو ہمیشہ ملامت کرتے تھے...... ہاں ایک بات رہ گئی...... حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں...... مدینہ کے منافقین بعض اوقات مسجد نبوی میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف سازشیں اور مسلمانوں کی غیبتیں کرتے تھے...... حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے ایک بار ان کو دیکھ لیا...... ''استقامت'' انسان کو ہمیشہ ایک رنگ پر رکھتی ہے...... اور کبھی دو رنگی یا مداہنت اختیار نہیں کرنے دیتی...... مدینہ کے یہ منافق اوس اور خزرج کے معزز لوگ شمار ہوتے تھے...... اور ان میں سے بعض تو ماضی میں اپنے قبیلوں کے سردار بھی رہے تھے...... مگر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو اپنی یا اپنے نام کی کوئی فکر نہیں تھی...... وہ اسلام کے تھے، جہاد کے تھے اور حضرت آقا مدنی ﷺ کے تھے اور بس...... چنانچہ آگے بڑھے اور ایک منافق کے پاؤں پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک آئے...... وہ چیختا رہا...... عار دلاتا تھا......

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج سے تھے...... اور جس کو گھسیٹ رہے تھے وہ خزرج کا سردار رہ چکا تھا...... وہ قوم پرستی جگانے کی کوشش کرتا رہا...... مگر کہاں ابو ایوب استقامت کے مینار اور کہاں بدبودار قوم پرستی...... اس کو باہر پھینک کر پھر مسجد میں گئے اور دوسرے کو پکڑ کر تھپڑ لگائے اور گھسیٹ کر باہر لے آئے...... فرمایا...... رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں...... ایسی باتیں کرنے والوں کو ابو ایوب برداشت نہیں کر سکتا...... بے شک! ہر کسی کی ہاں میں ہاں ملانے والے...... کبھی بھی استقامت کی خوشبو نہیں پا سکتے......

حضرت ابو ایوب ؓ کی خاص صفت...... ''استقامت'' تھی...... اور استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے...... قرآن مجید سمجھاتا ہے کہ...... جس میں استقامت ہو اس پر فرشتے اُترتے ہیں...... زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی......

### مقوی اعصاب

گذشتہ کالم میں عرض کیا تھا کہ...... آج کل کا جو جہاد ہے وہ بہت طویل اور اعصاب شکن ہے...... آج یہ عرض کرنا تھا کہ مجاہدین اپنے اعصاب کو کس طرح سے مضبوط رکھ سکتے ہیں...... طویل جنگ جس طرح بڑے بڑے ملکوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے...... اسی طرح وہ جماعتوں، تنظیموں اور افراد کو بھی تھکا کر گرا دیتی ہے...... مگر الحمد للہ...... مسلمانوں کے پاس...... اعصاب اور حوصلے کو مضبوط رکھنے کے بڑے بڑے نسخے موجود ہیں...... آج ان میں سے بعض نسخے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے عرض کرنے تھے...... اور کالم کا نام رکھنا تھا ''مقوی اعصاب''...... اس میں ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ...... کئی ایسے افراد جو بیماریاں اور دوائیوں کے شوقین ہوتے ہیں وہ بھی...... اس گمان سے کالم پڑھ لیتے کہ...... شاید قوت وطاقت کی کوئی خاص ''دواء'' ہاتھ آ جائے...... اسی کالم کے لئے مواد اور دلائل کو ذہن میں سوچ رہا تھا کہ...... استقامت کے روشن اور خوبصورت مینار نے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا...... جی ہاں! حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ، ان کی یادیں...... اور ان کی باتیں...... ایک ٹوٹتے مسلمان کو بھی تھام لیتی ہیں...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ...... قرآن مجید کی آیت مبارکہ

''اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا''

کی چلتی پھرتی تفسیر تھے...... اور وہ اس آیت مبارکہ کا حوالہ بھی دیتے تھے کہ...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر حال میں...... جہاد میں نکلنے کا حکم فرمایا ہے...... اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ...... جہاد کو چھوڑ کر...... اپنے گھر بار اور کاروبار کی فکر اور اصلاح میں لگ جانا...... یہ اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے...... اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں...... خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے

''وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ''

اگر کوئی اس وجہ سے جہاد چھوڑتا ہے کہ...... اس نے بہت کام کر لیا ہے تو وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھے...... انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی میزبانی سے لے کر بدر و رضوان جیسے کارنامے سرانجام دیئے...... مگر پھر بھی نہ بیٹھے...... اگر کوئی کسی صدمے کی وجہ سے...... جہاد چھوڑتا ہے تو وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھے...... انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی رحلت اور چار خلفاء راشدین کی رحلت و شہادت جیسے عظیم صدمے دیکھے...... مگر جہاد میں چلتے رہے...... اگر کوئی بڑھاپے کی وجہ سے جہاد چھوڑ رہا ہے تو وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھے کہ...... نوے سال سے زائد کی عمر میں بھی انہوں نے کسی لشکر سے پیچھے رہنا گوارہ نہ کیا...... اگر کوئی مسلمانوں کے داخلی انتشار اور اختلافات کو دیکھ کر جہاد سے دل برداشتہ ہوتا ہے تو وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھے...... انہوں نے شہادت عثمان رضی اللہ عنہ...... اور جمل، صفین اور نہروان جیسے واقعات قریب سے دیکھے مگر پھر بھی جہاد فی سبیل اللہ میں چلتے رہے......

ہاں! بے شک استقامت کا یہ مینار...... ہمارے لئے کوئی عذر کوئی بہانہ نہیں چھوڑتا...... تو پھر کیوں نا...... ہم بھی بھاگنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ''استقامت'' مانگ لیں...... وہ اللہ تعالیٰ جو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو ''استقامت'' عطاء فرما سکتا ہے...... وہ ہمیں بھی یہ نعمت دینے پر قادر ہے...... ان اللہ علی کل شیء قدیر

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

# یقین کے کرشمے

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

l.maqsood313@yahoo.com

تدبیر اور احتیاط اچھی بات ہے لیکن یہ خوف اور گھبراہٹ کیسی؟

امریکہ کے صدارتی انتخابات میں ٹرمپ کیا جیتا ہے، صحافیوں اور دانشوروں کو مسلمانوں میں دہشت پھیلانے کا ایک اور زریں موقع مل گیا ہے۔ عجیب وغریب تبصرے اور بے سروپا تجزیوں سے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے کہ نہ جانے اب مسلمانوں کو پوری دنیا میں سانس لینے کا موقع بھی مل سکے گا یا نہیں۔ افسوس کہ جس قوم نے ماضی میں بڑے فرعونوں کو غرقِ آب کیا ہو، اپنے زمانے کے نمرودوں کو خاک چٹائی ہو اور بڑے بڑے سور ماؤں کے سر پُر غرور کو جھکایا ہو اور مستقبل میں بھی جس نے دجال جیسی ظاہری سپر پاور کا مقابلہ کر کے اُسے صفحۂ ہستی سے مٹانا ہو، اُس قوم کا دجالی قوتوں کے ایک معمولی نمائندے سے خوف زدہ ہو جانا کتنا بڑا المیہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ مغربی میڈیا بہت زیادہ دیکھتے ہیں وہ بہت جلد اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے ہیں اور جو افراد قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریخِ اسلام کے پُر رونق صفحات کا مطالعہ کرتے ہیں، وہ اس بارے میں یقین کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور اقبال مرحوم نے کہا تھا:

جو پیدا ہو ذوقِ یقیں تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

بے شک اس زندگی میں کامیاب وہ ہی ہے جو یقین کی دولت سے مالا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین اللہ تعالیٰ کی طاقت پر یقین امام الانبیاء حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور راہنما ہونے پر یقین اور اسلام کے کامل ومکمل ضابطہ حیات ہونے پر یقین۔

یقین جب دل میں سماجاتا ہے تو دنیا کی کوئی سپر پاور ہو یا شکوک وشبہات اور توہم پرستی، سب سے مرعوبیت اور غلامی کی زنجیریں کٹ جاتی ہیں۔ اسی لیے تو قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ اہل ایمان کے عقائد وخیالات کی بنیاد یقین پر ہوتی ہے اور اہل باطل محض ظن گمان خیال اٹکل اور اندازوں کی پیروی کرتے ہیں یقین اہل ایمان کو بے پناہ اعتماد سے نوازتا ہے اور شکوک وشبہات اہل باطن کو اندر اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔

کسی نے بالکل درست کہا:

جو یقیں کی راہ پر چل پڑے انہیں منزلوں نے پناہ دی
جنہیں وسوسوں نے ڈرا دیا وہ قدم قدم پر بہک گئے

یقین میں بڑی قوت ہے طاقت ہے، تاثیر ہے اور شفا ہے۔ نماز ہم بھی پڑھتے ہیں اور صحابہ کرامؓ بھی پڑھتے تھے۔ بارگاہِ الٰہی میں ہم بھی دست بدُعا ہوتے ہیں اور صحابہ کرامؓ بھی خالق کائنات کے سامنے اپنے دامن پھیلاتے تھے۔ تلاوتِ قرآن مجید ہم بھی کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ بھی اس نعمت سے سرفراز تھے۔ مگر پھر کیا بات ہے کہ ہماری نمازیں ہماری دعائیں اور ہماری تلاوت ہمیں بھی نہیں بدل سکتی جب کہ صحابہ کرامؓ کی نمازوں دعاؤں اور تلاوت نے پوری دنیا کا نقشہ بدل دیا تھا۔ فرق صرف یقین کے درجات اور مراتب کا ہے کہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔

یقین کی اہمیت کی بناء پر ہی احادیث صحیحہ میں نظر کے اتارنے کا جو عمل آیا ہے اس کی شرح میں علامہ ابن قیمؒ تحریر فرماتے ہیں:

جو شخص اس کی تاثیر کا انکار کرے اس کا مذاق اڑائے، اس کی تاثیر میں شک کرے یا بغیر اعتقاد کے صرف آزمانے کیلئے یہ عمل کرے تو اُسے اس عمل کا کوئی فائدہ نہ ہوگا (تکملۃ فتح الملہم)

اسلام ہمیں یقین کے کس اعلیٰ درجے پر دیکھنا چاہتا ہے اور ہم شکوک وشبہات کی کن وادیوں میں بھٹک رہے ہیں، اس کا کچھ اندازہ آپ کو تب ہوگا جب آپ موجودہ حالات کا اس حدیثِ پاک سے موازنہ کریں گے۔ حدیثِ پاک کا عربی متن اور مفہوم یہ ہے:

عن عبداللہ بن عباسٍ رضی اللہ عنہما قال:

کنت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومًا، فقال:

یا غلام، إنی اعلمک کلماتٍ: احفظ اللہ یحفظک، احفظ اللہ تجدہ تجاھک، إذا سالتَ فاسال اللہ، وإذا استعنت فاستعن باللہ، واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک إلا بشیء قد کتبہ اللہ لک، وان اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک إلا بشیء قد کتبہ اللہ علیک، رُفعت الاقلام، وجفّت الصحف؛

رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن سفر کے دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ لڑکے! اللہ تعالیٰ کے تمام احکام امر ونہی کا خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا خیال رکھے گا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ان چیزوں پر عمل کرو گے جن پر عمل کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے اجتناب کرو گے جن سے اجتناب کرنے کا اس نے حکم دیا۔ نیز تم ہر وقت اور ہر معاملہ میں اسی کی رضا وخوشنودی کے طالب رہو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی تمہارا خیال رکھے گا کہ تمہیں دنیا میں بھی ہر طرح کی آفات اور مصیبتوں سے بچائے گا اور آخرت میں بھی ہر عذاب وسختی سے محفوظ رکھے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال رکھو گے تو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ پاؤ گے یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کو ہر لمحہ یاد رکھو گے، تو تم اس کی بے پایاں رحمتوں اور اس کے انعامات کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم سوال کا ارادہ کرو تو صرف اللہ تعالیٰ کے آگے دست سوال دراز کرو، جب تم دنیا وآخرت کے کسی بھی معاملہ میں مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اور یہ جان لو کہ اگر تمام مخلوق کہ خواہ عوام ہوں یا خواص، مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہیں یعنی اگر یہ ساری مخلوق اس بات پر اتفاق کر لے کہ وہ سب مل کر تمہیں کسی دنیاوی یا اخروی معاملہ میں کوئی فائدہ پہنچا دے تو ہر گز تمہیں نفع نہیں پہنچا سکے گی، علاوہ صرف اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر دنیا کے تمام لوگ مل کر بھی تمہیں کسی طرح کا کوئی نقصان وضرر پہنچانا چاہیں تو وہ ہرگز تمہیں کوئی نقصان وضرر نہیں پہنچا سکیں گے علاوہ صرف اس چیز کے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے، تقدیر کے قلم اٹھا کر رکھ دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔ (ترمذی)

یہ نہ سوچیں کہ یقین کے اس بلند وبالا معیار تک کون پہنچ سکتا ہے۔ الحمد للہ! مسلمانوں کے ماضی کا قریبی دور بھی ایسا تابناک ہے کہ ہم نے اپنی مختصر زندگی میں ہی دنیا کے سپر پاورز کہلانے والے ممالک کو درویشانِ خدامست کے سامنے ناک رگڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر اگر ماضی بعید یعنی کچھ صدیاں پہلے کی بات کریں تو اہل ایمان یقین کی اُن بلندیوں پر فائز نظر آتے ہیں کہ دوسری قومیں اُن کے پاؤں کی خاک تک بھی شاید نہ پہنچ سکیں۔

یہ بربر قبیلے کا نوعمر سپاہی طارق بن زیادؒ ہے، جسے شمالی افریقہ میں مسلمانوں کے امیرِ لشکر موسیٰ بن نصیر نے اندلس کی مہم پر بھیجا ہے۔ سامنے عیسائیوں کا لاکھوں پر مشتمل لشکر ہے اور یہ اپنے چند ہزار ساتھیوں کے ساتھ اندلس (موجودہ اسپین) کے ساحل پر لنگر انداز ہوتے ہیں۔ یقین کا یہ عالم ہے کہ واپسی کے سارے راستے ذہنوں سے نکالنے کے لیے حکم دیتے ہیں کہ تمام کشتیوں کو جلا ڈالا جائے۔ اقبال مرحوم نے اہل لشکر کے اعتراض اور اِن کے جواب کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ یوں بیان کیا ہے:

طارق چو بر کنارہ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بہ نگاہِ خرد خطاست
دوریم از سوادِ وطن باز چوں رسیم؟
ترک سبب زروئے شریعت کجا رواست
خندید و دستِ خویش بہ شمشیر برد وگفت
ہر ملک ملکِ ماست
کہ ملکِ خدائے ماست

طارق نے جب ساحلِ اندلس پر اپنی کشتیاں جلا ڈالیں تو اس کے ہمراہیوں نے کہا کہ: تیرا یہ کام عقل وشعور کے لحاظ سے غلط ہے۔ ہم اپنے وطن کی سرزمین سے بہت دور ہیں، واپس کیسے پہنچیں گے؟ شریعت میں اسباب کو ترک کرنے کی اجازت کہاں ہے؟

طارق مسکرایا اور اس نے اپنا ہاتھ تلوار کے قبضے پر رکھا اور یوں گویا ہوا: ہر ملک ہمارا ملک ہے کیونکہ ہمارے خدا کا ملک ہے

یہ وہی طارق بن زیاد ہیں جن کو اپنے تو خراجِ تحسین پیش کرتے ہی ہیں، لیکن جبرالٹر (جبل الطارق) کی مقامی حکومت نے بھی اُن کی جرات وشجاعت کی یاد میں اپنے ایک کرنسی نوٹ پر اُن کی تصویر شائع کر رکھی ہے، اس موقع پر تاریخ اسلام کے اس عظیم جرنیل نے ایک بہت عظیم الشان خطبہ دیا تھا جس کا عربی متن، عربی ادب کے شاہکاروں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ اس خطبے کا ایک ایک حرف آج کے خوف زدہ مسلمانوں کیلئے تازیانہ ہے۔ یقین کے جذبات سے مالا مال

اس خطبے کا کچھ ترجمہ یہ ہے:

اے لوگو! اب راہِ فرار کہاں ہے؟ سمندر تمہارے پیچھے ہے اور دشمن تمہارے آگے۔ اللہ کی قسم! تمہارے لیے صدق وصبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ جان لو تم اس جزیرہ نما میں اس قدر بے وقعت ہو کہ کم ظرف لوگوں کے دسترخوان پر یتیم بھی اتنے بے وقعت نہیں ہوتے۔ تمہارا دشمن اپنے لشکر، اسلحے اور وافر خوراک کے ساتھ تمہارے مقابلے میں نکلا ہے۔ ادھر تمہارے پاس کچھ نہیں سوائے اپنی تلواروں کے۔ یہاں اگر تمہاری اجنبیت کے دن لمبے ہو گئے تو تمہارے لیے خوراک بس وہی ہے جو تم اپنے دشمن کے ہاتھوں سے چھین لو۔ اگر تم یہاں کوئی معرکہ نہ مار سکے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تمہاری جرات کے بجائے تمہارے دلوں پر دشمن کا رعب بیٹھ جائے گا۔ اس سرکش قوم کی کامیابی کے نتیجے میں جس ذلت و رسوائی سے دوچار ہونا پڑے گا اس سے اپنے آپ کو بچاو۔ دشمن نے اپنے قلعہ بند شہر تمہارے سامنے ڈال دیے ہیں۔ اگر تم جان کی بازی لگانے کو تیار ہو جاو تو تم اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ میں تمہیں ایسے کسی خطرے میں نہیں ڈال رہا جس میں کودنے سے خود گریز کروں۔ اس جزیرہ نما میں اللہ کا کلمہ بلند کرنے اور اس کے دین کے فروغ دینے پر اللہ کی طرف سے ثواب تمہارے لیے مقدر ہو

بقیہ صفحہ ۵ پر

### اظہار تعزیت

ہم

بھائی فرقان احمد (کراچی) کے ماموں، بھائی عابد شہید (بہاولپور) کے بڑے بھائی، بھائی ارشاد (دریالا) کے چچا کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

# معارفِ سورۃ یوسف

## صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینی

دوم: "هَمَّ بِهَا" میں بہت محققین نے یہ بھی توجہ فرمائی ہے کہ یہ مقید ہے "لولا ان را" کے ساتھ، جس میں حاصل معنی یہ ہوگا کہ وہ بھی خیال کرتے اگر برہان رب کو نہ دیکھتے مگر اب خیال بھی نہیں ہوا۔ یہ بھی نہایت لطیف تفسیر ہے مگر احقر نے تفسیر متن کو اس لئے اختیار کیا کہ اس میں یوسف علیہ السلام کا کمال زیادہ ہے کہ باوجود رغبت کے جس کا منشا قوت طبیعت وصحت بدن واعتدال مزاج وسلامت قویٰ ہے رک گئے۔ اس میں صبرو مجاہدہ اشد ہے اور جو اس میں اشکال تھا وہ اس طرح رفع ہوگیا کہ زلیخا کا ھم اور قسم کا ہے اور ان کا ھم اور طرح کا، جیسا ترجمہ سے ظاہر ہے اور اسی وجہ سے ھمایھم کل واحد بآخر نہیں فرمایا اور اول کو لام اور قد کے ساتھ مؤکد کیا دوسرے کو نہیں کیا جو کہ موید تغایر ہے اور اس کا ھم کہنا مشاکلۃ ہے ورنہ یہ مرتبہ ھم سے پہلے ہے خوب سمجھ لو۔" (ایمان القرآن)

حضرت علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں:

"ف ۳: یعنی عورت نے پھانسنے کی فکر کی اور اس نے فکر کی کہ عورت کا داؤ چلنے نہ پائے، اگر اپنے رب کی حجت وقدرت کا معائنہ نہ کرتا تو ثابت قدم رہنا مشکل تھا۔ بعض مفسرین نے "وھم بھا" کو "ولقد ھمت بہ" سے علیحدہ کرکے "لولا ان راٰ برھان ربہ" سے متعلق کیا ہے جیسے "ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبھا" کی ترکیب ہے۔ اس وقت حضور یوسف علیہ السلام کے حق میں "ھم" کا ثابت کرنا نہیں بلکہ نفی کرنا ہے، ترجمہ یوں ہوگا کہ عورت نے یوسف علیہ السلام کا ارادہ کیا اور یوسف بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے پروردگار کی قدرت وحجت نہ دیکھ لیتا۔ بعض نے "وھم بہ" میں لفظ "ھم" کو معنی میلان ورغبت کے لیا ہے یعنی یوسف علیہ السلام کے دل میں کچھ رغبت ومیلان بے اختیار پیدا ہوا، جیسے روزہ دار کو گرمی میں ٹھنڈے پانی کی طرف طبعاً رغبت ہوتی ہے لیکن نہ وہ پینے کا ارادہ کرتا ہے نہ یہ بے اختیاری رغبت کچھ مضر ہے بلکہ باوجود رغبت طبعی کے اس سے قطعاً محترز رہنا مزید اجر وثواب کا موجب ہے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ ایسے اسباب ودواعی قویہ کی موجودگی سے طبع بشری کے موافق بلا اختیار وارادہ یوسف علیہ السلام کے دل میں کسی قسم کی رغبت ومیلان کا پایا جانا نہ عصمت کے منافی ہے نہ ان کے مرتبہ کو گھٹاتا ہے بلکہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ اگر بندہ کا میلان کسی برائی کی طرف ہو لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اس کے فرد حسنات میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے خدا فرماتا ہے کہ اس نے (باوجود رغبت ومیلان) میرے خوف سے اس برائی کو ہاتھ نہ لگایا، بہرحال باوجود اشتراک لفظی کے زلیخا کے "ھم" اور یوسف علیہ السلام کے "ھم" میں زمین آسمان کا تفاوت ہے اس لئے قرآن کریم نے دونوں کے "ھم" کو ایک ہی لفظ میں جمع نہیں کیا اور نہ زلیخا کے "ھم" کی طرح یوسف علیہ السلام کے "ھم" پر "لام" اور "قد" داخل کیا گیا بلکہ سیاق ولحاق میں بہت سے دلائل یوسف علیہ السلام کی طہارت ونزاہت پر قائم فرمائے جو غور کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ تفصیل "روح المعانی" اور "کبیر" وغیرہ میں موجود ہے۔

ف ۴: "برہان" دلیل وحجت کو کہتے ہیں یعنی اگر یوسف علیہ السلام اس وقت اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے تو قلبی میلان پر چل پڑتے۔ دلیل کیا تھی، زنا کی حرمت وشناعت کا وہ عین الیقین جو حق تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا یا وہی دلیل جو خود انہوں نے زلیخا کے مقابلہ میں "انہ ربی احسن مثوای انہ لایفلح الظلمون" کہہ کر پیش کی۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا کی قدرت سے اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نظر آئے کہ انگلی دانتوں میں دبائے سامنے کھڑے ہیں۔ بعض نے کہا کہ کوئی غیبی تحریر نظر پڑی جس میں اس فعل سے روکا گیا تھا۔ واللہ اعلم

ف ۵: یعنی یہ برہان دکھانا اور اسی طرح ثابت قدم رکھنا اس لئے تھا کہ یوسف علیہ السلام ہمارے برگزیدہ بندوں میں ہیں، لہٰذا کوئی چھوٹی بڑی برائی خواہ ارادہ کے درجہ میں ہو یا عمل کے، ان تک نہ پہنچ سکے۔" (فوائد عثمانی)

مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیعؒ فرماتے ہیں:

"اس آیت میں لفظ ھم بمعنی خیال زلیخا اور حضرت یوسف علیہ السلام دونوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے ولقد ھمت بہ وھم بھا اور یہ معلوم ہے کہ زلیخا کا ھم یعنی خیال گناہ کا تھا اس سے یوسف علیہ السلام کے متعلق بھی ایسے ہی خیال کا وہم ہوسکتا تھا اور یہ باجماع امت شانِ نبوت ورسالت کے خلاف ہے کیونکہ جمہور امت اس پر متفق ہے کہ انبیاء علیہم السلام صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ سے معصوم ہوتے ہیں، کبیرہ گناہ تو نہ قصداً ہوسکتا ہے نہ سہو وخطا کی راہ سے ہوسکتا ہے، البتہ صغیرہ گناہ سہو وخطا کے طور پر سرزد ہونے کا امکان ہے مگر اس پر بھی انبیاء علیہم السلام کو قائم نہیں رہنے دیا جاتا بلکہ متنبہ کرکے اس سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ (مسامرہ)

اور یہ مسئلہ عصمت قرآن وسنت سے ثابت ہونے کے علاوہ عقلاً بھی اس لئے ضروری ہے کہ اگر انبیاء علیہم السلام سے گناہ سرزد ہوجانے کا امکان واحتمال رہے تو ان کے لائے ہوئے دین اور وحی پر اعتماد کا کوئی راستہ نہیں رہتا اور ان کی بعثت اور ان پر کتاب نازل کرنے کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر پیغمبر کو ہر گناہ سے معصوم رکھا ہے۔

اس لئے اجمالی طور پر یہ تو متعین ہوگیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جو خیال پیدا ہوا وہ گناہ کے درجہ کا خیال نہ تھا، تفصیل اس کی یہ ہے کہ عربی زبان میں لفظ ھم دو معنی کے لئے بولا جاتا ہے۔ ایک کسی کام کا قصد وارادہ اور عزم کرلینا، دوسرے محض دل میں وسوسہ اور غیر اختیاری خیال پیدا ہوجانا۔۔۔۔ پہلی صورت گناہ میں داخل اور قابل مواخذہ ہے، ہاں اگر قصد وارادہ کے بعد خاص اللہ تعالیٰ کے خوف سے کوئی شخص اس گناہ کو باختیار خود چھوڑ دے تو حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کی جگہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی درج فرما دیتے ہیں اور دوسری صورت کہ محض وسوسہ اور غیر اختیاری خیال آجائے اور فعل کا ارادہ بالکل نہ ہو، جیسے گرمی کے روزہ میں ٹھنڈے پانی کی طرف طبعی میلان غیر اختیاری سب کو ہوجاتا ہے حالانکہ روزہ میں پینے کا ارادہ بالکل نہیں ہوتا، اس قسم کا خیال نہ انسان کے اختیار میں ہے نہ اس پر کوئی مواخذہ اور گناہ ہے۔

صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے گناہ کے وسوسہ اور خیال کو معاف کردیا ہے جبکہ وہ اس پر عمل نہ کرے۔ (قرطبی) اور صحیحین میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جب کسی نیکی کا ارادہ کرے تو صرف ارادہ کرنے سے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ یہ نیک عمل کرے تو دس نیکیاں لکھو اور اگر بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے مگر خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو گناہ کے بجائے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دو اور اگر گناہ کر ہی گزرے تو صرف ایک ہی گناہ لکھو۔ (ابن کثیر)

☆.....☆.....☆

# کلامِ ہادئ عالم ﷺ

## السنۃ

## معارفِ نبوی

تشریح: یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جن لوگوں کے پاس مال سب سے زیادہ ہے وہی قیامت کے دن سب سے زیادہ مفلس ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے مال کو اس طرح، اس طرح اور اس طرح لٹایا۔ دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے آپ ﷺ نے تین طرف اس طرح اشارہ فرمایا، یعنی ہر طرف خرچ کیا، وہ تو قیامت کے دن کی مفلسی سے بچیں گے، ورنہ یہ لوگ سب سے زیادہ مفلس ہوں گے جو آج سب سے زیادہ امیر کہلاتے ہیں۔ وجہ اس کی ظاہر ہے کہ ان مسکینوں نے اپنے مال کو بڑھانے کے لئے وقت دیا، مرے تو مال پیچھے رہ گیا اور خود خالی ہاتھ رہ گئے، اس لئے وہ سب سے زیادہ مفلس ہوں گے اور جو یہاں مفلس ہے، مال ان کا کم ہے، ان کو انتظامات بھی کم کرنے پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے فراغت بھی ان کے لئے آسان ہے، اس لئے وہ نفع میں رہیں گے، مطلب یہ کہ یہاں کی امارت اور غربت وہ تو مرنے سے پہلے سے تعلق رکھتی ہے اور بس ختم! یہ تو ایک کھیل اور تماشا تھا جو ختم ہوگیا اور آگے جو سکہ چلے گا وہ نیکیوں کا ہوگا جس کے پاس نیکیاں ہوں گی وہ امیر ہوگا جس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی وہ غریب ہوگا، اس لئے آج کے بہت سے معزز لوگ قیامت کے دن ان لوگوں کے محتاج ہوں گے جن کو یہاں محتاج سمجھا جاتا تھا، پانسہ پلٹ جائے گا، یہاں کے بڑے وہاں کے چھوٹے اور یہاں کے چھوٹے وہاں کے بڑے، البتہ جس شخص نے اپنے مال کو بے دریغ اللہ کے لئے خرچ کیا، وجوہ خیر میں خرچ کیا، کبھی مسجد بنانے میں خرچ کیا، کبھی یتیموں، مسکینوں کی خبرداری کرتا ہے، کبھی دینی مدارس میں خرچ کرتا ہے، کبھی مسجد بنانے میں خرچ کرتا ہے، کبھی اور رفاہی کاموں میں خرچ کرتا ہے، مال کو اللہ کے راستے میں لٹاتا ہے، اپنی عیش وعشرت کے لئے، نفس پرستی کے لئے نہیں بلکہ رضائے الٰہی کے لئے خیر کے کاموں میں خرچ کرتا ہے اس طرح، اس طرح اور اس طرح ڈبے بھر بھر کے دیتا ہے، وہ قیامت کی مفلسی سے ضرور بچ جائے گا، اس لئے کہ اس نے اپنا سرمایہ وہاں کے بینک میں جمع کروا دیا، مرنے سے پہلے پہلے سرمایہ وہاں کے بینک میں منتقل کردیا اس کو وہیں مل جائے گا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن، انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس اپنا تو مال ہے نہیں، زبیر کا مال ہے جو کما کے لاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کردیا کرو، اجازت ہوگی اور صاحب خانہ کی طرف سے اگر گھر والوں کو اجازت ہو تو ٹھیک ہے اور بعض ایسے بخیل ہیں کہ ان کی طرف سے اجازت نہیں ہوتی ایسے بخیلوں کو ان کے بخل پر رہنے دو، ایسی عورتیں خرچ نہ کریں، فرمایا کہ: خرچ کیا کر! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "لا توکی فیوکی علیک" برتن کو بند لگا کر نہ رکھنا ورنہ اللہ بھی بند لگا لے گا، "ولا تحصی فیحصی علیک" گن گن کر مت دیا کر، ورنہ اللہ بھی گن گن کر دے گا۔ (صحیح البخاری، کنز العمال: ۱۵۹۵۶)

تو جن لوگوں کو حق تعالیٰ شانہ نے یہاں مال دیا ہے وہ اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کریں اور فقر سے نہ ڈریں، حضور ﷺ تین باتیں قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں، ایک یہ کہ صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ قسم کھا کر فرمایا، کیونکہ وعدہ ہے دینے کا تمہارا صدقہ کرنا اللہ کو دینا ہے، بندوں کو نہیں دیتے تم اللہ کو دیتے ہو اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا قرآن پاک میں:

من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ (البقرۃ: ۲۴۵)

کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرض حسنہ، اور اللہ تعالیٰ اس کو سو در سو لگا کر دیں گے، بڑھا کے دیں گے، دنیا میں بھی دیں گے آخرت میں بھی دیں گے۔"

### آخرت کا مفلس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا: ہم تو مفلس اس کو کہتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ نہیں ہوتا! فرمایا: نہیں! میری امت کا مفلس آدمی وہ ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ اور بہت ساری نیکیاں لے کر آئے لیکن کسی کا مال کھایا تھا، کسی کی بے آبروئی کی تھی، کسی کو گالی دی تھی، کسی کا ناحق مال کھایا تھا، کسی کا ناحق خون بہایا تھا، کسی کو مارا تھا وغیرہ پس اس کی نیکیوں سے ان ارباب حقوق کے حقوق ادا کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ نمازیں وہ لے جائے، روزے یہ لے جائے، زکوٰۃ لے جائے، غرضیکہ ساری اس کی نیکیاں اہل حقوق لے جائیں گے اور یہ خالی کا خالی کھڑا رہ جائے، پھر اس کے حقوق اگر نیکیوں سے پورے ہوگئے تو ٹھیک اور نہ پھر اہل حقوق کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا (یہ ہے میری امت کا مفلس!)"

تشریح: ہماری حالت یہ ہے کہ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں ان سے غفلت، بندوں کے جو حقوق ہمارے ذمہ ہیں ان سے غفلت، غرض غفلت ہی غفلت ہے اور اس کی فکر ہی نہیں اور آگے کیا کیا منزلیں پیش آنے والی ہیں؟ ہمیں تو مرنے سے پہلے پہلے کی زندگی کی فکر کھائے جاتی ہے اور ستائے جاتی ہے کہ مہنگائی بہت ہوگئی ہے، بچے کیا کھائیں گے؟ کیا کریں گے؟ کیا نہیں کریں گے؟ زندگی کیسے گزاریں گے؟

ارے بھائی! یہ تو گزر جائے گی، جیسے کیسے گزری جائے گی، اچھی گزر جائے، تنگی سے گزر جائے، گزری جائے گی، لیکن مرنے کے بعد جو زندگی شروع ہونے والی ہے اس کے لئے کیا ہوگا؟ ہمیں اس کی بھی فکر کرنی چاہئے!

☆.....☆.....☆

# قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

اس پوری تفصیل میں نہ اپنی جانب سے کوئی تاویل اور توجیہ ہے اور نہ توڑ مروڑ کر اس کو اپنی خواہش کے مطابق کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس تخت کا معاملہ بلاشک وشبہ اعجاز از حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت ورسالت کا "نشان" ہے اور جن حضرات نے اس کے علاوہ دوسرے معانی یا تفاسیر بیان کی ہیں وہ سب باطل ہیں، اس لیے کہ وہ یا تو قرآن کے صاف اور سادہ بعض حصوں کو نظر انداز کر کے بیان کی گئی ہیں۔ جیسا کہ مولانا سید سلیمان صاحب ندویؒ نے کیا ہے یا اس کے بعض الفاظ سے غلط فائدہ اٹھا کر باقی پورے واقعہ کی حقیقت کو مسخ کردیا گیا ہے۔

علامہ ندویؒ نے جو تاویل ان آیات کی فرمائی ہے اس کو مطالعہ کرنے کے بعد ارباب نظر خود انصاف فرماسکتے ہیں کہ قرآن عزیز کے زیر بحث واقعہ کا مضمون ان کی تاویل کے ساتھ کس درجہ مطابقت رکھتا ہے؟ فرماتے ہیں:

"ہماری رائے یہ ہے کہ ملکۂ سبا نے تحفہ کے طور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے اپنے ملک کی صنعت کاری کی ایک چیز تیاری کرائی تھی اور چونکہ یہ تحفہ تھا، ضرور ہے کہ ملکہ اپنے ساتھ شام لائی ہوگی۔ تحفہ کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ قرآن نے سبا کی پہلی سفارت میں تحفہ کا ذکر کیا اور تلمود میں بھی سبا کے تحائف کا ذکر ہے۔

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک درباری نے جو کتاب سے واقف تھا عرض کی کہ میں نظر پلٹنے سے پہلے ملکہ کا تخت اٹھا لاتا ہوں۔ نگاہ پلٹنے سے پہلے تخت اٹھا لانے سے مقصود جیسا کہ ہماری زبان میں سرعت اور جلدی سمجھا جاسکتا ہے اسی طرح عربی زبان میں "قبل ان یرتد الیک طرفک" سے یہی سمجھنا چاہیے۔ بعض تابعین اور مفسرین کبار نے بھی اس لفظ کے یہی معنی لئے ہیں اور یہ کہنا تو درحقیقت محاورات زبان سے نادانی کا ثبوت ہے کہ واقعتاً اس سے نگاہ پلٹنے کے ساتھ کام کا ہوجانا مقصود ہے۔" (ارض القرآن جلد ا ص ۲۶۹، ۲۷۰)

کاش کہ سید صاحب ان تابعین اور مفسرین کبار کا نام بھی ظاہر فرما دیتے جنہوں نے سید صاحب کی تاویل کے مطابق معنی بیان کیے ہیں ورنہ اس جملہ "قبل ان یرتد الیک طرفک" سے سرعت کو محاورہ کی حدود میں محدود رکھنا چاہتے ہیں اور قرآن اس مقام پر ان حدود سے بالاتر ہوکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا "نشان" ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے اس کو "قبل ان تقوم من مقامک" کہنے والے کے مقابلہ میں ترجیح دی گئی ورنہ یہ تقابل فضول ہوجاتا ہے کیونکہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد یہ ٹھہرا کہ وہ توشہ خانے سے دربار میں ملکہ کی آمد سے قبل آجائے تو قوی امین کی پیش کش اس کے لیے کافی تھی اور نہ یہ کوئی ایسا اہم معاملہ رہ جاتا جس پر مذاکرہ ہوتا اور قرآن اس کی تفصیل کو اتنی اہمیت دیتا۔

نجار نے اس موقع پر بہت عمدہ بات تحریر فرمائی ہے:

"حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکۂ سبا کا تخت اس شخص کے ذریعہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ جس خاص طریقہ سے منگایا وہ ایسا طریقہ ہے جس کو موجودہ علوم ابھی تک نہیں پاسکے اور تخت کا یہ واقعہ صریح نص سے ثابت ہے جو قطعی الثبوت والدلالت ہے اور ان مفسرین کی تاویل انتہائی رکیک اور قابل افسوس ہے، جنہوں نے علم من الکتب کے یہ معنی بیان کئے۔ اس کے پاس مملکتِ سلیمان کا خریطہ رہتا تھا۔ لہٰذا اسے معلوم تھا کہ یہ "تختِ سلیمان" کے کس توشہ خانہ میں رکھا ہے اور خارق عادات معجزات کا جب ثبوت موجود ہو تو انکار اور بے دلیل انکار سے کیا فائدہ اس لیے کہ قوانین قدرت کا جو خالق ہے اس کو یہ بھی اختیار ہے وہ قدرت کے کسی عمل کو توڑ پھوڑ دے اور یہ کیوں نہ تسلیم کیا جائے کہ اس قسم کے معجزانہ اعمال کے لیے عام قوانین قدرت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے خاص قوانین قدرت اور نوامیس فطرت کارفرما ہیں جن کو ابھی تک "علم" معلوم نہیں کرسکا اور جن پر صرف وہی پاک نفوس مطلع ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں پر وہ نوامیس کے ذریعہ معجزات کا ظہور کراتا ہے" واللّٰہ تعالیٰ یخلق ما یشاء بغیر حساب" (قصص الانبیاء ص ۳۹۶)

### حضرت علم من الکتاب کی شخصیت

مفسرین کہتے ہیں کہ جس شخص کے متعلق قرآن عزیز نے یہ کہا ہے اس کے پاس کتاب "علم" تھا اس کا نام آصف بن برخیا تھا اور یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا معتمدِ خاص اور کاتب (وزیر) تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منقول ہے اور بعض مفسرین نے کچھ اور نام بھی ذکر کئے ہیں مگر زیادہ پہلے قول ہی کو راجح تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

مفسرین نے اس مسئلہ پر بھی بحث کی ہے کہ یہ شخص انسانوں میں سے تھا یا قوم جن سے۔ ضحاکؒ، قتادہؒ اور مجاہدؒ کہتے ہیں کہ وہ انسانوں میں سے ہی تھا۔ (ایضاً)

اس شخص کے متعلق تیسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ آیت کے جملہ عندہ علم من الکتاب میں علم کتاب سے کیا مراد ہے؟ وہب بن منبہ، مجاہد، محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم اعظم سے واقف تھا اور بعض جدید اہل قلم کہتے ہیں کہ اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا درباری رجسٹر اور سرکاری دفتر مراد ہے۔ یعنی اس کو بوجہ رجسٹر کے امین ہونے کی وجہ سے یہ علم تھا کہ وہ "تخت" توشہ خانہ کے کس حصہ میں محفوظ ہے اور سید سلیمان فرماتے ہیں:

عربی محاورہ میں کتاب اکثر "خط" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے خود اسی جگہ قرآن میں دو جگہ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس لیے آیت کا مقصود یہ ہے کہ درباریوں میں سے ملکۂ سبا کے مضمون خط کا جس کو علم تھا کہ وہ بطور تحفہ اپنے ساتھ ایک تخت لائی ہے۔ اس نے کہا: "میں ابھی لاتا ہوں۔" (ارض القرآن جلد اص ۲۷۰)

ہمارے نزدیک آخر کے دونوں قول غلط اور قرآن کی تصریحات کے خلاف ہیں اس لیے کہ زیر بحث کا یہ معاملہ ملکۂ سبا کے دربار سلیمان علیہ السلام میں پہنچنے سے قبل کا ہے تعجب ہے کہ فطرت پرستوں کی مرعوبیت میں اس صاف اور واضح بات کو کیوں نظر انداز کردیا گیا اسی طرح رجسٹر اور دفتر سے بھی اس معاملہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ابھی تو ملکہ اور اس کی رعایا، اس کے ہدایا دربار سلیمانی میں پہنچے ہی نہیں اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ کے آنے کی خبر وحی کے ذریعہ نہیں بلکہ ہدہد ملکۂ سبا کے کسی قاصد کے ذریعہ ہوئی جو ملکہ کا خط لے کر ملکہ کے آگے روانہ ہوا تب بھی کسی جگہ نہ قرآن میں اور نہ اسرائیلیات میں یہ مذکور ہے کہ ملکہ سے پہلے اس کے تحفہ کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پہنچ چکا تھا، اس لیے کہ اٹکل کے یہ تیر ٹھیک ٹھکانے پر نہیں بیٹھتے اور صحیح اور راجح قول یہ ہے کہ یہ شخص آصف ہو یا کسی اور نام سے موسوم، درحقیقت حضرت سلیمان علیہ السلام کا صحابی اور ان کا بہت مقرب تھا اور جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت نبی کریم ﷺ کی رفاقت میں نمایاں تھی اسی طرح یہ حضرت سلیمان کا رفیق تھا اور ان کے شرف صحبت سے اس کو تورات اور زبور اور اسماء وصفات الٰہی سے متعلق اسرار حقائق کا زبردست علم حاصل تھا اس لیے کہ جب جنوں میں سے ایک "عفریت" نے تخت سبا کو حاضر کرنے کا دعویٰ کیا تو اگرچہ مقصد کے حاصل ہونے کے لیے یہ مدت بھی کافی تھی مگر سلیمان علیہ السلام کا گوشہ خاطر یہ رہا کہ یہ عمل عفریت من الجن کے ذریعہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ خدا کے کسی خاص بندے کے ہاتھ پر ہونا چاہیے تاکہ ان کی پیغمبرانہ توجہ سے وہ "معجزہ" اور نشان بن کر ملکہ سبا کے سامنے پیش ہو۔ آصف نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس گوشہ التفات کو سمجھ کر فوراً خود کو پیش کیا اور عفریت کی بیان کردہ مدت سے بھی قلیل مدت میں حاضر کرنے کا وعدہ کرلیا کیونکہ اس کو یقین تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مبارک توجہ اس اعجاز کو پورا کر دکھائے گی اور چونکہ معجزہ خدا تعالیٰ کا اپنا فعل ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر کیا جاتا ہے (جیسا کہ قصص القرآن جلد اول میں گزر چکا ہے) تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی صداقت ونبوت اور عظمت رسالت کے اس نشان کو دیکھ کر ان الفاظ میں خدائے تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا ھذا من فضل ربی یعنی جو کچھ بھی ہوا اس میں آصف کی یا میری سعی اور قوت کا کوئی دخل نہیں ہے بلکہ محض خدا کا فضل ہے، جس نے یہ کام کر دکھایا ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم

☆.....☆.....☆

# جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

### حدیث ۴۶۸: سمجھدار نومسلموں سے مشورہ لینا

جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو بڑے بڑے شہروں میں مشرکین سے جنگ کے لیے بھیجا۔ پھر جب ہرمزان مسلمان ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھ سے اپنی جنگی کارروائیوں کی بابت مشورہ کرتا ہوں۔ ہرمزان نے کہا: بہت خوب! ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی مثال ایک پرندے کی سی ہے، جس کا ایک سر، دو بازو اور دو پاؤں ہوں۔ ایک بازو اگر توڑ دیا جائے تو وہ پرندہ دونوں پاؤں، سر اور ایک ہی بازو سے حرکت کرے گا۔ اگر اس کا دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تب بھی اس کے دونوں پاؤں اور سر کھڑے ہوجائیں گے لیکن اگر سر کچل دیا جائے تو نہ پاؤں کچھ کام کے رہیں گے نہ بازو اور نہ سر (دیکھئے) ان دشمنوں کا سر کسریٰ ہے اور ایک بازو قیصر اور دوسرا بازو فارس ہے، لہٰذا آپ مسلمانوں کو حکم دیں کہ پہلے وہ کسریٰ کی طرف کوچ کریں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی ایک جماعت کو جمع کیا اور حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ جب یہ مجاہدین دشمن کی سرزمین میں پہنچے تو کسریٰ کا ایک عامل چالیس ہزار فوج لے کر ان کے مقابلے میں آیا اور اس کی طرف سے ایک ترجمان کھڑا ہوکر کہنے لگا: تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! اس نے کہا: تم کون ہو؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم عرب لوگ ہیں۔ ہم سخت بدبختی کا شکار اور انتہائی مصیبت میں مبتلا تھے، بھوک کے مارے چمڑا اور کھجور کی گٹھلیاں چوستے تھے۔ اونٹوں کی اون اور بکریوں کے بالوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، ہم لوگ اسی حالت میں مبتلا تھے کہ آسمانوں اور زمینوں کے رب نے (جس کا ذکر اپنی تمام تر عظمت وجلال کے ساتھ بلند وبرتر ہے) ہماری قوم کا ایک رسول ہمارے پاس بھیجا، جس کے والدین کو ہم جانتے تھے، پھر ہمارے پروردگار کے رسول اور ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اس وقت تک ہم تم سے جنگ کریں جب تک تم اکیلے اللہ کی عبادت نہ کرو یا جزیہ نہ دو اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمارے پروردگار کا یہ پیغام ہمیں پہنچایا کہ جو کوئی ہم میں سے مارا جائے وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی اور جو شخص ہم میں سے زندہ رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا۔

### حدیث ۴۶۹: جنگ کا مناسب وقت

(جب حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ گفتگو کرکے فوراً لڑائی کرانا چاہی تو) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم تو اکثر نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں کسی موقع پر شرمندہ یا ذلیل نہیں کیا اور میں نے بھی اکثر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوکر دیکھا کہ آپ ﷺ دن کے اول وقت میں جنگ نہیں کرتے تھے بلکہ انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت آجاتا۔

## مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد..... صحیح بخاری

# مُناجاتِ صابری

شب و روز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

## کتاب وسنت کے اذکار

### جماع سے پہلے دُعاء

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

(بخاری)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، یا اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطاء کرے، اسے بھی شیطان سے بچا۔

# الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی..... سے ماخوذ ہے۔

(۲) عن عبید بن خالد قال: کنت امشی وعلی برد اجرہ، فقال لی رجل: ارفع ثوبک: فانہ اتقی وابقی، فنظرت فاذا ھو النبی..... صلی اللہ علیہ وسلم. فقلت: انما ھی بردۃ ملحاء، فقال: اما لک فی اسوۃ، فنظرت فاذا ھو ازارہ الی انصاف ساقیہ

(۳) و فی روایۃ عن عمرو بن زرارۃ: ان اللہ لا یحب المسبل. چنانچہ مشہور شارح بخاری علامہ ابن حجر طویل بحث کے بعد لکھتے ھیں: وحاصلہ ان الاسبال یستلزم جر الثوب، وجر الثوب یستلزم الخیلاء، ولولم یقصد اللابس الخیلاء

(۳): یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسبال (مطلقاً) جرثوب یعنی کپڑا گھسیٹنے کو مستلزم ہے اور جرثوب تکبر کو مستلزم ہے، اگرچہ پہننے والا تکبر کا ارادہ نہ کرے اور ابن العربی لکھتے ہیں: لایجوز للرجل ان یجاوز بثوبہ کعبیہ، ویقول: لا اجرہ خیلاء، لان الحدیث قد تناولہ لفظا ولایجوز لمن تناولہ اللفظ حکما ان یقول: لا امتثلہ، لان تلک العلۃ لیست فیی، فانھا دعوی غیر مسلمۃ بل اطالتہ ذیلہ دالۃ علی تکبرہ (۴)

یعنی ٹخنے سے نیچے پاجامہ، پینٹ وغیرہ لٹکانا کسی کے لیے جائز نہیں، اگرچہ وہ کہے کہ میں تکبراً ایسا نہیں کرتا۔ اس لیے کہ یہ ایک ناقابل قبول دعویٰ ہے، بلکہ ازار کا لٹکانا بذات خود تکبر کی دلیل ہے۔ مذکورہ بالا بحث سے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اسبال مطلقاً ناجائز ہے الا یہ کہ کسی یقینی ذریعے سے تکبر کا نہ ہونا معلوم ہوجائے تو یہ کہنا کسی طرح صحیح نہیں کہ پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹکے ہونے کی حالت میں نماز مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ نماز میں لٹکانا بھی مکروہ تحریمی ہے اور حدیث کے اندر آیا ہے کہ جو آدمی ازار لٹکا کر نماز پڑھے، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، عن ابی ھریرۃ: بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ ﷺ: اذھب فتوضأ فذھب فتوضأ، ثم جاء ثم قال: اذھب فتوضأ ثم جاء، فقال لہ رجل: یارسول اللہ ﷺ مالک امرتہ ان یتوضأ؟ قال: انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللہ جل ذکرہ لا یقبل صلاۃ مسبل ازارہ (۱)

یعنی ایک شخص نے ازار لٹکا کر نماز پڑھی تو حضور اکرم ﷺ نے اس (مسبل) سے کہا کہ جاؤ وضو کر کے آؤ، چنانچہ وہ شخص گیا اور وضو کرکے آیا، پھر حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ فرمایا: جاؤ وضو کرکے آؤ، چنانچہ وہ پھر وضو کرکے آیا تو ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں حکم دیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ جل شانہ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں کرتا ہے، لہٰذا اگر کوئی آدمی اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، یعنی لنگی پینٹ وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکا کر پہنتا ہے، لیکن یہ وقت نماز پائنچے کو اوپر چڑھا لیتا ہے تاکہ نماز کے وقت کم از کم گناہ سے بچا رہے اور اس حدیث کا مصداق نہ بنے اور اس کی نماز اللہ کے یہاں مقبول ہوجائے تو یہ فعل مستحسن ہوگا نہ کہ مکروہ۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بوقت پائنچے اوپر چڑھا کر نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی کہنا نہ تو شرعاً صحیح اور نہ عقلاً، سوال میں فقہاء کی جن عبارتوں اور ترمذی شریف کی جس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے ان سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہوتی، ذیل میں وہ عبارتیں ذکر کی جاتی ہیں:

(الف) کمشمر کم او ذیل ای کما لو دخل فی الصلاۃ وھو مشمر کمہ او ذیلہ واشار بذلک الی ان الکراھۃ لا تختص بالکف وھو فی الصلاۃ (الدر مع الرد: ۴۰۶/۲) (ب) ولا یکف ثوبہ وھو ان یرفع من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود. (ج) قال صلی اللہ علیہ وسلم: امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف ثوباً ولا شعراً (۱)

مذکورہ حدیث شریف اور فقہی عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے لیے مکروہ ہے کہ وہ آستین چڑھا کر نماز میں داخل ہو یا دوران نماز اپنے کپڑے کو آگے پیچھے سے سمیٹے تاکہ مٹی وغیرہ نہ لگے یا پہلے سے کپڑے کو اٹھائے رکھے، مٹی سے بچانے یا اظہار تکبر کے مقصد سے، چنانچہ کنز کی مشہور شرح تبیین الحقائق: ۱/۱۶۴ میں مکروہ ہونے کی علت لکھی ہے: لانہ نوع تجبر یعنی کراہت اظہار تکبر کی وجہ سے ہے اور اس کے حاشیہ میں "کف الثوب" کے تحت لکھا ہے: وھو ان یضم اطرافہ اتقاء التراب: ۱/۱۶۴۔ اسی طرح "ہدایہ" میں بھی اس کی علت "لانہ نوع تجبر" لکھی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ کفِ ثوب کا یا تو یہ مطلب ہے کہ دوران نماز کپڑا سمیٹے، صاحب "غنیۃ المستملی" نے یہی معنی بیان کیے ہیں، اس صورت میں کراہت کی وجہ سے نماز میں دوسرے کام میں مشغول ہونا ہے یا یہ مطلب ہے کہ مطلقاً کفِ ثوب مکروہ ہے خواہ دوران نماز ہو، یا کپڑا سمیٹ کر نماز میں کھڑا ہو، تو اس کی وجہ ایک تو اظہار بڑکپن ہے یا نماز میں عبث کے اندر مشغول ہونا ہے۔ نیز شامی کی عبارت "کمشمر کم" (یعنی آستین چڑھا کر نماز پڑھنا) سے پائنچے وغیرہ کو چڑھا کر نماز پڑھنے کی کراہت پر استدلال صحیح نہیں، اس لیے کہ آستین چڑھا کر نماز پڑھنے کا کوئی شرعی مقصد نہیں ہے بلکہ اس سے تکبر اور بے ادبی ٹپکتی ہے برخلاف نماز کے لیے پائنچے چڑھانا، یہ ایک نیک مقصد یعنی کم از کم دوران نماز گناہ سے بچنے کے لیے ہے اور اس میں نہ تو تکبر ہے اور نہ ہی بے ادبی ہے۔ الغرض ان عبارات سے اس پر استدلال کرنا کہ نماز پڑھتے کے وقت پائنچے کو اوپر چڑھانا مکروہ تحریمی ہے صحیح نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

### رکوع اور سجدے سے عاجز شخص کے لیے کرسی پر نماز ادا کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں:

اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں ہے پھر بھی بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو کیا اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

۲) کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ کیا اس کے لیے کسی حدیث میں صراحۃً کوئی تفصیل ملتی ہے؟ اگر نہیں ملتی ہے تو پھر یہ بنگلور والوں نے کب سے مسجد کو شادی محل بنالیے ہیں جو بنگلور کی ہر مسجد میں دیکھنے کو ملتا ہے اور اس میں بھی کچھ لوگ کیا کرتے ہیں کہ صف میں کرسی رکھ کر کرسی کے آگے کھڑے ہوجاتے ہیں اور پھر رکوع کے بعد سجدہ میں جانے کے بجائے کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اطمینان بخش جواب سے نوازیں گے۔

الجواب وباللہ التوفیق:

جو شخص قیام اور سجدہ پر قادر ہو تو اس کے لیے قیام فرض ہے، اگر قیام کے کچھ حصے پر قادر ہے پورے قیام پر قدرت نہیں تو جتنی دیر قیام کرسکتا ہے اتنی دیر قیام کرنا فرض ہے، اگر سجدے پر قدرت نہیں تو ایسے شخص سے قیام ساقط ہے، قیام پر قادر نہ ہونے کی صورت میں اگر زمین پر کسی بھی ہیئت خواہ تشہد، تورک (تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ) آلتی پالتی بیٹھ کر رکوع وسجدہ کی قدرت ہو تو زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(جاری ہے)

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

| 11 | 17 تا 23 صفر المظفر 1438ھ بمطابق 18 تا 24 نومبر 2016ء | 50 |
|---|---|---|


اللھم

بیماری سے نجات کی دعا

رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؁

ترجمہ:

اے میرے رب! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم الراحمین ہے۔

☆☆☆

مزار شریف میں جرمن قونصل خانے پر حملے میں 4 ہلاک، زابل، میدان، پکتیا اور فاریاب میں 18 ٹینک، متعدد فوجی گاڑیاں تباہ، 67 سے زائد اہلکار کام آئے

# بگرام اڈے میں گھس کر فدائی یلغار 14 امریکی ہلاک

افغانستان طالبان کے سامنے سخت ترین سیکیورٹی دھری رہ گئی

غور میں فوجی ہیلی کاپٹر تباہ

فدائی حملہ آور سکیورٹی حصار توڑ کر اندر داخل ہونے میں کامیاب، ایئربیس میں کھڑے 12 ٹینک تباہ، 18 اہلکار زخمی، ہر طرف افراتفری پھیل گئی، فدائی کا ٹارگٹ اسلحہ ذخیرہ تھا

طالبان کارکن افغان فوج میں بھرتی ہو کر بگرام میں امریکی فوج کیساتھ کام سرانجام دے رہا تھا، اعتماد پر بارود بھری گاڑی اندر لے جانے میں کامیاب ہو گیا، ذرائع

مزار شریف میں حملہ آور نے بارود سے بھرا ٹرک جرمن قونصلیٹ سے ٹکرا دیا، حملے کے بعد ہر طرف تباہی مچ گئی، سفارتی احاطے کی رکاوٹیں اور قریب کھڑی گاڑیاں جل کر تباہ

فوجی ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے ضلع مرغاب میں نشانہ بنایا، کابل، انٹیلی جنس سروس کی گاڑی دھماکے سے تباہ، ہلمند میں 26 اہلکاروں نے ہتھیار ڈال دیے، اسلحہ غنیمت

کابل (نیٹ نیوز) افغانستان میں طالبان کی کامیابیوں کا سلسلہ جاری، مجاہدین کے سامنے سخت ترین سکیورٹی دھری رہ گئی، طالبان مجاہد بگرام ایئربیس میں گھس کر فدائی یلغار، 14 امریکی واصل جہنم ہو گئے، ایئربیس میں کھڑے 12 ٹینک تباہ، 18 اہلکار زخمی ہو گئے، دھماکے کے بعد ہر طرف افراتفری مچ گئی، نیٹو نے نقصانات کی تصدیق کر دی اور کہا کہ فدائی حملہ آور کا ٹارگٹ بیرکس اور اسلحہ کا ذخیرہ تھا، طالبان کی کامیاب کارروائی میں ایئربیس کے احاطے کی رکاوٹیں اور قریب کھڑی گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں، مزار شریف میں جرمن قونصل خانے پر حملے میں 4 ہلاک، زابل، میدان، پکتیا اور فاریاب میں مجاہدین نے اتحادیوں پر کڑے وار، 18 ٹینک، متعدد فوجی گاڑیاں تباہ، 67 سے زائد اہلکار کام آئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ طالبان کارکن افغان فوج میں بھرتی ہو کر بگرام میں امریکی فوج (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

# شام میں امریکی اور روسی بمباری 7 بچوں سمیت 32 افراد شہید

شہید ہونے والوں میں خواتین بھی شامل، روسی طیاروں نے بمباری صوبہ حلب کے قصبے شکیون میں کی گئی، درجنوں افراد شدید زخمی بھی ہو گئے، کئی کی حالت تشویشناک

امریکی اور اتحادی فضائیہ کی رقہ کے البشا گاؤں میں بمباری سے 23 افراد شہید اور 32 زخمی ہو گئے، برطانوی مانیٹرنگ گروپ نے بمباری کی تصدیق کر دی

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں امریکی اور روسی طیاروں نے بمباری کر کے 7 بچوں سمیت 32 بے گناہ شہریوں کو شہید کر دیا، شہید ہونے والوں میں خواتین بھی شامل ہیں، روسی طیاروں نے صوبہ حلب کے قصبے شکیون میں بمباری کی جس کے نتیجے میں 7 بچے اور 2 خواتین بھی ہوئے جن میں کئی کی حالت تشویشناک ہے، ادھر امریکی اور اس کی اتحادی فضائیہ نے رقہ کے گاؤں البشا میں بمباری کی جس کے نتیجے میں 23 افراد شہید اور 32 سے زائد زخمی ہو گئے، برطانوی مانیٹرنگ گروپ نے بمباری کی تصدیق کر دی، امریکی اتحادی فضائیہ کی رقہ میں بمباری سے 23 افراد شہید (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

# میانمار فوج نے مسلمانوں کے 3 گاؤں جلا دیئے فائرنگ سے 34 افراد شہید

ریاست رخائن فوج کے نشانے پر ہے، حملہ آور قرار دیکر 36 روہنگیا مسلمان گرفتار بھی کر لئے، تصادم میں 2 فوجی بھی مارے گئے، سینکڑوں گھر تباہ ہونے سے اہلخانہ کو مشکلات

فورسز نے مسلمانوں کا قتل عام مشغلہ بنا لیا، برما کی حکومت نے آزاد میڈیا کی رخائن تک رسائی پر بھی پابندی عائد کر رکھی ہے، نقصانات کی اصل صورتحال کا پتہ نہیں لگایا جا سکا

ینگون (نیٹ نیوز) میانمار میں فوج نے مسلمانوں کے 3 گاؤں جلا دیے، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے فائرنگ کے نتیجے میں 34 افراد شہید جبکہ 36 مسلمانوں کو حملہ آور قرار دے کر گرفتار کر لیا گیا، سینکڑوں گھروں کے نذر آتش کیے جانے کے بعد مسلمانوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، تصادم کے نتیجے میں 2 فوجیوں کو مار دیا گیا، برما کی حکومت نے آزاد میڈیا کی رخائن تک رسائی پر پابندی عائد کر رکھی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کی جانی اور مالی نقصانات کی اصل صورتحال کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا ہے تاہم ریاست رخائن فوج کے نشانے پر ہے اور وہاں پر مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنا دی گئی ہے، مسلمانوں کا قتل (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

# مرکز عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں دورہ تربیہ شروع، 38 افراد شریک ہیں

یہ دورہ تربیہ ہر مہینے میں دو بار منعقد ہوتا ہے، ہر عمر کے مسلمان شریک ہوتے ہیں

زندگی کے بہترین دن ہیں، دوستوں کو بھی ساتھ لائیں گے، شریک افراد کے تاثرات

بہاولپور (القلم نیوز) جامع مسجد عثمان و علی بہاولپور میں گزشتہ کئی سالوں سے جاری اصلاحی و تربیتی دینی کورس دورہ تربیہ رواں ہفتے شروع ہوا، اس دورہ تربیہ میں شہر بہاولپور کے علاوہ پنجاب کے دیگر کئی علاقوں کے افراد شامل ہیں۔ یہ دورہ تربیہ ہر مہینے میں دو بار منعقد ہوتا ہے اور اس میں ہر عمر اور ہر پیشے کے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ اس ہفتے شروع ہونے والے دورہ تربیہ میں 38 افراد شریک ہیں۔ دورے میں (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

# جامع مسجد سنان بن سلمہؓ پشاور میں دورہ تربیہ اختتام پذیر

پشاور کے خیبر پختونخوا کے دور و نزدیک سے 112 افراد نے شرکت فرمائی

یہ دورہ ملک کے تین شہروں بہاولپور، پشاور اور کراچی میں ہر ماہ باقاعدہ سے منعقد ہوتا ہے

پشاور (القلم نیوز) جامع مسجد سنان بن سلمہ میں ہر مہینے ہونے والا سات روزہ اصلاحی و تربیتی کورس پر مشتمل دورہ تربیہ گزشتہ ہفتے نہایت حسن و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ دورہ تربیہ میں شریک افراد کی تعداد 112 تھی جس میں پشاور کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخوا کے دیگر دور و نزدیک کے افراد بھی شامل تھے۔ یہ سب افراد اپنی دینی اصلاح و تربیت کے لیے یہاں جمع ہوئے تھے۔ اس دورہ تربیہ میں روز مرہ کی زندگی سے (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

# حوثی باغیوں کے لئے اسلحہ لے جانے والی 2 کشتیاں تباہ

اتحادیوں نے الحدیدہ بندرگاہ جانے کی کوشش ناکام بنا دی، جامعہ صنعاء پر باغیوں کا دھاوا

صنعا (نیٹ نیوز) یمن اور سعودی عرب کی سرحد پر اتحادی فوج نے کارروائی کر کے ایران نواز حوثی باغیوں کیلئے اسلحہ لے کر جانے والی 2 کشتیوں کو تباہ کر دیا۔ دونوں کشتیاں اسلحے سے لدی ہوئی تھیں اور انہیں الحدیدہ بندرگاہ کی طرف لے جانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ دریں اثنا مسلح حوثی باغیوں نے (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

بجلی کا جھٹکا دینے والے ہتھیار ”لارڈ“ سے متاثرین کی حرکت قلب بند ہو سکتی ہے ڈاکٹرز، 500 اموات ہو چکیں ایمنسٹی انٹرنیشنل، وادی میں کرفیو کے 4 ماہ مکمل

تحریک آزادی دبانے کا نیا بھارتی حربہ

# نہتے کشمیریوں کیلئے ممنوع ہتھیار ”لارڈ“ کی منظوری، 5 شہید

پاوا شیل اور پیلٹ کے بعد نئے ہتھیار ”لارڈ“ کے استعمال سے مظاہرین سننے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو سکتے ہیں، گزشتہ چار ماہ کے دوران پرتشدد واقعات میں پیلٹ سے 400 افراد بصارت سے محروم ہو چکے

وادی میں 129 ویں روز بھی ہڑتال، مظاہرے، معمولات زندگی شدید متاثر، جھڑپیں جاری، فائرنگ سے قابض فورسز نے مزید 5 بے گناہ شہید کر دیے، سرینگر کی جامع مسجد 18 ویں ہفتے بھی بند

قابض فوج کے گھروں پر چھاپے، توڑ پھوڑ، خواتین پر وحشیانہ تشدد، 14 نوجوان گرفتار، کرفیو کے باوجود ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے، مودی سرکار کیخلاف اور آزادی کے حق میں نعرے بازی

قابض فوجیوں کی وحشیانہ شیلنگ سے زخمی ہونیوالی طالبہ چل بسی، بارہمولہ میں 2 جبکہ سرینگر اور بانڈی پورہ میں 1، 1 کشمیری شہید، حریت قیادت مسلسل نظر بند، آزادی مارچ میں شریک درجنوں ملازمین برطرف

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی دبانے کے لئے نیا بھارتی حربہ، نہتے کشمیریوں کے لئے ممنوع ہتھیار ”لارڈ“ کی منظوری دیدی، وادی میں 129 ویں روز بھی ہڑتال اور مظاہروں کا سلسلہ جاری، قابض فورسز کی فائرنگ اور تشدد سے طالبہ سمیت 5 کشمیری شہید ہو گئے۔ نئے ہتھیار لارڈ کے ذریعے بجلی کا جھٹکا دینے سے متاثرین کی حرکت قلب بند ہو سکتی ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ ہتھیار انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور اس سے متاثر ہونے والا شخص سننے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو جائے گا، دوسری جانب ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ اس سے اب تک 500 افراد اموات ہو چکی ہیں اور اس ہتھیار کے استعمال پر دنیا کے کئی ممالک میں پابندی عائد ہے۔ ادھر وادی بھر میں بھارتی مظالم کے خلاف کشمیریوں کے مظاہروں، ہڑتالوں اور احتجاج کا سلسلہ جاری ہے، قابض فورسز نے وادی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ کر کے 5 کشمیری شہید کر دیے جن میں سرینگر میں آنسو گیس کے وحشیانہ شیلوں سے زخمی ہونے والی طالبہ بھی شامل ہے جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔ بارہمولہ میں 2 اور سرینگر اور بانڈی پورہ میں 1، 1 کشمیری شہید کیا گیا جبکہ حریت قیادت مسلسل نظر بند، آزادی مارچ میں شریک درجنوں ملازمین برطرف، سرینگر میں جامع مسجد 18 ویں ہفتے بھی بند، قابض فوج کے گھروں پر چھاپے، توڑ پھوڑ، 14 نوجوان گرفتار، کرفیو کے (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

موصل میں داخلہ عراقی فورسز کے لئے ڈراؤنا خواب بن گیا، قبضے کیلئے لڑائی جاری

# عراق میں خودکش حملے میں 15 افراد ہلاک، متعدد زخمی

خودکش بمباروں اور سرنگ دھماکوں نے فورسز کو کئی اضلاع سے پسپا کر دیا، شدید نقصان

6 خودکش حملہ آوروں کی کربلا میں داخل ہونے کی کوشش، ایک نے گھر میں دھماکہ کر دیا

بغداد (نیٹ نیوز) عراق میں خودکش حملے میں 15 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے، موصل میں داخلہ عراقی فورسز کے لئے ڈراؤنا خواب بن کر رہ گیا، قبضے کے لئے لڑائی بدستور جاری، خودکش بمباروں اور سرنگ دھماکوں نے عراقی فورسز کو کئی اضلاع میں پسپا کر دیا، شدید نقصان کی اطلاعات (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

# کنٹرول لائن پر بلا اشتعال بھارتی گولہ باری، ماں بیٹی سمیت مزید 3 شہید

3 افراد زخمی بھی ہوئے، ہٹل سیکٹر میں چھوٹے بڑے ہتھیاروں سے سویلین آبادی کو نشانہ بنایا، ماں بیٹی منڈھول گاؤں میں شہید ہوئیں

مظفر آباد (نیٹ نیوز) لائن آف کنٹرول پر آزاد جموں و کشمیر میں بھارتی فورسز کی فائرنگ کے نتیجے میں ماں بیٹی سمیت 3 افراد شہید اور تین زخمی ہو گئے۔ پاک فوج نے بھارتی فائرنگ کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے بھارتی گنوں کو خاموش کرا دیا جوابی کارروائی میں ایک بھارتی فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق ضلع پونچھ کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس (ایس ایس پی) میر عابد نے بتایا کہ ہٹل سیکٹر میں فائرنگ دن ایک بجکر 35 منٹ پر شروع ہوئی اور بھارتی فورسز نے چھوٹے اور بڑے ہتھیاروں کی مدد سے معمول کے مطابق سویلین آبادی کو نشانہ بنایا، انھوں نے بتایا کہ ایک مارٹر شیل منڈھول گاؤں میں ذاکر حسین شاہ کے گھر پر (باقی صفحہ 6 نمبر 22)

”الرحمت“ شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

# پی ڈاگئی میں ختم القرآن و دستار بندی تقریب کا انعقاد، 21 علماء کی شرکت

جہاد کشمیر غزوہ ہند ہے، قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیائے کفر کو اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں، مولانا عبدالعزیز کا خطاب

تقریب بھائی بخت زیب کی زیر نگرانی ہوئی، پرنور مجلس میں مفتی لطیف اللہ حقانی نے نقابت کے فرائض انجام دیے، 500 افراد شریک تھے

پی (القلم نیوز) پی ڈاگئی میں ختم القرآن و دستار بندی کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں 20 علمائے کرام نے شرکت فرمائی، اس موقع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالعزیز نے فرمایا کہ جہاد کشمیر غزوہ ہند ہے، قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیائے کفر کو اینٹ کا جواب پتھر (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

# ”جہاد“ کفار کو اسلامی ایٹم بم نظر آتا ہے، مولانا محمد الیاس قاسمی

مخالفین جہاد کیخلاف کمربستہ ہیں، یہ ایٹم بم دین دشمنوں پر گرتا تھا اور گرتا رہے گا

پشاور (القلم نیوز) جہاد کفار کو اسلامی ایٹم بم نظر آتا ہے، مخالفین جہاد کے خلاف کمربستہ ہیں، جہاد کا یہ ایٹم بم دین دشمنوں پر پہلے بھی گرتا تھا اور گرتا رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد الیاس قاسمی صاحب جامع سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ پشاور میں دورہ تربیہ اور سیالکوٹ میں نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب میں

# دیر بالا میں منتظمین اور مقدمین کا اجتماع، 105 افراد نے شرکت کی

دیر بالا (القلم نیوز) دیر بالا میں منتظمین اور مقدمین کا اجتماع ہوا۔ مرکز شرینگل ضلع دیر بالا میں منتظمین اور مقدمین جن کی تعداد 105 تھی کا اجتماع صوبائی منتظم علی محمد صاحب اور نصرت منتظم (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

# سرگودھا میں غزوہ ہند پروگرام کا انعقاد

مولانا راشد کا سکھر، ڈھرکی کا خصوصی دورہ

سرگودھا، سکھر، ڈھرکی (القلم نیوز) ضلع سرگودھا غزوہ ہند پروگرام منعقد کیا گیا، مولانا ممتاز قادری صاحب نے 11 نومبر غزوہ ہند کے موضوع پر خطبہ جمعہ المبارک جامع مسجد گلزار مدینہ ٹی ساہیوال سرگودھا میں خطاب فرمایا۔ پروگرام میں 340 افراد شریک ہوئے۔ اس موقع پر مولانا نے (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

# افضل شہید کانفرنس سے مولانا عمار، مفتی مسعود الیاس کا خطاب

کانفرنس ملوٹ باغ آزاد کشمیر میں منعقد کی گئی، 500 سے زائد افراد کی شرکت

شہید کے گھر خواتین سے کامران طالب کا بیان، ڈیڑھ سو خواتین مستفید ہوئیں

ملوٹ باغ (القلم نیوز) ملوٹ باغ آزاد کشمیر میں افضل شہید کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ منتظم کشمیر مفتی مسعود الیاس صاحب اور مہمان خصوصی مجاہد اسلام مولانا عمار صاحب نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ کارکنان کی انتھک محنت اور جذبہ لائق ستائش تھا۔ کانفرنس میں تقریباً 500 سے زائد افراد کی شرکت رہی۔ شہید کے گھر خواتین سے کامران طالب کا بیان ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ سو خواتین شریک تھیں۔

# نیٹو اتحاد اور انڈیا سن لیں مسلمان غالب ہونگے، مولانا راشد

حیدر آباد اور کوٹری میں دو نشستوں سے خطاب، 1000 سے زائد افراد مستفید

حیدر آباد (القلم نیوز) نیٹو اتحاد اور انڈیا سن لیں مسلمان ہی غالب ہوں گے، دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے گی، کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا راشد صاحب نے حیدر آباد اور کوٹری میں دو مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پہلی نشست ضلع حیدر آباد میں بعد نماز عصر کوٹری میں (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

# مولانا مجاہد عباس، مولانا عبدالرشید اور مولانا ابوبکر صدیق کا خطبہ جمعہ سے خطاب

راولپنڈی، دیپالپور، حاصل پور (القلم نیوز) مولانا مجاہد عباس، مولانا عبدالرشید اور مولانا ابوبکر صدیق نے مختلف مقامات پر خطبہ جمعہ سے خطاب فرمایا۔ استاذ المجاہدین حضرت مولانا (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

# اذان کیلئے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے اسرائیلی منصوبے سے مذہبی جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا

مسجد اقصیٰ بیت المقدس

اذان پر پابندی گھناؤنی سازش قرار، مسلمان مشتعل، اسرائیلی فوج ٹینکوں پر جدید حفاظتی آلات نصب کرنے میں سرگرم

نابلس میں مشکوک بم پھٹنے سے فلسطینی شہری شدید زخمی، ٹرمپ کی جیت پر القدس میں ہزاروں گھر تعمیر کرنے کا اسرائیلی منصوبہ

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) اذان کے لئے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے اسرائیلی منصوبے سے مذہبی جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، اذان پر پابندی گھناؤنی سازش ہے، جس پر مسلمانوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے، دوسری جانب امریکا میں ٹرمپ کی جیت کے بعد اسرائیل پر توسیع پسندی پر امریکی دباؤ ختم ہو چکا، اسرائیل نے القدس میں ہزاروں گھر تعمیر کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ اسرائیلی فوج ٹینکوں پر جدید حفاظتی آلات نصب کرنے میں سرگرم ہے، ادھر (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

# بھارت میں کرنسی بحران پر ایک اور کسان کی خودکشی

منسوخ شدہ نوٹ تبدیل کرانے کیلئے 3 دن تک بینک کی قطار میں لگا رہا تھا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں 5 سو اور ہزار کے نوٹوں پر پابندی سے معاشرتی بحران بھی پیدا ہو گیا ہے۔ مہاراشٹر میں بروقت پرانے نوٹ تبدیل نہ ہونے پر غریب کسان نے خودکشی کر لی۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

# پانی تنازع، بھارتی پنجاب کے کانگریسی ارکان لوک سبھا سے مستعفی

نئی دہلی (نیٹ نیوز) پاکستان کے پانی پر قبضہ کرنے والا بھارت اپنے ہی صوبوں کی لڑائی میں گھر چکا ہے اور بھارتی پنجاب (باقی صفحہ 6 نمبر 23)

# بھارتی بینکوں میں افراتفری، نوٹ تبدیل کراتے 20 سے زائد افراد ہلاک

منی سپر پاور کے دعویدار بھارت میں کرنسی بحران شدت اختیار کر گیا، بینکوں کے باہر طویل قطاریں پولیس طلب، افراتفری کا ماحول

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں کرنسی بحران شدت اختیار کر گیا، بینکوں میں افراتفری کے باعث نوٹ تبدیل کراتے ہوئے 20 سے زائد افراد ہلاک اور دھکم پیل سے درجنوں زخمی ہو گئے، منی سپر پاور کے دعویدار بھارت میں کرنسی نوٹ بدلنے کے لیے بینکوں میں زبردست رش اور بدنظمی کے باعث پولیس طلب کر لی گئی۔ دارالحکومت نئی دہلی سمیت مختلف شہروں میں طویل قطاروں پر کنٹرول کیلئے ہزاروں اہلکار تعینات کئے (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

# بھارت میں کرنسی بحران پر وزیراعظم نریندر مودی کو لعن طعن

قطاریں برقرار، بھارتی وزیراعظم پابندی لگا کر جاپان بھاگ گئے، سوشل میڈیا پر پیغامات

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں 500 اور 1000 روپے کے کرنسی نوٹوں پر پابندی کے بعد لوگ بحرانی کیفیت کا شکار ہیں، کاروبار ٹھپ ہیں اور افواہوں کا بازار گرم ہے۔ لوگ یک بہت سے لوگوں کے پیسے بے معنی ہو گئے۔ جیب میں نوٹ تو ہیں، لیکن انہیں لینے والا کوئی نہیں۔ نوٹ بدلوانے اور اپنے پیسے نکالنے کیلئے ملک بھر کے تمام بینکوں میں لوگوں کی کثیر تعداد قطار میں نظر آ رہی ہے، جبکہ کئی جگہ بے قابو ہجوم کو (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

# روس کا لڑاکا طیارہ بحیرہ روم میں گر کر تباہ، پائلٹ محفوظ رہا

ماسکو (نیٹ نیوز) روس کا لڑاکا طیارہ بحیرہ روم میں گر کر تباہ ہو گیا تاہم پائلٹ حادثے میں محفوظ رہا، جنگی طیارہ بحری بیڑے سے چند کلومیٹر دور گرا، روسی حکام کے مطابق حادثہ تکنیکی خرابی کے باعث پیش آیا۔ روس کی وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ یہ (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

# گولن کے حامی ترک نیوی کے 291 اہلکار معطل، 19 افسر برطرف

استنبول (نیٹ نیوز) اردگان حکومت نے بغاوت کی کوشش کے الزام میں 291 ترک نیوی اہلکاروں کو معطل، جب کہ 19 کو برطرف کر دیا۔ رواں برس اردگان حکومت کیخلاف بغاوت کی کوشش (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

# لڑاکا طیارہ اڑانے والی پہلی چینی خاتون تربیتی مشقوں کے دوران ہلاک

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین میں جے 10 لڑاکا طیارہ اڑانے والی پہلی خاتون پائلٹ تربیتی مشقوں کے دوران حادثے میں ہلاک ہو گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چینی فضائیہ کی ”اگست فرسٹ ایروبیٹک ڈسپلے ٹیم“ کی رکن 30 سالہ یو شو نے تربیتی مشقوں کے دوران اپنے طیارے سے چھلانگ لگائی مگر بدقسمتی (باقی صفحہ 6 نمبر 21)

# وانی کی قربانی سے شروع ہونیوالی تحریک دبانا اب بھارت کیلئے ممکن نہیں، سید صلاح الدین

تحریک آزادی میں کوئی بیرونی عناصر شامل نہیں، نہتے کشمیری بھارتی افواج کے تسلط کیخلاف جدوجہد کر رہے ہیں، سربراہ متحدہ جہاد کونسل

عالمی طاقتیں جانتی ہیں رائے شماری ہوئی تو کشمیری بھارت سے علیحدگی چاہیں گے، پاکستان دہلی میں قائم اپنا سفارتخانہ بند کرے، انٹرویو

راولاکوٹ (نیٹ نیوز) متحدہ جہاد کونسل سربراہ سید سید صلاح الدین نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دہلی میں قائم اپنا سفارتخانہ بند کرے، ہائی کمشنر واپس بلائے، بھارت سے تمام روابط ختم کئے جائیں۔ وانی کی قربانی سے شروع ہونیوالی تحریک دبانا اب بھارت کیلئے ممکن نہیں۔ اپنے ایک (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

بھارت کی جانب سے بھاری اسلحے کا استعمال خطے کے لیے خطرناک ہے: خواجہ آصف

وزیر دفاع صاحب بھارتی بمباری کے خلاف پھسپھسا بیان دے رہے ہیں۔

جمال دین، یہ اندر سے پھس پھس کی آواز کیسی آ رہی ہے۔؟

16.11.2016

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
**دفتر کا پتہ**: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

## بَرما میں مسلمانوں پر جارحیت جاری اور عالم اسلام خاموش

میانمار کا ملک جسے برما بھی کہا جاتا ہے، بدھ مذہب کے ماننے والوں کا ایک گڑھ شمار ہوتا ہے اور بدھ مذہب کے پیروکار اپنے مذہب کی خوبی اور امتیاز ہی یہ بتاتے ہیں کہ وہ محض پُرامن لوگ ہیں اور تھپڑ کے جواب میں بھی تھپڑ کو درست نہیں سمجھتے، لیکن اسلام دشمنی کا زہر ان لوگوں میں اس قدر بھر چکا ہے کہ وہ ایک عرصے سے وہاں کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرتے جا رہے ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ میانمار میں روہنگیا نسل کے مسلمانوں کو تحفظ دینے کے بجائے وہاں کی فوج بھی مسلمانوں کی دشمن بن گئی ہے اور صوبہ رخائن میں فوج کی گن شپ ہیلی کاپٹروں سے مسلمانوں کے ایک دیہات پر شیلنگ سے 30 افراد شہید کر دیے گئے ہیں، جبکہ کئی دیہات جلا کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیئے گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق میانمار کی حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ فوج نے روہنگیا کے مسلم اقلیت آبادی والے دیہات پر گن شپ ہیلی کاپٹروں سے فائرنگ کی ہے۔ میانمار کی مغربی ریاست رخائن میں ایک بار پھر روہنگیا مسلم اقلیت نشانے پر ہے۔ تفصیلات کے مطابق میانمر کی فوج نے مسلمانوں کے ایک دیہات پر ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ کی جس کے نتیجے میں 30 مسلمان شہید ہو گئے، جبکہ کئی دیہات جلا دیئے گئے۔ انسانی حقوق کے ادارے ہیومن رائٹس واچ کی جاری تصاویر میں جلے ہوئے گاؤں دکھائے گئے ہیں، اس حوالے سے ان کا مزید کہنا تھا کہ اس علاقے میں 430 عمارتوں کو جلایا گیا۔ میانمار کی حکومت نے ان واقعات کی تصدیق کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ فوج نے حملوں کے بعد یہ کارروائیاں کیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت میانمار میں ایک بڑا انسانی المیہ جنم لے چکا ہے۔ ڈیڑھ ماہ کے دوران بیس ہزار روہنگیا مسلمان قتل، دس ہزار لاپتہ ہوئے، پانچ ہزار خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا، جبکہ نوے ہزار نے نقل مکانی کی۔ لیکن امریکہ اور نہ ہی مغربی میڈیا سمیت کسی عالمی تنظیم نے اس سارے معاملے پر توجہ دی۔ انتہاپسندی کا لفظ خواہ مخواہ مسلمانوں سے جوڑ دیا گیا۔ میانمار میں تین جون دو ہزار بارہ کے دن بدھ مت لڑکی کو مبینہ زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا۔ واقعہ کے بعد میانمار کے شہر اراکان میں جیسے آگ بھڑک اٹھی۔ افواہ نے بدھ مت انتہاپسندوں کو للکارا اور وہ ہوش کھو بیٹھے۔
بدھ مت انتہاپسندوں نے بس میں سوار سات مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ کئی گاؤں جلا ڈالے، یوں یہ سلگتی ہوئی چنگاری پورے میانمار میں خوفناک آگ کی صورت اختیار کر گئی۔ جگہ جگہ نہ صرف مسلمان نوجوانوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کی گئیں، انہیں گولیاں ماری گئیں، بلکہ ان کی مدد کو پہنچنے والے سیکورٹی اہلکاروں کو بھی روک دیا گیا۔ ماہ جون میں بھی یہ معاملہ مزید شدت اختیار کر گیا۔ مساجد اور قرآن پاک کو جلانا شروع کر دیا گیا تھا اور بعد ازاں اسی ماہ میں لاپتہ مسلمانوں کی لاشیں ملنا شروع ہوئیں تھیں، جس سے واضح تھا کہ بدھ مت کے دہشت گرد وہاں منظم انداز میں مسلمانوں کی نسل کشی کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔
مسلم نسل کش فسادات کے ڈیڑھ ماہ کے دوران بائیس مساجد کو شہید کیا گیا، بیس ہزار مسلمانوں کا خون بہا، دس ہزار سے زائد مسلمان لاپتہ ہوئے۔ پانچ ہزار مسلمان خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ سترہ گاؤں جلا دیے گئے جبکہ نوے ہزار سے زائد مسلمان اب تک نقل مکانی کر چکے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ نے حکومت کے یکطرفہ فیصلوں پر شدید تنقید کی۔ ترکی، متحدہ عرب امارات، ایران سمیت انسانی عالمی تنظیموں نے اس معاملے پر اقوام متحدہ سے جلد نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ پاکستان میں بھی قومی اسمبلی نے میانمار میں قتل و غارت گری کے خلاف قرارداد منظور کی گئی تھی۔
لیکن اب تک برمی مسلمانوں کے دکھ درد کا مداوا کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے، کوئی بھی مسلم ملک اس معاملے کو سنجیدہ اور مستقل بنیادوں پر اسے حل کرانے کی کوشش کرتا ہوا نظر نہیں آ رہا، ایک طرف امریکہ اور روس ملکر شام و عراق میں مسلمانوں کی نسل کشی میں لگے ہیں اور دوسری جانب یہ مشرکین بدھ مت اور ہندو اسلام دشمنی پر اتر آئے ہیں، ایسے میں عالم اسلام کی خاموشی جس قدر نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے وہ مخفی نہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلم ممالک اس بارے میں کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں اور اپنی پاس کردہ قراردادوں پر عملی کام کا آغاز کریں۔ دنیا بھر کے یہودی اور عیسائی کس طرح کسی بھی ملک میں اپنے ہم مذہبوں کی حمایت کے لیے ان کی پشت پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس مقصد کے لیے اس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑے تو اس کے لیے اپنے تمام تر اسباب و وسائل جھونک دیتے ہیں تو کیا مسلم ممالک اسی طرح اکیلی بکری کی طرح باری باری یہودی، عیسائی اور ہندو مشرک بھیڑیے کی خوراک بنتے جائیں گے؟ اگر ہمارے حکمران ان مسائل سے آنکھیں بند رکھیں تو کیا تمام مسلمان بھی آنکھیں بند ہی رکھیں گے؟

## کہنا مانو، ماں اور باپ کا

دامن تھام صحابہؓ کا
پروفیسر حمزہ نعیم

وہ کسی ادارے میں معلمہ تھی۔ اس نے ناصحانہ انداز میں لکھا کہ "ہم لوگ جب سکول میں پڑھتے تھے تو ہماری ایک استانی برص کی مریضہ تھیں، برص کے داغ اس کی نمایاں شخصیت کو داغدار کر رہے تھے۔ اکثر طالبات اشارے کنایے میں اس کا مذاق اڑاتی تھیں۔ سب سے زیادہ بدتمیزی کرنے والی میں ہی تھی۔ وہ محترم خاتون ہماری تنقید و تنقیص پر صبر کرتی تھیں پھر وہ وقت آیا کہ تمام امتحانات اچھے نمبروں میں پاس کر کے میں بھی معلمہ بن گئی۔ اور آج اپنی محترم استانی سے کچھ زیادہ ہی برص کے داغوں نے مجھ سے بدلہ لے لیا ہے۔ میری حسین صورت کو بدشکل بنا دیا ہے۔ اس نے لکھا کہ میں اپنی تمام چھوٹی بہنوں اور طالبات اور طالبعلم بھائیوں کو نصیحت کرتی ہوں کہ اساتذہ کو کبھی بھی کسی بھی طرح بے توقیر نہ کریں وہ ہمارے ماں باپ ہیں۔"
میں نے یہ سطریں پڑھیں تو مجھے وہ حدیث پاک یاد آ گئی کہ دیگر گناہوں کا بدلہ دنیا میں ملے یا صرف آخرت میں۔ دوسروں پر ظلم اور بدتمیزی کا بدلہ دنیا میں ملے یا نہ ملے۔ مگر ماں اور باپ کے ساتھ زیادتی اور گستاخی کا بدلہ؟ آدمی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنے ساتھ وہی کچھ ہوتا نہ دیکھ لے جو اس نے اپنی ماں یا اپنے باپ کے ساتھ کیا تھا۔ دوسری حدیث کا مفہوم ہے کہ آدمی کے تین باپ ہیں ایک والد، دوسرا سسر، اور تیسرا استاد......
اوپر مذکورہ کہانی بھی اسی لئے عبرت لئے ہوئے ہے کہ استاد اور معلمہ ماں اور باپ ہی کا مقام رکھتے ہیں۔ بندہ نے اپنی آنکھوں سے کئی ایسے لوگوں کو دیکھا جنہوں نے استاد کے ساتھ بدتمیزی کی اور وہ بعد میں خود نشان عبرت بن گئے۔
حقیقی ماں باپ کا مقام تو یقیناً بہت بلند ہے۔ درجن بھر احادیث رسول ﷺ ایسی ہیں جن میں ماں اور باپ کے غایت درجہ احترام اور ان کی حد درجہ خدمت کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہے یعنی ماں کے سامنے اتنا عاجز اور مودب ہو گویا ان کے پاؤں کی خاک میں تم جنت کی تلاش کر رہے ہو۔ دوسری حدیث کہ تیرا باپ تیری جنت کا دروازہ ہے تیری مرضی ہو اسے سلامت رکھ یا توڑ دے۔ اسی طرح کے مفہوم کی بہت سی احادیث پاک......
قرآن مجید کا حکم ہے کہ والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر حال میں کرو۔ ان کو اُف بھی مت کہو۔ تمہاری مخلصانہ پرورش میں انہوں نے بے حد تکلیف اٹھائی ہے۔ البتہ حدیث رسول کی رو سے ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔ اور فرمایا "اللہ اس باپ کو سرسبز و شاداب رکھے جو اپنی اولاد کی اصلاح کی غرض سے گھر میں (ڈراوے کے لئے) کوڑا لٹکائے رکھے"...... اور یہ کہ باپ کی مار بیٹے کے لئے ایسے ہے جیسے سبزے کے لئے پانی..... تو گویا ماں اور باپ کا حق اولاد پر بہت زیادہ ہے۔ (اولاد کے حقوق کیا ہیں یہ کسی اور مجلس میں عرض کریں گے ان شاء اللہ)
اس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ اگر ماں باپ کافر یا مشرک ہوں اور وہ تمہیں کفر و شرک پر مجبور کریں تو ہرگز ان کا کہنا نہ مان۔ ہاں دنیوی لحاظ سے ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہ۔ جبکہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے خالق کی نافرمانی میں کسی بھی مخلوق (بہ شمول ماں باپ) کی بات نہیں مانیں گے (مفہوم)
ضروری انتباہ! بیٹے بیٹی کو لوگوں نے بتایا کہ یہ تیرے ماں باپ ہیں جبکہ کچھ ایسی عالی مرتبت خواتین ہیں جن کو میرے رب نے فرمایا "وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ" نبی کی بیویاں تمام اہل ایمان کی مائیں ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ اہل ایمان کے باپوں سے بلند ترین مقام پر ہیں۔ اب سوچیں کہ ان مقدس ماؤں اور نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری کتنی ضروری اور لازمی ہے۔
☆.....☆.....☆

## امریکیوں کا صدر امریکیوں جیسا

سنگِ میل
amerpuri@yahoo.com
عبدالحفیظ امیرپوری

ایک جارح، جنگجو، اداکار اور مکار ریسلر کا امریکی صدارتی کرسی پر قبضہ بظاہر اس نے مکمل جمہوری انداز میں کامیابی حاصل کر کے یہ منصب جیتا ہے لیکن ریاست ہائے امریکہ کی سڑکوں اور شہروں کے ہنگامے کچھ اور ہی "کہانی" کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ امریکی ریاستوں میں شدید ردعمل کے پیچھے امریکیوں کا یہ ڈر ہے کہ دنیا پر راج کرنے والا امریکہ بہار 2017ء سے ٹرمپ کی صدارت میں نئے مسائل کا شکار ہو جائے گا۔
مذہب، رنگ و نسل، قومیت اور تعصب کی بنیاد پر نفرت انگیز بیان بازی قدامت پسندی کا شیوہ ہے۔ اس نسل کے قائدین معاشرتی سطح پر موجود تکالیف، مسائل اور وقتی طور پر ہیجان برپا کر کے گرما گرم موضوعات کو بنیاد بنا کر عوامی جذبات کو ابھارتے ہیں اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی اپنی سیاسی مہم کے دوران انہی عناصر کا بھرپور استعمال کیا۔ ویسے یاد رہے کہ یہ وہی ڈونلڈ ٹرمپ ہیں جنہیں امریکی سیاسی پنڈت مقابلے کے آغاز میں اپنے شدت پسند اور بنیاد پرست خیالات کے باعث کسی گنتی میں بھی نہیں لا رہے تھے۔
ڈونلڈ ٹرمپ ایک اچھا اداکار رہا ہے، وہ ٹی وی اور فلموں کے علاوہ اب الیکشن مہم میں بھی اپنی اس اداکارانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ دکھا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرمپ ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ ایف کی پروفیشنل ریسلنگ سے بھی منسلک رہا۔ اب اس نے امریکی صدر کا کردار نبھانا ہے۔ اس میں کس قدر کامیاب ہوتا ہے یا ناکامی اس کا مقدر بنتی ہے اس بات کا فیصلہ آنے والا وقت کرے گا لیکن اس کے حمایتوں اور مخالفین کے کانوں میں دنیا بھر کے یہ تبصرے اب بھی گونج رہے ہیں کہ ٹرمپ کی کامیابی امریکہ کی بدقسمتی ہوگی ٹرمپ جیسا غیر سنجیدہ شخص دنیا میں امریکیوں کی عزت میں اضافہ نہیں کر سکے گا بلکہ امریہ اور امریکیوں کے لیے مسائل کا سبب بنے گا۔
متعدد تبصرہ نگاروں نے ٹرمپ کی جیت کو اندیشوں اور خدشات کی پیش نظر قبل از وقت حادثہ قرار دے دیا تھا۔ وہ کاروباری شخصیت کا مالک ہے۔ اس لئے اس کی زندگی میں بھی اسٹاک مارکیٹ کی طرح اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے۔ نجی زندگی میں دو بیویاں علیحدگی اختیار کر کے تیسری ماڈل گرل اب خاتون اول بنی ہے۔ معرکہ آرائی اور نت نئے تجربے کرنا اس کا مشغلہ ہے۔ 1980ء میں سیاست کے میدان میں کودا اور پھر لڑتا، جھگڑتا، چھلانگ لگاتا ہوا مختلف پارٹیوں سے نکل کر ری پبلکن میں آ کر اپنی امارت اور مکاری اور دھوکہ دہی کے تحت وائٹ ہاؤس تک پہنچ گیا۔
ٹرمپ کا کامیاب ہونا صرف امریکی عوام کی اکثریت کے لیے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے لئے تشویش کا باعث ثابت ہو رہا ہے کیونکہ انتخابی مہم میں اس نے جن نکات کا ڈھنڈورا پیٹا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ ڈونلڈ ٹرمپ امریکی ریاست کے لئے نریندر مودی ثابت ہو سکتے ہیں۔
امریکا بھر میں نومنتخب صدر ٹرمپ کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ ہنوز جاری ہے، کئی شہروں میں مظاہرین نے سڑکیں بلاک کر دیں اور توڑ پھوڑ کے واقعات بھی پیش آئے۔
ڈونلڈ ٹرمپ کی غیر متوقع جیت پر امریکی عوام صدمے سے باہر نہ آ سکے۔ دارالحکومت واشنگٹن، نیو یارک، لاس اینجلس اور دیگر شہروں میں ابھی بھی ٹرمپ کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے ٹرمپ کی جیت پر مظاہرین نے زبردست غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور سڑکوں کو بلاک کر کے ٹریفک بھی معطل کر دیا۔ ریاست فلوریڈا جہاں ٹرمپ معمولی برتری سے جیتے تھے وہاں بھی ان کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ مظاہرین نے سڑکوں کو بلاک کر دیا، مظاہرین نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا کہ ٹرمپ کی نفرت والی پالیسی امریکہ میں نہیں چلے گی اور "ٹرمپ ہمارا صدر نہیں" کے پلے کارڈز اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔
ادھر جارجیا کے شہر اٹلانٹا میں بھی ہزاروں افراد نے سڑکوں پر مارچ کیا اور ٹرمپ کے خلاف نعرے بازی کی۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی کامیابی ہمارے لئے کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہے۔
عالمی سیاسی قیادت رفتہ رفتہ انتہاپسندی اور تعصب کی زنجیروں میں جکڑتی جا رہی ہے، بھارت میں نریندر مودی کے بعد امریکہ میں ڈونلڈ ٹرمپ کا انتخاب سب کے سامنے ہے، مغرب میں رائے عامہ تیزی سے نسلی عصبیت اور مذہبی منافرت کی جانب راغب ہو رہی ہے، کوئی حیرانی کی بات نہ ہو گی جب مستقبل میں جرمنی، ہالینڈ، برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک میں اسلام مخالف انتہاپسند مسند اقتدار پر بیٹھے نظر آئیں۔ مغرب میں اسلام مخالف قوتیں یکجا ہو رہی ہیں، جرمنی، ہالینڈ، برطانیہ، امریکہ، آسٹریا، فرانس سمیت دیگر ممالک میں مسلمانوں سے کھلم کھلا نسلی اور مذہبی منافرت پھیلائی جا رہی ہے، جرمنی میں چانسلر انجیلا مرکل شامی پناہ گزینوں کے مسئلے پر شدید مخالفت سے دوچار ہیں، جرمنی میں بھرپور اسلام مخالف مظاہرے کرنے والی تنظیم "پیگڈا" اب سیاسی جماعت کا روپ دھار چکی ہے، ہالینڈ میں اسلام مخالف سیاسی رہنما گیرٹ ولڈر نہ صرف مقبولیت کی بلندیوں پر ہیں بلکہ اسلام مخالف اتحاد بنانے کیلئے کوشاں ہیں، فرانس کی اسلام مخالف سیاسی جماعت نیشنل فرنٹ دن بدن مقبول ہو رہی ہے، صرف اتنا ہی نہیں برطانیہ میں برٹن فرسٹ، انگلش ڈیفنس لیگ اور اسکاٹش ڈیفنس لیگ بھی اسلام مخالف اور تارکین وطن کے خلاف سرگرم ہیں، چند ماہ پہلے ویانا میں یورپ کی اسلام مخالف سیاسی اور سماجی تنظیموں کا اجلاس بھی منعقد ہو چکا ہے، جس میں وسیع تر اتحاد پر اتفاق کیا گیا ہے۔
ان سب عوامل کو دیکھتے ہوئے الحمدللہ حقیقی اہل ایمان کا ایمان بڑھ جاتا ہے، جس کی گواہی قرآن مجید فرقان حمید نے دی ہے کہ ایسے حالات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا ایمان بڑھ جاتا تھا اور یہ وہ سب چیزیں ہیں جن کی پیشگوئی کائنات کے سب سے سچے انسان حضرت آقا مدنی ﷺ نے فرمائی تھی کہ کافر سب اکٹھے ہو کر اہل ایمان کے قتل کے لیے ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گے جس طرح دستر خوان پر ایک دوسرے کو دعوت دی جاتی ہے اور صحابہ کرامؓ کے پوچھنے پر اس کا علاج مخبر صادق ﷺ نے "جہاد فی سبیل اللہ" بتایا تھا۔
بھارت میں نریندر مودی کے بعد جس طرح مسئلہ کشمیر دنیا بھر کے سامنے آیا اور روس میں گورباچوف کے دور اقتدار میں اس کے تعصب اور سخت خیالات کے باعث روس کے ٹکڑے ہو گئے تو ویسے بھی امریکہ کوئی ملک نہیں بلکہ ریاست ہائے امریکہ کی اگر ایک ریاست علیحدہ ہونے میں کامیاب ہو گئی تو پھر اس کا متحد رہنا بھی روس کی طرح محال ہو جائے گا۔
امریکیوں کو انہی جیسا سفید چمڑی اور کالے دل اور کالے کرتوتوں جیسا صدر مبارک ہو۔

## مجاہدین کرام کی اصل میراث

والد سفیان شہید رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے والدین مکرمین حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام بہشت میں مزے سے رہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت آدم علیہ السلام کا خلیفہ ہونا متعین ہو چکا۔ پھر اللہ پاک نے فرشتوں اور ان کے ساتھ جنات کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کرو اور ان کو قبلۂ سجود بناؤ۔ سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سرکشی دکھائی، سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ حقیقتاً جنات چند ہزار سال پہلے سے زمین میں رہتے تھے اور آسمان پر بھی آتے جاتے تھے، جب ان کا فساد اور خونریزی بڑھی تو خالق و مالک کے حکم سے بعضوں کو قتل کیا گیا اور بعضوں کو جنگلوں پہاڑوں میں منتشر کر دیا گیا۔ ابلیس ان جنات میں بڑا عالم و عابد تھا اس نے جنات کے فتنے فساد سے بیزاری اختیار کر لی اور فرشتوں نے اللہ پاک کے حکم سے اس کو چھوڑ دیا، یہ ابلیس فرشتوں میں رہنے لگا بہت زیادہ عبادت کرنے لگا کہ شاید میں ہی زمین و آسمان میں بڑا بنایا جاؤں۔
جب حکم الٰہی سے حضرت آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے تو ابلیس مایوس ہوا۔ حسد اور دشمنی کرنے لگا اور سجدہ سے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو حکم تھا کہ اس خوبصورت بہشت میں رہو اور مزے سے کھاتے پیتے رہو مگر خیال کرنا کہ ایک درخت ہے اس کے قریب بھی نہ پھٹکنا۔
ابلیس لعین نے سابقہ حسد کی وجہ سے دونوں حضرات کو وہ درخت کھلا دیا۔ پھر حکم الٰہی ہوا کہ اب تم دونوں چلے جاؤ بہشت سے زمین میں اور تمہاری وہ اولاد بھی سارے کے سارے زمین میں رہو۔ اور پھر دوبارہ کوشش کرو اپنی کھوئی ہوئی میراث یعنی بہشت حاصل کرو۔ حضرت آدم و حوا علیہما السلام نے چند کلمات تو یہ سیکھ کر اپنی کھوئی ہوئی بہشت دوبارہ حاصل کر گئے۔ اب اولاد کا امتحان شروع ہے۔ اب حق و باطل کا ٹکراؤ شروع ہے۔ اب بہشت اور جہنم والا معرکہ جنگ لڑائی شروع ہے۔ حزب رحمان اور حزب شیطان آمنے سامنے ہیں۔ اے اولاد آدم! خیال کرنا تم دنیا میں جا رہے ہو بعض تمہارے بعض کے دشمن ہوں گے۔
ازل سے حق کمزوری سے طاقتور ہوتا رہتا ہے۔ اب اللہ رب العزت اس معرکہ کو دیکھ رہے ہیں کہ کون مرد مجاہد اللہ تعالیٰ کے لشکر کا ساتھ دیتا ہے اور کون حزب الشیطان کا سپاہی ہوتا ہے اور کون انبیاء و صالحین کی معیت اختیار کر کے اصلاحی گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر ہاتھوں میں قرآن و حدیث، تیز تلوار کو لیکر اس معرکہ حق و باطل میں گھس کر حق کو جتاتا ہے اور دشمنوں کو مات دیتا ہے۔
مہربان رب فرماتے ہیں: تیرے دشمن اپنے بھی ہیں پرائے بھی ہیں نفسانی لشکر بھی ہیں شیطانی احزاب بھی اور حربی کفار و منافقین بھی ہیں۔ ہمارا مہربان رب ہمیں اسی عین معرکہ میں غیرت دلاتے ہوئے فرماتے ہیں دیکھنا خیال کرنا، جوانو! مجاہدو! انہی شیطانی لشکروں نے تمہارے والدین مکرمین کو بہشت سے نکلوایا تھا اور ان کے بہشتی کپڑے تک اتروائے تھے غیرت کرو، جوانی دکھاؤ۔ ان نفسانی شیطانی لشکروں سے مار نہ کھاؤ اپنی میراث یعنی بہشت حاصل کرو۔
پھر کچھ نادان اس دنیا میں کھیل تماشا دیکھنے بیٹھ گئے اور کچھ بزدل بن کر معرکہ ہار گئے، بھاگ گئے۔
مگر "رجال اللہ" جیت گئے، اپنے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے سفیان شہیدؒ کی طرح جان و مال کی بازی لگائی اور لگا رہے ہیں اور لگاتے رہیں گے۔ یہ شیر دل "فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ" کا مصداق بنتے ہوئے اپنے اصلی گھر چلے گئے اور کچھ جانباز جان کی بازی لگا رہے ہیں۔ سفیان بیٹے تو پھر یاد آ گیا۔ مضمون لکھتے ہوئے مجھے آپ کی یاد ستانے لگی بلکہ اٹھتے بیٹھتے، جاگتے سوتے، چلتے پھرتے، پڑھتے پڑھاتے ہوئے، تلاوت کرتے ہوئے، سفیان بہادر بیٹا تم یاد رہتے ہو اور خوب رلاتے ہو۔ یقیناً آپ بھی ہمیں یاد کرتے ہوں گے۔ ان شاء اللہ
کسی نے کیا خوب کہا:

تو آج پھر یاد آ رہا ہے
نجانے کیوں یاد آ رہا ہے
وہ مسکراتی حسین آنکھیں
وہ نور کرنوں میں لپٹا چہرہ
وفا و شرم و حیا کا پیکر
خلوص و صدق و وفا کا پیکر
ہماری آنکھوں کے سامنے ہے
ہماری ہمت بڑھا رہا ہے
تو آج پھر یاد آ رہا ہے
نہ جانے کیوں یاد آ رہا ہے

اے میرے مجاہد بیٹو! سستی نہ دکھاؤ، مرد جری ہو، مجاہد ہو، سفیان شہیدؒ کی طرح اپنی اصلی میراث حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ دنیا کی گندگیوں پر نہ جاؤ اور اپنے مجاہد امیر حفظہ اللہ سے جینے کا ڈھنگ سیکھو۔ نہ گھبراؤ اور نہ ڈرو بلکہ جو ڈر گیا وہ مر گیا اور ان نفسانی لشکروں کا، ان خواہشاتی طوفانوں کا، ان شیطانوں کا اور پھر ان حربی کافروں اور منافقوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ اپنے باپ دادا کی طرح بہشت جاؤ اور ابلیس کو رسوا کرو!
☆.....☆.....☆

## حکومت یار

محمد عارف

اللہ پاک کی مدد سے روس کیخلاف مجاہدین نے کامیابی حاصل کی روس کی رسوائی، ساری دنیا نے دیکھی ان مجاہدین کے کئی تنظیمیں تھی، لاکھوں لوگ ان تنظیموں کے ساتھ ملکر جہاد کرتے کرتے شہید، زخمی، مالی جانی نقصان سے دوچار ہوئے، ان مجاہدین کا مقصد روس کی رسوائی تباہی تھی اور اللہ کی شریعت کا قیام نہ امریکا یا کسی اور ملک یا بندوں کے قوانین کا اجراء۔
لیکن روس کے جانے کے بعد پھر ڈاکٹر نجیب کی حکومت کے خاتمہ کے بعد کمیونسٹ لوگ ان تنظیموں میں آگھسے اور مجاہدین کے تنظیموں نے کابل پر قبضہ کر لیا الحمدللہ یہ سب اللہ کی نصرت سے ہوا۔ مگر حزب اسلامی، جمعیت اسلامی دونوں تنظیموں کے سربراہان کمانڈر کابل پہ اپنی اپنی حکومت کے قیام کے لئے لڑ پڑے اس میں یہود و نصاریٰ اور کمیونسٹ لوگوں کی شرارتوں منافقتوں کا بڑا ہاتھ تھا جہاد کے نتائج کو وہ ضائع کرنا چاہ رہے تھے تقریباً ساٹھ ہزار افراد اس لڑائی میں مارے گئے۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی کافر رات دن یہی کوشش رہی کہ "صلح" "مذاکرات" کا صرف واویلا کرتے رہے، اور عملاً جنگ کو ہوا دیتے تھے عوام احمد شاہ مسعود اور حکومت یار کی جنگوں سے تنگ آ گئی اس دوران ۹۴ء میں اللہ کی مدد امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں آئی تو سب سے پہلے ان کے مقابلے میں عموماً قندھار تا کابل جلال آباد حکومت یار صاحب کے ظالم بدمعاش مفسدین کمانڈر مقابلے میں آئے امارت اسلامیہ طالبان نے ان کے مرکز چہار آسیاب پر جب قبضہ کیا تو حکومت یار صاحب اپنی خصوصی گاڑی چھوڑ کر فرار ہو گئے
پاکستان کے ایک سیاسی جماعت نے کوشش کر کے حکومت یار اور احمد شاہ مسعود کی آپس میں طالبان کے مقابلے میں صلح کرا دی اور حکمت یار حکومت یار بن کر وزیر اعظم بن گئے۔ لیکن پتا ہے پھر کیا ہوا طالبان کافی عرصہ سے کابل کے ارد گرد مورچہ زن تھے حکمت یار جب نظام شرعی کے قیام میں طالبان کے لئے رکاوٹ بن گئے اتحادی بن کر شمالی اتحاد کا۔ تو اللہ پاک نے اپنی مدد نصرت نازل کی اور طالبان نے جلال آباد کابل فتح کر لیا، اور حکومت یار اپنی کرسی سے پھسل کر نامعلوم مقام میں گر گئے اور اپنی کرسی کے لئے ہزاروں لوگوں کو موت کی گھاٹ اتارنے والا اور پھر اپنی ذات کے لئے اسی دشمن سے پھر اتحاد کر کے کرسی پر چپکنے والا خوب رسوا ہوا۔
خلاصہ یہ ہے کہ حکومت یار، خود بھی شکست کھا گیا اور جن سے اتحاد کیا وہ بھی دھڑام سے گر گئے حکمت یار جب کابل سے غائب ہوئے تو طالبان کی فتح کے بعد تو بندہ ملا فضل حفظہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لے رہا تھا ان کی قرار گاہ کابل صدارت عظمیٰ (وزیر اعظم ہاؤس) تھا بندہ حکومت یار کے خاص کمرہ میں گیا وہاں ایک چھپی ہوئی کاپی ملی جس میں لکھا تھا "زمنگیار زمنگیار، حکمت یار حکمت یار" یعنی ہمارا یار حکمت یار امارت اسلامیہ کے افواج نے حکومت چھوڑ کر جب پہاڑوں کا رخ کیا امریکا اور نیٹو اور ان کے سگان کو سبق سکھانے، تو جناب حکومت یار نے بھی امریکا اور اس کے اتحادیوں کیخلاف اعلان جہاد کیا اپنی تنظیم حزب اسلامی کے نام سے۔ الحمدللہ طالبان نے نہ ان سے دشمنی کی اور نہ ان پر اعتماد کیا بس خاموشی سے اپنے اصل دشمن کے کیخلاف برسر پیکار رہے پندرہ سالہ جہاد جب اپنے نتائج ظاہر کرنے لگا اور طالبان فتح کے قریب ہو گئے تو جناب حکومت یار صاحب نے پھر 'اندر دل' کے راز کو ظاہر کیا اور امریکی جھنڈے تلے ان کی افواج سے ملکر کاروائی کرنے والی افغان فوج کے سامنے تسلیم ہو گئے اور امریکا کیخلاف چلنے والے جہاد سے پھسل گئے بندہ کو ایک ذمہ دار ملا صاحب نے بتایا کہ افغان سرکاری ٹی وی پر خود حکمت یار نے اعلان کیا۔ عقیدہ و عمل کے لحاظ سے حکومت یار اور ان کی تنظیم مودودی کی پیروکار ہیں، ہمارے استاذ محترم مولانا بشیر احمد حصارویؒ جو مودودی کے ساتھ کافی عرصہ رہ کر ان سے پھر ان کے خراب عقائد و اعمال کی وجہ سے الگ ہو گئے اور جامعہ بنوری ٹاؤن [illegible] ہمیں مودودی اور اس کی جماعت کے بارے میں آگاہ فرمایا، اس درس میں انہوں نے کئی عجیب باتیں کی تھی کہ مودودی نے کبھی بھی فجر کی نماز نہیں پڑھی اگر کوئی ثابت کرے کہ فجر کی نماز پڑھی ہے مودودی نے تو میں اس کو (۱۰) دس ہزار روپے نقد انعام دوں گا، یہ بات سن کر ہم بہت حیران ہوئے اسی طرح استاد محترم نے مودودی کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخیوں کا بھی درس میں تذکرہ فرمایا۔ اور ایک خاص بات جو بہت اہم ہے وہ مودودی کی یہ بات بتائی کہ مودودی کی جماعت کی بنیاد اس لئے رکھی گئی تاکہ جب بھی کوئی حقیقی اسلامی جماعت، دین کے قیام میں آگے ترقی کرے تو یہ ان کی مخالفت کرے یا ان کے ساتھ ملکر اتحاد کر کے عین کامیابی کے وقت اچانک الگ ہو جائے تو حقیقی اسلامی جماعت ناکامی سے دوچار ہو جائے۔ اور پھر استاذ جی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخی حوالے سے کئی سارے دینی جماعتوں کو نقصان پہنچانے کا مودودی اور ان کی جماعت کا ذکر فرمایا۔ کہ کیسے عین کامیابی کے وقت مودودی جماعت الگ ہو جاتی تھی۔ کابل میں انکی ہمسفر جماعت حزب اسلامی نے طالبان امارت اسلامیہ حقیقی جماعت اسلامیہ کے ساتھ یہی کرتب کیا یاد رکھیں حکومت یار جب شمالی اتحاد سے ملا تو شمالی اتحاد ناکام ہو گئی اب "امریکی اتحاد" سے ملا تو خوشخبری ہے کہ عنقریب انشاء اللہ کامیابی، امارت اسلامیہ کو پھر ملنے والی ہے صرف کابل نہیں بلکہ واشنگٹن بھی فتح ہوگا۔ رسالہ "مودودی صاحب اور تخریب اسلام" ضرور پڑھیے (احسن الفتاویٰ جلد اول میں درج ہے) تاکہ پتا چل جائے کہ یہ لوگ کون ہیں۔
☆.....☆.....☆

## صلیبی جنگوں کا آخری راؤنڈ

مولانا محمد جہان یعقوب

امریکا میں صدارتی انتخابات کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور "خلاف توقع" ایک سینئر سیاست دان کو ہرا کر ایک سرمایہ کار برسر اقتدار آ چکا ہے۔ امریکی الیکشن میں دلچسپی لینے والے اہل وطن کی اکثریت ٹرمپ کی جیت کو ملکی سلامتی کے لیے نیک شگون قرار نہیں دیتی، ان کا خیال ہے کہ اگر ہیلری کلنٹن کامیاب ہو جاتیں تو پاکستان کے حق میں بہتر ہوتا۔ ان کا تاثر یہ ہے کہ برا ہوا جو ٹرمپ کامیاب ہو گیا۔ حالانکہ زمینی حقائق یہ ہیں کہ امریکا جس ٹریک پر چل چکا ہے، اب وہاں کوئی بھی حکمران آئے، وہ اس سے نہیں ہٹ سکتا، امریکا کے پالیسی ساز کئی کئی برسوں کی منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔ یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ان پالیسی سازوں کے رگ و ریشے میں پاکستان اور اسلام دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، جس کے مطابق وہ پالیسی ترتیب دیتے ہیں۔ نائن الیون کے بعد بش، کلنٹن، اوباما، تمام صدور اسی پالیسی کے مطابق زمین ہموار کرنے کے لیے برسر اقتدار لائے گئے اور ڈونلڈ ٹرمپ کو اقتدار تفویض کیا جانا بھی اسی منصوبہ بندی کی ایک کڑی ہے۔ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو امریکا میں داخل نہیں ہونے دے گا، پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام پر سخت نظر رکھے گا، بھارت سے دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا، تو اوباما نے کیا یہ سب کچھ نہیں کیا تھا؟ کیا ان سب اقدامات میں ہیلری اس کے ساتھ برابر کی شریک نہیں تھی؟ اب ان لوگوں کی خوش فہمی بھی دور ہو جانی چاہیے جو امریکی عوام کو کلین چٹ دیا کرتے تھے کہ امریکی عوام کھلے دل والے لوگ ہیں۔ ٹرمپ کے انتخاب سے اندازہ ہو گیا کہ وہ مسلمانوں کے لیے کیا عزائم رکھتے ہیں، ان کی جیت نے امریکی ووٹرز کے اندر کے بغض خصوصاً مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت کو سب پر عیاں کر دیا ہے۔
ٹرمپ کو جس منظر نامے میں اقتدار مل رہا ہے، وہ یہ ہے کہ امریکا مسلم دشمنی کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور اس نے مقامی مخالفین، چاہے وہ حکمران ہوں یا اپوزیشن کو ساتھ ملا کر مسلم ممالک میں تباہی و بربادی، قتل عام اور مسلم کشی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ دوسری طرف پاکستان کو دہشت گردی کی جنگ میں سب سے بڑا اتحادی اور فرنٹ مین قرار دینے کے باوجود امریکا نے ہمیشہ دھوکا دیا اور افغانستان میں بھارت کا اثر و رسوخ بڑھایا اور اب مکمل طور پر اپنا جھکاؤ بھارت کے حق میں اور پاکستان کے خلاف کر دیا۔ ہمارے ازلی دشمن بھارت کے ساتھ نہ صرف نیوکلیئر انرجی تعاون کا معاہدہ کیا بلکہ اسے نیوکلیئر سپلائیرز گروپ میں شامل کرنے کے لیے مہم چلائی۔ ملک کو اندرونی عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کی، ڈرون حملے میں گھروں کے گھر اجاڑ دیے، ڈالروں کی چکاچوند اور "ایڈ" کے موہوم سراب دکھا کر ہمارے حکمرانوں کو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف استعمال کیا۔ پہلے پاکستان میں سی آئی اے اور ایف بی آئی کے نیٹ ورک کو مضبوط کیا، پھر مذہبی انتہاپسندی، لسانی تعصب اور حقوق کی عدم فراہمی کے کارڈز استعمال کر کے ہمارے ہی بھائیوں کو ہمارے خلاف کھڑا کیا، پھر ان ہی کے خلاف ہمیں لڑنے کا حکم دیا، یوں وزیرستان ہو یا بلوچستان، جنوبی پنجاب ہو یا سندھ، مقتل کا منظر پیش کرتے رہے، جس میں قاتل بھی ہم اور مقتول بھی ہم ہی تھے۔ جنرل راحیل شریف کی قیادت میں پاک فوج کی دوراندیشی سے اب صورت حال کچھ بہتر ہوئی ہے، ورنہ اپنے مفادات کے اسیر سیاست دانوں نے تو عملی طور پر ملک کو امریکی باج گزاری میں دے ہی ڈالا تھا۔
ہمیں ان کے غم میں نہیں گھلنا چاہیے۔ "بیگانی شادی" میں ہی "دیوانے" ہوتے رہے تو خاکم بدہن ہمارا حال اور بھی ابتر ہو جائے گا۔ ہمیں اپنی خارجہ پالیسی کو درست خطوط پر استوار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا پاکستان اور اسلام کے خلاف لب و لہجہ بتاتا ہے کہ اب امریکا صلیبی جنگوں کا آخری راؤنڈ کھیلنے جا رہا ہے۔ امریکا ایک حقیقت ہے، اس کی طاقت اور عالمی منظر نامے پر اس کے اثر و رسوخ کو جھٹلانا خود فریبی کے مترادف ہے، لیکن خارجہ پالیسی کی تطہیر ضروری ہے۔ ہمیں دنیا کی انصاف پسند رائے عامہ کو ساتھ ملا کر اپنی پوزیشن مضبوط بنانی ہوگی، اس کے لیے ضروری ورک ناگزیر ہے۔ پاکستان نے جب بھی ایسا کوئی اسٹینڈ لیا، اس کے دل خواہ نتائج سامنے آئے۔ زیادہ پرانی بات نہیں جب وطن عزیز کی طرف سے نیٹو کی سپلائی بند کی گئی تھی تو امریکی اور اتحادی منت سماجت پر اتر آئے تھے کہ رسد نہ ہونے کے باعث افغانستان میں پھنسی امریکی فوج کو شدید دشواری کا سامنا ہے۔ شومئی قسمت، ہم ہی اپنی بات پر نہ جم سکے ورنہ عالمی تجزیہ کاروں نے کہہ دیا تھا کہ یہ رسد اگر چند دن نہ کھلتی تو امریکیوں کو دن میں تارے نظر آنے تھے۔ پاکستان اسی طرح ہر معاملے میں استقامت کے ساتھ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے سامنے ڈٹ جاتا تو کوئی بعید نہیں تھا کہ امریکا ہمیں اپنی کالونی بنانے کے خبط سے نکل کر برابری کی سطح پر ہم سے ڈائیلاگ کرتا۔ ہماری خارجہ پالیسی آقا اور غلام کے بجائے اتحادی ہونے کی بنیاد پر استوار ہونی چاہیے، تاکہ ہم اس سے کچھ اپنی بھی منوا سکیں، ہم اس سے شکوہ بھی کر سکیں اور اس کے غلط کو غلط بھی کہہ سکیں، جس طرح ایران کا امریکا کے ساتھ معاملہ ہے۔ کاش! ہمارے حکمران ایران سے ہی ملی و ملکی غیرت و حمیت مستعار لے لیں، آخر قومی ضمیر کا یہ سودا کب تک ہوتا رہے گا؟ یک طرفہ ٹریفک کا سلسلہ اب روکنا ہوگا، ورنہ ملک مزید انتشار کی طرف بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ غیروں کو آلہ کار ہمارے درمیان سے کیوں مل رہے ہیں؟ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ محرومیوں کا ازالہ اور حقوق کی فراہمی کسی بھی ملک دشمن کے عزائم ناکام بنانے کا کارگر طریقہ ہے، ہمارے مسائل کی بہت بڑی وجہ امریکی مداخلت بھی ہے، جس کا توڑ بھی اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم تمام ہم وطنوں کو ان کے جائز حقوق دیں، ان کی محرومیوں کا ازالہ کریں، بے لاگ عدل، رحم اور انصاف کی فراہمی کو اپنا شعار بنائیں۔
یہاں ہم ایک دوسری بات کی طرف بھی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں، کہ گورنر سندھ کی برطرفی کی ایک اہم وجہ یہ سامنے آئی ہے کہ وہ ایم کیو ایم کو پرویز مشرف کی تھالی میں رکھ کر پیش کرنا چاہتے تھے، یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ دبئی بھی اسی مقصد سے گئے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو مستقبل میں کہیں ایک بار پھر یہ بزدل کمانڈو، جو ایک فون کال پر ڈھیر ہو گیا تھا، ہماری ملکی تقدیر کا مالک نہ بن جائے۔ پالیسی ساز ادارے یقیناً باخبر ہیں اور ان سے یہی اپیل اور توقع کی جانی چاہیے کہ وہ اس "طالع آزما" کا راستہ روکیں گے، جس نے امریکی ایما پر ڈرون اور خودکش حملوں کی دلدل میں وطن عزیز کو دھکیلا۔
☆.....☆.....☆

## ہمارا نظام عدل

شاہد اقبال شامی

گھر معاشرہ حتیٰ کہ ملک بھی تباہ و برباد ہو جاتے ہیں جب ان سے عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے، تباہ و بربادی سے مراد صرف یہ نہیں کہ ملک میں خانہ جنگی ہو، امن غارت ہو جائے، اشیاء صرف کنٹرول سے باہر ہو جائیں، فصلیں تباہ و برباد ہو جائیں، نہیں! بلکہ اصل تباہی معاشرے میں بسنے والوں کے رویہ میں منفی تبدیلیاں ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں پر بسنے والوں کا چین و سکون چھن جاتا ہے، رشوت عام ہو جاتی ہے، ناجائز منافع کو اچھا سمجھا جانے لگتا ہے، سب کچھ جانتے بوجھتے خاموش رہنے ہی میں عافیت محسوس کرتا اور اس سے بڑھ کر تباہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ گناہ، ظلم، ناانصافی و زیادتی کو ہوتے ہوئے دیکھے اور اس کی مذمت نہ کرے اور تو اور ظالم، مجرم، چور، لٹیرے اور گنہگار کے ساتھ تعلقات رکھنا، اٹھنا بیٹھنا اعزاز سمجھنے لگے، میرے خیال سے معاشرے کی تباہی اس سے بڑی اور کوئی نہیں ہو سکتی، اس کے پیچھے جہاں اور بہت سے عوامل کارفرما ہوتے ہیں وہاں سب سے اہم عدل و انصاف میں توازن کا بگڑ جانا ہے، جیسے جیسے نظام عدل کمزور ہوتا جائے گا ایسے ایسے معاشرہ تنزلی کا شکار ہوتا جائے گا۔ اگر معاشرہ کو قائم و دائم اور پرسکون رکھنا ہے تو اس ملک کے نظام عدل کو تبدیل کرنا ہوگا، ایسا نظام عدل جہاں انصاف کے تمام تقاضے پورے ہوتے ہو، جہاں امیر غریب، کمزور و طاقتور میں کوئی تمیز نہ ہو، جہاں امیر کو جلدی انصاف اور غریب کو "پیشی" پر نہ ٹرخایا جائے بلکہ مجرم جو بھی ہو جیسی بھی حیثیت کا مالک ہو اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔
ہمارے ملک کا نظام عدل مسلسل تنزلی کا شکار ہے لوگوں کا عدالتوں سے اعتبار اٹھ چکا ہے، عدالتیں اپنا وقار کھو چکی ہیں، ہماری عدالتیں برسوں کسی عام سے مسئلے کا فیصلہ نہیں کر پاتی، مسلسل اس کو لٹکاتی ہی رہتی ہیں، کسی کو 14 سال اور کسی کو 20 سال بعد باعزت بری کر دیا جاتا ہے اتنے سال بعد جب کسی کو باعزت بری کیا جاتا ہے تو کیا ایسا کوئی قانون، کوئی ادارہ ہے جو عدالتوں سے پوچھے کہ جب یہ شخص مجرم نہیں تھا تو اس کو اتنا عرصہ جیل میں کیوں رکھا گیا؟ ان کی جوانی کی اتنی بہاریں جیل کی نذر ہو چکی ہیں اب اس کو اس کا کفارہ کون ادا کرے گا؟ ایک طرف بے گناہ کو جیل میں گلنے سڑنے کیلئے چھوڑ دیا جاتا ہے تو دوسری طرف گنہگار کو راتوں رات "زم زم" سے غسل دے کر پاک کر کے "باعزت" گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر وہی وحشیانہ زندگی گزارنے اور دوبارہ وہی جرم کرنے کیلئے کھلی چھٹی دے دی جاتی اب وہی مجرم جو باعزت زندگی گزارنے کیلئے آزاد ہوتا ہے اور قانون، عدالتوں اور جیل کا اس کو کوئی خوف نہیں ہوتا پھر وہ کھلم کھلا جرم کرتا ہے اور شریف لوگ صرف استغفار کرتے رہتے ہیں اور قدرت کی طرف سے اس کی سزا کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔
ایسا ہی ایک "باعزت" مجرم آج کل ہمارے گاؤں کی گلیوں میں "شریفانہ" گھومتا ہوا نظر آتا ہے اور لوگ صرف یہ کہہ کر مطمئن ہے کہ اگر عدالت نے باعزت بری بھی کر دیا ہے تو قدرت نے سزا بھی تو دنیا میں دے دی ہے، جب میں نے پوچھا کہ قدرت کی طرف سے اس کو کیا سزا ملی ہے؟ تو بتایا گیا کہ دیکھو جی! یہ سزا نہیں تو اور کیا ہے؟ جو گلیوں میں اکیلا گھومتا رہتا ہے، کسی سے کوئی بھی بات نہیں کرتا صرف کتوں کو پتھر مارتا رہتا ہے۔ میں نے استفسار کیا کہ کیا اتنے بڑے جرم بلکہ جرائم کی سزا بس اتنی سی! جواب ملا بس جی ہم کیا کر سکتے ہیں عدالت نے بری کر دیا ہے اب ہم تو قانون پسند شہری ہیں، قانون کے خلاف تو کچھ نہیں کر سکتے عدالتیں بہتر جانتی ہیں کہ کس کو سزا دینی ہیں اور کس کو آزاد کرنا ہیں، ہم تو کمزور، ضعیف، غریب تو بس دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ اسلامی نظام کی بہاریں دکھا دے میں نے کہا جناب اسلامی نظام دعاؤں سے نہیں آتا اگر دعاؤں سے آتا ہوتا تو ہمارے لاکھوں علماء اور عوام دن رات مصلوں و حجروں میں اٹھتے بیٹھتے دعائیں ہی تو مانگ رہے ہیں اب تک تو آ جانا چاہئے تھا لیکن اللہ کا بھی اپنا ایک قانون ہے جو اس کے خلاف نہیں کرتا قارئین یہ موضوع پھر کبھی سہی! اس وقت تو میں آپ کو ایک بدبخت بدکردار شخص کی زندگی کے ان پہلوؤں سے روشناس کرا رہا تھا، اس کے جرائم کی تفصیل کافی طویل ہے اس سے پہلے بھی "بدفعلی" کے جرم میں جیل کاٹ چکا ہے۔
اب جو جرم اس بدبخت شخص نے کیا ہے ایسا قبل از اسلام میں ہوتا تھا، ایک بڑا مشہور واقعہ جب حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور بچی کو زندہ درگور کرنے کا واقعہ سنایا تو رحمۃ للعالمین ﷺ زار و قطار رونے لگے صحابہ کرام کے آنسو لڑیوں کی مانند بہنے لگے، ویسا ہی واقعہ شیخاں کی سرزمین میں جب اعجاز ملعون نامی شخص نے ایک عورت جس کے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات تھے، اس کو قتل کر دیا اگر بات صرف قتل تک ہوتی تو کوئی خاص بات نہیں تھی کیوں کہ ہمارے ہاں ایسے واقعات اب تو تسلسل سے ہونے لگے ہیں لوگ اب ایسے واقعات دیکھ اور سن کر ٹس سے مس نہیں ہوتے، بات اس سے بہت آگے کی تھی اس مردود شخص نے اس عورت کے ساتھ ساتھ اس کی 3 سالہ بچی کو زندہ دفن کر دیا اور جب میڈیکل رپورٹ آئی تو معلوم ہوا کہ وہ عورت حاملہ بھی تھی۔ کہاں گئے اسلام کے ٹھیکیدار اور کہاں ہیں؟ انسانی حقوق کے علمبردار؟ نہ زمین ہلی اور نہ ہی آسمان پھٹا اور تو اور اس معاشرے میں بسنے والے نام نہاد زندہ لوگوں کے آنسو تک نہ نکلے پہلے پہل جب اس واقعہ کا شور اٹھا تو گھر گھر اس کا ذکر عام ہوا تو ان بدبودار کردار والے لوگوں نے عجیب و غریب منطقی دلیلیں پیش کرنی شروع کی کہ اتنا بڑا کام ایک شخص کے بس کا نہیں جب آلۂ قتل برآمد ہوا لاشیں نکالی گئیں اور میڈیکل رپورٹ آئی تو کہنے لگے یار شکل سے تو ایسا نہیں لگتا تھا چلو اب قانون اس کو خود سزا دے گا اور جب قانون نے پیسے لے کر "راضی نامہ" کی شکل میں قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے باعزت بری کر دیا تو اب کہتے ہیں کہ اس شخص کو قدرت ہی سزا دے گی، کیا سب کام قدرت نے ہی کرنے ہیں؟ ہمارے ذمہ کوئی کام نہیں ہمیں کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ اس سوال کا جواب جس کسی کے پاس ہے ازراہ مہربانی مجھے مطلع فرما دیں تاکہ مجھے بھی سکون میسر آ سکے۔
اس واقعہ کا ہمارے مردہ معاشرے پر کوئی اثر نہیں ہوا ہر شخص اس کو رحم کی نظر سے دیکھتا ہے ہاں کیوں نہ دیکھے جس سب کا ضمیر مر چکا ہو یا مرنے کے قریب ہو وہ اس کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا ہے پر میرا ضمیر ہر وقت مجھے ملامت کرتا رہتا ہے۔ جب بھی اس کا ذکر ہو، کہیں دور سے بھی اس منحوس پر نظر پڑ جائے میرا اندر زخمی ہو جاتا ہے میں بھی کیا کروں؟ اس ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہوں، بہت تھپکیاں دیں، لیکن یہ بھی کچھ ایسا ڈھیٹ ہے۔ سونا تو دور کی بات اونگھتا بھی نہیں، جب سے یہ واقعہ ہوا ہے اس وقت سے میرا کلیجہ چھلنی ہے اب اپنے زخم آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ شاید کچھ مداوا ہو جائے۔

شوقِ شہادت (واقعات کے آئینے میں)

170

# قاری القرآن میدان جہاد میں......

محمد عبیدالرحمٰن

muftiubaid313@gmail.com

## حضرت سعد بن عبید انصاری شہید رضی اللہ عنہ

انصار کے قبیلے اوس کے فرزند سعید تھے۔

نسب نامہ یہ ہے:

''سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن اسید (امیہ) بن صبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن بن مالک بن اوس۔''

ان کی کنیت ابوزید بھی تھی اور ابوعمیر بھی۔

ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ غزوۂ بدر کے بعد وہ عہد رسالت کے کن غزوات میں شریک ہوئے؟ ارباب سیر نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ انصار کے ان چار صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن کریم حفظ کرلیا تھا۔ دوسرے تین یہ ہیں۔ حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ ایک روایت کے مطابق ان چاروں نے عہد رسالت میں قرآن حکیم جمع کرنے میں بھی حصہ لیا تھا اور اسے حفظ بھی کیا تھا۔ اسی بناء پر بنی اوس ان پر فخر کیا کرتے تھے۔

حضرت سعد بن عبید رضی اللہ عنہ کو قرآن حکیم سے لگاؤ اور اس کی قرآت کی بدولت یہ عزت بھی حاصل ہوئی کہ وہ قاری کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایرانیوں کے خلاف ۱۵ھ میں قادسیہ کی مشہور لڑائی پیش آئی۔ اسلامی لشکر میں حضرت سعد بن عبید رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

لڑائی کے آغاز سے ایک دن پہلے حضرت سعد بن عبید رضی اللہ عنہ نے اپنی ساتھی مجاہدین سے مخاطب ہوکر کہا:

''کل دشمن سے ہمارا مقابلہ ہوگا اور مجھے شہادت نصیب ہوگی، مجھے تدفین سے پہلے نہلایا نہ جائے اور خون آلود کپڑوں میں مجھے دفن کردیا جائے۔''

چنانچہ دوسرے دن انہوں نے مردانہ وار لڑتے ہوئے شہادت پائی اور ان کے ساتھیوں نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۶۴ سال تھی۔ ان کے بیٹے کا نام عمیر رضی اللہ عنہ تھا۔ وہ ایک درویش صفت انسان تھے اور ان کو بھی شرف صحابیت حاصل تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کچھ عرصہ کے لیے پورے شام یا اس کے ایک حصے کے والی بھی رہے۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

## حضرت سلمان بن ربیعہ شہید رضی اللہ عنہ

ان کے خاندان کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے باہلہ سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے:

''سلمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن ظلم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر۔''

ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

امام بخاریؒ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابن اثیرؒ کے بیان کے مطابق انہوں نے عہد رسالت کو تو پایا لیکن شرف صحابیت حاصل نہیں کرسکے۔ جمہور اصحاب سیر نے امام بخاریؒ کی طرح ان کو صحابی تسلیم کیا ہے۔ تاہم عہد رسالت میں ان کا کوئی کارنامہ منظر عام پر نہیں آیا۔ قیاس یہ ہے کہ اس وقت کم عمر ہوں گے، گویا ان کا شمار صغار صحابہ میں ہوگا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جن کا اس منصب پر کوفہ میں تقرر ہوا۔ اس زمانہ میں لوگ حقوق العباد کا خاص خیال رکھتے تھے، اس لیے ان کے پاس کبھی کبھار ہی کوئی مقدمہ آتا تھا۔ علامہ ابن اثیرؒ نے ابو وائلؒ کا بیان نقل کیا ہے کہ

''میں سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے کسی مستغیث کو ان کے پاس نہیں پایا۔''

کچھ عرصہ بعد امیر المومنینؓ نے انہیں مدائن کا قاضی مقرر کردیا اور وہ کوفہ سے مدائن منتقل ہوگئے۔

ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کی فتوحات میں بھی مجاہدانہ حصہ لیا تھا۔ فی الحقیقہ وہ ایک بلند پایہ عالم دین بھی تھے اور ایک سرفروش مجاہد بھی۔ جہاد کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ مجاہدین کے لیے گھوڑوں کی فراہمی کا انتظام کریں۔ یہ کام انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ارباب سیر کا بیان ہے کہ وہ کوفہ میں چار ہزار گھوڑے جہاد کے لیے تیار رکھتے تھے۔ اسی لیے ''سلمان الخیل'' کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ اگر دشمن کبھی مملکت اسلامی کی طرف رخ کرتا اور سرحد کے قریب پہنچ جاتا تو مجاہدین اسلام کوفہ میں موجود گھوڑوں پر سوار ہو کر فوراً اس کے مقابلہ پر پہنچ جاتے۔

خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک مہم آذربائیجان کی طرف روانہ کی گئی تو حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بھی اسلامی لشکر میں شامل ہوگئے اور آذربائیجان میں کفار کے خلاف جہاد کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے روانہ کیا تھا، جو آذربائیجان کے حاکم مقرر کیے گئے تھے۔ آذربائیجان سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بحیرہ خزر کے ساحلی مقام بلنجر پہنچے اور وہیں کفار کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہادت پائی۔ یہ واقعہ باختلاف روایت ۲۷ ہجری، ۳۰ ہجری یا ۳۱ ہجری میں پیش آیا۔

حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں، جنہیں عدی بن عدی، ضبی بن معبد اور ابو وائل نے روایت کیا ہے۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

## حضرت عبدالرحمٰن بن وائل شہید رضی اللہ عنہ

علامہ ابن اثیرؒ نے ان کا نسب نامہ تو بیان کیا ہے، لیکن یہ وضاحت نہیں کی کہ ان کا تعلق کس قبیلہ سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے:

''عبدالرحمٰن بن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔''

ایک روایت کے مطابق غزوۂ احد سے پہلے قبول اسلام کی سعادت حاصل کی اور پھر اسی غزوہ میں سب سے پہلے شریک ہوئے۔ غزوۂ احد کے بعد عہد رسالت کے دوسرے تمام غزوات میں بھی رسول اکرم ﷺ کے ہم رکاب رہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عراق عرب کی تسخیر پر مامور ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰن ان کے لشکر میں شامل ہوگئے اور قادسیہ کی خونریز لڑائی میں ایرانیوں کے خلاف لڑتے ہوئے جام شہادت پیا۔ ان کے ایک بھائی عبداللہ بن وائل رضی اللہ عنہ بھی غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں ان کے ساتھ رہے۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

## حضرت عبداللہ بن صعصعہ انصاری شہید رضی اللہ عنہ

انصار کے معزز خاندان بنونجار کے چشم و چراغ تھے۔ نسب نامہ یہ ہے:

''عبداللہ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔''

غزوۂ بدر میں کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اس کے بعد احد اور عہدِ رسالت میں باقی تمام غزوات میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایرانیوں کے خلاف ''معرکۂ جسر'' پیش آیا تو اسلامی لشکر میں حضرت عبداللہ بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اسی لڑائی میں وہ رحبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

## حضرت عبدالرحمٰن بن مُرَبَّع شہید رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق قبیلہ اوس کے خاندان ''بنوحارثہ'' سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے۔

''عبدالرحمٰن بن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔''

غزوۂ احد سے پہلے اپنے بھائی عبداللہ بن مربع کے ساتھ قبول اسلام کی سعادت حاصل کی اور پھر دونوں بھائی غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔

اُحد کے بعد دونوں بھائی عہدِ رسالت کے دوسرے تمام غزوات میں رسول اکرم ﷺ کے ہمرکاب رہے۔

ان کے دو بھائی اور تھے...... ''زید بن مربع'' اور ''حرارہ بن مربع''۔ ان کو بھی شرف صحابیت حاصل ہوا، لیکن ارباب سیر نے یہ تصریح نہیں کی کہ وہ کب حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور کن غزوات میں شریک ہوئے۔

ان چار بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے قبول اسلام اور صحابیت کی سعادت نصیب کی، لیکن یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ان کا نابینا باپ مربع بن قیظی اخیر دم تک منافق رہا۔ علامہ ابن اثیرؒ نے حافظ ابن عبدالبرؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے جانثاروں کے ساتھ غزوۂ احد کے لیے مدینہ شہر سے چلنے لگے تو اس نے اپنا باغ مجاہدین اسلام کے لیے بند کردیا۔ (احد کی طرف جانے کا ایک راستہ اس کے باغ سے گزرتا تھا) وہ مسلمانوں پر مٹی پھینکتا تھا اور آپ ﷺ سے مخاطب ہوکر کہتا تھا

''اگر آپ نبی ہیں تو میرے باغ سے مت گزریں۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت ۱۳ ہجری میں حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں بھائی اس لشکر میں شامل ہوگئے جو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبید ثقفی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں عراق عرب بھیجا۔ دونوں بھائی معرکۂ جسر (پل کی لڑائی) میں ایرانی مجوسیوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ یہ سانحہ رمضان المبارک ۱۳ ہجری میں پیش آیا۔ ان کے دوسرے بھائیوں (حضرت زید رضی اللہ عنہ بن مربع اور مرارہ رضی اللہ عنہ بن مربع) کے بہت کم حالات کتب سیر میں ملتے ہیں۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

### مناجات

**یا من یری ما فی الضمیر و یسمع**
**انت المعد لکل ما یتوقع**

اے وہ جو باطن کی چیزوں کو دیکھتا اور سنتا ہے
تو ہی عطا کرنے والا ہے ہر وہ چیز جس کی توقع کی جاتی ہے۔

**یا من یرجی فی الشدائد کلها**
**یا من الیہ المشتکی والمفزع**

اے وہ کہ جس سے تمام مصیبتوں میں امید رکھی جاتی ہے
اے وہ کہ جس کی طرف فریاد ہے اور جائے پناہ ہے۔

**یا من خزائن رزقہ فی قول کن**
**امنن فان الخیر عندك اجمع**

اے وہ ذات کہ اس کی روزی کے خزانے اس کے کن کے فرمان میں ہیں
احسان فرما اس لیے کہ تمام بھلائی تیرے پاس ہے۔

**مالی سوی فقری الیك وسیلة**
**فبالا فتقار الیك ایدی یرفع**

تیری طرف محتاج ہونے کے سوا میرے پاس کوئی وسیلہ نہیں
تیری طرف محتاجی کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے جاتے ہیں۔

## حرام سے بچو!

حرام مال کی بہت ساری شکلیں اور صورتیں ہیں ان میں سے چند اہم کو ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) جن چیزوں کو اللہ پاک نے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اور اسے منع فرمایا ہے تو اس سے حاصل کردہ مال اور روپیہ حرام ہے...... مثلاً اللہ پاک نے شراب کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا شراب سے کسی بھی صورت میں نفع حاصل کرنا جائز نہ ہوگا۔

چاہے اس کا ٹھیکہ لیا جائے یا شراب کی ایجنسی، شراب کی فیکٹری میں ملازمت کی جائے کسی بھی طرح اس سے نفع حاصل کیا جائے ہر حال میں ناجائز ہے...... اسے بیچ کر، یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا کام ہو۔

(۲) مردار کو فروخت کرنا، اس کا ٹھیکہ لے کر اس سے نفع حاصل کرنا۔

(۳) مردار کے کھال کی تجارت اور ٹھیکہ حرام ہے ہاں اگر اسے دباغت دے دی جائی تو اس صورت میں جائز ہے۔

(۴) مردار کی چربی کی تجارت اور خرید وفروخت کرنا کسی بھی طرح ہو بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

(۵) مال وارثت میں خیانت کرنا، یہ گناہ کبیرہ ہے یہ آج کل اس قدر عام ہو چکا ہے کہ لوگ اس کی بالکل پرواہ ہی نہیں کرتے...... عموماً بھائی آپس میں بٹوارہ کر لیتے ہیں اور بہنوں کیلئے نہ حصہ چھوڑتے ہیں اور نہ دیتے ہیں...... بہن سسرال میں رہتی ہے ان کی زمین سے بھائی بلا رضا مندی کے فائدہ اٹھاتے ہیں جو کہ حرام ہے...... امت مسلمہ کا ایک خاصہ طبقہ باوجود نماز روزے کے پابند ہونے کے اس حرام کے ارتکاب میں گرفتار ہے...... اور ذرہ برابر احساس نہیں ہے...... مال کی یہ حرام شکل امت میں بہت رائج ہے موروثی مال کی خیانت سے بچنا بہت اہم ہے...... موروثی مال کی خیانت سے غربت تنگدستی، اور پریشانی آتی ہے...... اور اس کے علاوہ آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے...... اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو اس کی نحوست سے محفوظ فرمائے۔

### حلال کمائی کرنا فرض کے بعد فرض ہے

**عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة"۔** (مشکوۃ شریف)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فرائض کے بعد حلال کمائی کا حاصل کرنا فرض ہے''۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حلال کمائی، مال کے حاصل کرنے کا حلال ذریعہ جس سے زندگی کی ضروریات، جس سے کھانے، پینے کپڑے، مکان وغیرہ کی ضروریات کے اعتبار سے سہولت ہو اس کا حاصل کرنا فرض ہے، اس پر ثواب ہے، جس طرح اللہ پاک کے دیگر فرائض کے ادا کرنے پر ثواب ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنی ضرویات میں دوسروں کا محتاج نہ ہو...... اسے سوال کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے، اس کے نفس کا جو حق ہے وہ اور اس کے ماتحتوں والدین بیوی بچے وغیرہ کا حق ضائع نہ ہو، اور آخرت کے امور کی ادائیگی میں اسے سہولت حاصل ہو۔

پس اے تاجرو اور مال کمانے والو! تجارت سے یا کسی بھی ذریعہ سے مال بقدر ضرورت حاصل کرنا حکم خداوندی ہے فرائض الٰہیہ میں سے ہے جس کا نفع بندے ہی کو ہے، یہ اطاعت ہے...... اس میں ثواب ہے...... پس حرام اور مشتبہ طریقوں سے تجارت مت کرو، خلاف شرع طریقہ سے مال مت حاصل کرو...... یہ خدا کی نافرمانی ہے...... بجائے اس پر ثواب ملنے کے گناہ اور گرفت ہوگی۔

مال حاصل کرنے والو، کمائی میں دو چیزیں مدنظر رکھنی چاہیے۔

(۱) حلال اور شریعت کے مطابق کمائی کی جائے۔

(۲) کمائی میں اتنی مشغولیت نہ ہو کہ اللہ کے فرائض وعبادات چھوٹ جائیں اپنے وقت پر ادا نہ ہوں...... یا اپنے مالک حقیقی سے غافل ہوجائے، اور مال ہی مقصد ہو کر اول نمبر ہو جائے اور نماز اور اللہ تعالیٰ کی یاد دوسرے نمبر پر ہوجائیں...... اس طرح کہ جب دکانداری سے فرصت ملے گی تو نماز وجماعت کو جائے گے...... ایسا ہرگز نہ ہو، نماز اور جماعت کا وقت آجائے تو کسی کو بٹھا کر یا چھوڑ کر خدا وحدہ کی دربار میں حاضر ہوجائے...... رزاق اور رزق کے اسباب پیدا کرنے والے کے بلاوے پر چلے جاؤ...... اسے خوش کرلو، اسے ناراض نہ کرو...... ایک راستے سے نہیں تو وہ دوسرے راستے سے رزق دے گا۔

### حلال کمائی سے بے پرواہی کرو گے تو حرام میں مبتلا ہوجاؤ گے

**عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم ما من عبد استحیا من الحلال الا ابتلاه الله الحرام"۔** (کنز العمال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ حلال امور سے بچتا ہے (اور اسے اختیار نہیں کرتا) تو اسے اللہ تعالیٰ حرام میں آزمائش کیلئے مبتلا کردیتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ حلال اسباب رزق ہے، مگر اس سے وہ مطمئن نہیں ہوتا اس میں آمدنی کم معلوم ہوتی ہے اس کے بجائے حرام میں مبتلاء ہوتا ہے، ظاہر ہے جب حلال نہیں اختیار کرے گا تو حرام کی جانب جائے گا، مثلاً کھیت ہے دکان ہے اس میں من نہیں لگتا ہے، چوری ڈکیتی میں رشوت خوری میں من لگتا ہے تو اللہ پاک اسی کا اس کو موقعہ دیدیتے ہیں اس طرح وہ سزا کا مستحق ہوجاتا ہے...... لوگو! حلال کمائی سے بے پرواہی مت برتو ورنہ حرام میں گرفتار ہوجاؤ گے۔

# تاجرو! جنت کیسے جاؤ گے؟

7

انتخاب: شفیق الرحمٰن

### حلال کمائی کے ساتھ دو چیزوں پر پابندی کرلو جنت چلے جاؤ

**عن ابی سعید خدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم من اکل طیباً وعمل فی سنةٍ وامن الناس بوائقه، دخل الجنة"۔** (ترمذی شریف، حاکم، جامع صغیر، مشکوۃ شریف)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو حلال و پاک روزی کھائے اور سنتوں پر عمل کرے اور لوگوں کو اذیت اور تکلیف پہنچانے سے بچا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

فائدہ: دیکھئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جنت کے ۳ اعمال بتائے۔

(۱) حلال کمانا۔

(۲) سنت پر عمل۔

(۳) لوگوں کو اپنی تکلیف واذیت سے مامون ومحفوظ رکھنا...... یہ تینوں امہات الاعمال ہیں...... حلال کھانا وہ ہے جو شرع کے موافق حاصل کیا گیا ہو، ناجائز اور حرام کسب کے ذریعہ سے حاصل نہ کیا گیا ہو...... سنت پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام امور میں سنت کا اہتمام کرتا ہو...... ایک دو سنت پر عمل کرنا مراد نہیں...... ہرگز یہ حدیث کا مطلب ہی نہیں ہے کہ ایک موقعہ پر سنت کے مطابق عمل کرلیا ہے اب چاہے سنت پر عمل کرے یا نہ کرے...... تیسری بات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ اس کا کوئی معاملہ اور برتاؤ ایسا نہ ہو جس سے لوگوں کو شکایت واذیت ہو، اگر پڑوسی کمزور ہو یا ملازمت وٗنوکر کمزور ہو اسے تکلیف نہ دیتا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان مبارک پر غور کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان ۳ امور میں جو ترتیب رکھی ہے وہ حکمت سے پر ہے...... اولاً کھانا حلال فرمایا: پھر سنتوں پر عمل کرنا فرمایا: عمل صالح اور سنت کے مطابق زندگی گذارنے میں اکل حلال کو بنیادی دخل ہے، حرام اور مشتبہ کھانے سے عمل صالح کا صدور نہیں ہوتا بلکہ اور گناہ میں تعاون ملتا ہے، اور جسے سنت پر عمل کی توفیق ہوگی وہ خود ظلم اور تکلیف برداشت تو کر لے گا مگر دوسروں کو اس سے محفوظ رکھے گا...... خیال رہے کہ ان تینوں کا جمع ہونا ہر شخص کے حق میں مشکل ہے، سنتوں کا اہتمام آج کل رہن سہن کھانے پینے شادی بیاہ وغیرہ میں کہاں کیا جاتا ہے نماز کی سنتیں تو آسان ہے مگر معاشرتی سنتوں پر عمل بہت مشکل ہے، اس دور میں کھانے پینے اور شادی بیاہ میں سنتوں کا اہتمام بالکل متروک ہے...... شادی کے جھمیلوں اور واہیات رسموں سے پورا معاشرہ بگڑا ہوا ہے...... اسی وجہ سے تو اس کا ثواب یہ ملے گا کہ جنت میں سیدھے داخل ہوگا۔

### عبادت کے ساتھ کمانے والا افضل ہے صرف عبادت کرنے والے سے

**روی ان عیسیٰ علیه السلام رای رجلاً فقال: "ما تصنع قال تعبد قال: من یعولك قال اخی قال اخوك اعبد منك"۔** (شرح احیاء)

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا تو پوچھا، کیا کرتے ہو...... اس نے جواب دیا میں عبادت میں لگا رہتا ہوں...... پوچھا پھر تمہارے کھانے، پینے کا بوجھ کون اٹھاتا ہے اس نے کہا میرا بھائی...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر تمہارا بھائی تم سے زیادہ عبادت گذار ہے۔

فائدہ: دیکھئے اس روایت میں عبادت کے ساتھ دنیا کمانے والے دکان داری کرکے اپنی ضرورت اور دوسرے کی ضرورت پوری کرنے والے صرف عبادت اور ذکر کرنے والے سے افضل اور زائد عبادت گذار بتایا گیا ہے۔

پس اس وجہ سے کہ اس نے دو فریضہ کو جمع کیا، ایک حلال کمائی جو عبادت ہے اور ایک خالص عبادت نماز وروزہ وغیرہ...... اس وجہ سے کہ ایک تو حلال کمائی کا ثواب، پھر بھائی پر صدقہ خیرات کا ثواب پھر عبادت الٰہی روزہ نماز کا ثواب، اس نے ۳ ثواب کو جمع کرلیا۔

اس سے یہ بات بالکل صاف ہے جو لوگ صرف عبادت ذکر وغیرہ یا کسی بھی ایسے دینی کام میں جس میں کسب معاشی نہیں ہے لگے رہتے ہیں اور اپنی دنیاوی ضرورت دوسروں سے متعلق رکھتے ہیں، بہتر اور اچھا کام نہیں، کسب بھی کریں اور دین، عبادت میں بھی لگیں یہ افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆......☆......☆

# اسلام میں وصیت کا قانون

آخری قسط

مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی

### وضاحت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفا کی دعا کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تقریباً پچاس سال تک حیات رہے اور انہوں نے عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ہی کوفہ شہر بسایا تھا جو بعد میں علم وعمل کا گہوارہ بنا۔ آپ ہی کی قیادت میں ایران جیسی سپر پاور کو فتح کیا گیا۔ آپ نے ہی دریا دجلہ میں اپنے گھوڑے ڈال دیے تھے، علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

### ناجائز وصیت

ایک تہائی سے زیادہ جائداد کی وصیت کرنا۔ وارث کے لیے وصیت کرنا۔ اس نوعیت کی وصیت نافذ نہیں ہوگی۔ اولاد یا کسی دوسرے وارث کو اپنی جائداد سے محروم کرنے کے لیے کسی دوسرے شخص یا دینی ادارہ کو وصیت کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کئی لوگ (ایسے بھی ہیں جو) ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں زندگی گزارتے ہیں، پھر جب موت کا وقت آتا ہے تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچادیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہوجاتی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت (سورۃ النساء) پڑھی: جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمہ جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ (وصیت اور قرض کے اقرار کرنے سے) اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ سب کچھ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا، بردبار ہے۔ (ترمذی باب جاء فی الوصیۃ بالثلث)

### وصیت سے متعلق چند مسائل

کوئی بھی شخص اپنی صحت مند زندگی میں کسی بھی اولاد کی تعلیم، اس کے مکان کی تعمیر وغیرہ پر کم یا زیادہ رقم خرچ کرسکتا ہے، اسی طرح عام صحت مند زندگی میں اولاد کے درمیان جائداد کی تقسیم کچھ کم یا زیادہ کے ساتھ کرسکتا ہے، تاہم اس کو چاہیے کہ حتی الامکان اولاد کے مصارف اور جائداد کو دینے میں برابری کرے۔ عام صحت مند زندگی میں وصیت یا وراثت کا قانون نافذ نہیں ہوتا۔ عام صحت مند زندگی میں اولاد ودیگر رشتہ داروں کو دی جانے والی رقم یا جائداد ہبہ کہلاتی ہے۔ غرضیکہ عام صحت مند زندگی میں باپ اپنی اولاد میں سے اگر کسی کو مالی اعتبار سے کمزور محسوس کررہا ہے یا اپنے یتیم پوتا یا پوتی کو اپنی طرف سے مخصوص رقم یا جائداد کا کچھ حصہ دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپ نے صدقہ کردیا تھا، نہ کوئی درہم چھوڑا تھا نہ دینار، نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی اور چیز۔ (بخاری کتاب الوصایا)

غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا، اسی وجہ سے ترکہ کے تعلق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی وصیت موجود نہیں ہے۔

قرض کو وصیت پر مقدم کیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا ہے، (یعنی انسان کے ترکہ میں سے تجہیز وتکفین کے بعد سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کی جائے گی، پھر وصیت نافذ ہوگی) جب کہ تم لوگ قرآن کریم میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ (ترمذی باب ما جاء یبدا بالدین قبل الوصیۃ)

مذکورہ بالا ودیگر احادیث کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ قرض کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہے۔

شرعاً وارث کو وصیت نہیں کی جاسکتی ہے، لیکن اگر کسی شخص نے وارثین میں سے کسی وارث کو وصیت کردی اور تمام ورثاء میت کے انتقال کے بعد اس کی وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے رہے ہیں تو وہ وصیت نافذ ہوجائے گی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کردی اور تمام ورثاء میت کے انتقال کے بعد اس کی وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے رہے ہیں تو وہ وصیت نافذ ہوجائے گی۔

تحریر کردہ وصیت نامہ میں تبدیلی بھی کی جاسکتی ہے، یعنی اگر کسی شخص نے کوئی وصیت تحریر کرکے اپنے پاس رکھ لی، پھر اپنی زندگی میں ہی اس میں تبدیلی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

### ایک اہم نقطہ

جس طرح ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے انتقال کے بعد اس کا مال صحیح طریقہ سے اولاد اور دیگر وارثین تک پہنچ جائے اور اولاد اس کے مال کو صحیح طریقہ سے استعمال کرے اور اس میں مزید اضافہ بھی ہوتا رہے۔ اسی طرح ہمیں اس بات کی بھی فکر وکوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری اولاد کیسے اللہ کے احکام ونبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی گزارے گی؟ تاکہ وہ مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ والی زندگی میں کامیاب ہوسکیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے لیے ان کی وصیت کا ذکر فرمایا ہے:

اور اسی بات کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، اور یعقوب نے بھی (اپنے بیٹوں کو) کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے یہ دین تمہارے لیے منتخب فرمالیا ہے، لہٰذا تمہیں موت بھی آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم مسلم ہو۔ کیا اُس وقت تم خود موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا تھا، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ اُن سب نے کہا تھا کہ ہم اُسی ایک خدا کی عبادت کریں گے، جو آپ کا معبود ہے اور آپ کے باپ دادا ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کا معبود ہے اور ہم صرف اسی کے فرمانبردار ہیں۔ (سورۃ البقرۃ)

### دوسرا اہم نقطہ

جیسا کہ ہم اپنی زندگی کے تجربات سے اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہر شخص اپنی زندگی کے آخری وقت میں بہت اہم اور ضروری بات ہی کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا آخری کلام تھا:

نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو! (ابوداود، مسند احمد)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی:

نماز، نماز۔ اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد)

اس سے ہم نماز کی اہمیت وتاکید کا اندازہ لگاسکتے ہیں کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت نماز کی پابندی کے متعلق کی، لہٰذا ہمیں پوری زندگی نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆......☆......☆

### بقیہ: کلمہ حق

چکا ہے۔ یہاں کے غنائم خلیفہ اور مسلمانوں کے علاوہ خاص تمہارے لیے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی تمہاری قسمت میں لکھ دی ہے، اس پر دونوں جہانوں میں تمہارا ذکر ہوگا۔ یاد رکھو! میں تمہیں جس چیز کی دعوت دیتا ہوں اس پر خود لبیک کہہ رہا ہوں۔ میں میدان جنگ میں اس قوم کے سرکش راڈرک پر خود حملہ آور ہوں گا اور ان شاء اللہ اسے قتل کرڈالوں گا۔ تم سب میرے ساتھ ہی حملہ کردینا۔ اگر اس کی ہلاکت کے بعد میں مارا جاؤں تو تمہیں کسی اور ذی فہم قائد کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر میں اس تک پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جاؤں تو میرے عزم کی پیروی کرتے ہوئے جنگ جاری رکھنا اور سب مل کر اس پر ہلہ بول دینا۔ اس کے قتل کے بعد اس جزیرہ نما کی فتح کا کام پایہ تکمیل کو پہنچانا۔ راڈرک کے بعد اس کی قوم مطیع ہوجائے گی۔

جب دنیا بھر کا میڈیا اور دانشور ہمیں اہل کفر کی دھمکیوں سے مرعوب کرنا چاہیں تو ہمیں بھی چاہیے کہ دل کی گہرائیوں سے صحابہ کرامؓ کا بتایا ہوا وہ وظیفہ کثرت سے پڑھیں، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اس کو پڑھتے ہی آپ کو اپنے دل میں عزم ویقین کے جذبات اٹھتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

اللہ کریم ہم سب کو یقین کی نعمت عطا فرمائے اور ہر قسم کے شرور وآفات سے ہمیں بچائے۔ (آمین ثم آمین)

# رائیونڈ اجتماع کا دوسرا مرحلہ اختتام پذیر، 7 لاکھ افراد کی شرکت

**پنڈال میں جگہ کم پڑ گئی، ہزاروں افراد نے سڑکوں پر دعا مانگی، دین کو اپنے شب و روز میں لانا ہوگا، مقررین کا اجتماع سے خطاب**

رائیونڈ (نیٹ نیوز) تبلیغی جماعت کے عالمی سہ روزہ اجتماع کا دوسرا مرحلہ سسکیوں، آہوں اور دین و ملک کی سلامتی کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ سات لاکھ افراد کی شرکت، پنڈال کو جانے والے تمام راستوں لوگوں سے بھر گئے۔ پنڈال میں جگہ کم پڑ جانے سے ہزاروں افراد نے سڑکوں پر دعا مانگی۔ امیر جماعت حاجی عبدالوہاب طبیعت ناسازی کے باوجود مختصر خطاب کیا اور 20 منٹ کی دعا کروائی۔ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ کلمہ کی دعوت کو عام کرنا ہے اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین اور مخلوق سے کچھ نہ ہونے کا یقین جب ہمارے دلوں میں آجائیگا تو کامیابی و کامرانی کے دروازے کھل جائینگے آج کا مسلمان رب کو چھوڑ کر سبب پر یقین رکھ کر کامیابی تلاش کر رہا ہے لیکن یہ کھلا دھوکہ ہے۔ دھوکے کی زندگی کو حقیقت کی زندگی میں بدلنے کیلئے دین کو اپنے شب و روز میں لانا ہوگا۔ دعوت کا کام اس امت کی ذمہ داری ہے اور بنیادی کام جس کا قرآن حکیم میں حکم ہے کہ تم بہترین امت میں سے ہو تمہیں انسانیت کیلئے نکالا گیا ہے نیکی کا حکم دو برائی سے منع کرو حضور اکرم نے صحابہ اکرام پر محنت کی اور دین کی تبلیغ کیلئے پوری دنیا میں بھیجا اپنی فکری صلاحیتوں کو دین کیلئے بروئے کار لائیں دین اسلام کی سربلندی کیلئے ہر مسلمان اپنا مال جان اور وقت دعوت کے کام میں لگائے۔ ہر مسلمان کو اپنا اخلاق بہتر بنانا ہوگا اپنے کردار کو نمونہ کے طور پر پیش کرنے کیلئے ہمیں آقائے کائنات ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔

## چین میں سموگ سے حادثات میں 9 افراد ہلاک - 43 زخمی

**ٹینکر منی بس سے اترتے ہوئے چار لوگوں پر چڑھ دوڑا، وین کی دو ٹرکوں سے ٹکر ہوگئی**

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین میں فضائی کثافت نے 9 افراد کی جان لے لی۔ ذرائع کے مطابق چین کے دارالحکومت بیجنگ، بڑے کاروباری مرکز شنگھائی اور تیانجن سمیت دوسرے شہروں میں شدید سموگ نے معاملات زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے، ایکسپریس وے پر سموگ کی وجہ سے تمام تر حفاظتی اور احتیاطی اقدامات کے باوجود ٹریفک حادثات میں 9 افراد ہلاک اور 43 زخمی ہو گئے۔ پڑونگ نیو ایریا کی ایکسپریس وے پر سب سے زیادہ حادثات ہوئے، ایک حادثہ میں ایک ٹینکر ایک منی بس سے اترتے ہوئے چار لوگوں پر چڑھ دوڑا اور 2 افراد موقع پر ہلاک ہو گئے، ایک وین کی دو ٹرکوں سے ٹکر میں 5 افراد مارے گئے دو افراد نے دوسرے حادثے میں ہسپتال جاکر دم توڑا۔ شنگھائی میں شدید سموگ کی وجہ سے 200 میٹر سے آگے نظر نہیں آ رہا۔ چینی پولیس اور میڈیا کے مطابق سموگ سے متعلقہ حادثات کی وجہ سے پڈونگ، مزاؤ اور ھیگ تنگ میں 43 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

# کانگو میں بھارتی فوجیوں پر حملہ ایک ہلاک 32 زخمی

**5 کی حالت نازک، مقامی افراد کو اقوام متحدہ امن دستے سے شکایات، مظاہرین پر تشدد اور آنسو گیس شیلنگ سے صورتحال مزید خراب**

کنساشا (نیٹ نیوز) کانگو میں اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل بھارتی اہلکاروں پر حملے کے نتیجے میں ایک بھارتی فوجی ہلاک اور 32 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق کانگو میں اقوام متحدہ مشن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ بم حملہ مغربی گوما میں اس وقت ہوا، جب اقوام متحدہ امن مشن کے بھارتی اہلکار گاڑی میں سفر کر رہے تھے کہ ان کی گاڑی کو بم حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ایک بھارتی اہلکار ہلاک، جب کہ 32 زخمی ہوگئے، جنہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کردیا گیا۔ اس کے علاوہ 5 بھارتی فوجیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حملے کے بعد مشتعل مظاہرین نے سڑکوں پر مظاہرہ بھی کیا، جن کا کہنا تھا کہ یہ حملہ امن فوج کی جانب سے مقامی افراد کے ساتھ غیر ذمہ دارانہ رویوں کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اس موقع پر کانگو پولیس کی جانب سے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس کی شیلنگ بھی کی گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق مظاہرین پر تشدد اور آنسو گیس کی اندھا دھند شیلنگ سے صورتحال مزید خراب ہوگئی۔ اس موقع پر بعض مظاہرین نے اقوام متحدہ کے امن دستوں کی کارروائیوں کی شکایات بھی کیں۔ دریں اثنا ماہرین کے مطابق بھارتی فوجی قافلے پر حملے کیلئے امپرووائزڈ ایکسپلوسیو ڈیوائس (آئی ای ڈی) استعمال کی گئی۔



## ٹرمپ کے انتخاب پر امریکا میں ہنگامے پھوٹ پڑے

**نیویارک سمیت درجنوں شہروں میں پولیس سے جھڑپیں، سان فرانسسکو میں گاڑی جلادی**

واشنگٹن (نیٹ نیوز) نسل پرست اور انتہا پسند ری پبلکن امیدوار کی جیت نے امریکیوں کو تقسیم کر دیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کیخلاف احتجاج کے دوران امریکہ بھر میں ہنگامے پھوٹ پڑے ہیں، فنکاروں، طلبہ سمیت ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ نیویارک سمیت درجنوں شہروں میں پولیس سے جھڑپوں اور فائرنگ واقعات میں 3 اہلکاروں سمیت 8 افراد زخمی ہو گئے جن میں ایک کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ مشتعل مظاہرین نے لاس اینجلس میں سٹی ہال اور سان فرانسسکو میں گاڑی جلادی۔ دیگر شہروں میں بھی ٹرمپ کے پتلے نذر آتش کئے گئے۔ پورٹ لینڈ، اوکلوہاما، کیلی فورنیا سمیت کئی شہروں میں امریکی پرچم جلائے گئے، بعض مقامات پر پرچم کو روندا گیا۔ مظاہرین نے دیواروں پر نعرے تحریر کئے ہیں کہ ہمیں نسل پرست صدر کے ساتھ امریکہ قبول نہیں، دیواروں پر نعرے تحریر کئے گئے ہیں کہ ٹرمپ کو قتل کرکے ملک بچاؤ۔ تفصیلات کے مطابق ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکا بھر میں ہنگامے پھوٹ پڑے ہیں۔ کئی شہروں میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ وائٹ ہاؤس کے سامنے جشن منانے والے اور مظاہرین آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ پولیس والوں نے بیچ بچاؤ کرا لیا۔

### امریکی انتخابات میں بھی اسلحہ چل گیا، دو افراد ہلاک

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکہ میں صدارتی انتخابات کے دوران اسلحہ چل گیا جس سے 2 افراد ہلاک اور 2 خواتین زخمی ہوگئیں۔ فائرنگ کا واقعہ کیلی فورنیا کے پولنگ اسٹیشن میں پیش آیا جس کے بعد ووٹنگ کا عمل بھی متاثر ہوا۔ تفصیلات کے مطابق کیلی فورنیا کیشمر ازوسا میں ووٹنگ کے دوران فائرنگ کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک اور 2 خواتین زخمی ہوگئیں۔ فائرنگ واقعے کے بعد سکیورٹی اہلکاروں نے علاقے کو گھیر لیا اور دو طرفہ فائرنگ کا تبادلہ ہوا اور پولیس پر بھی فائرنگ کی گئی۔

### ٹرمپ کی جیت پر امریکی مسلم خواتین حجاب پر تذبذب کا شکار

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکہ میں مسلم خواتین نے اعتراف کیا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی کامیابی کے بعد وہ حجاب پہننے کے خیال سے بہت زیادہ خوفزدہ ہیں۔ امریکہ کے نو منتخب صدر ماضی میں مسلمانوں کے بارے میں سخت بیانات دے چکے ہیں، جس سے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز جرائم میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ مسلم خواتین نے کہا ہے کہ وہ حجاب پہن کر باہر جانے کے خیال سے بھی خوفزدہ ہیں، حالانکہ امریکی آئین کی دوسری ترمیم کے تحت کوئی ایسا قانون کسی مذہب کے خلاف نہیں بنایا جاسکتا، جو مذہبی روایات کی روک تھام کرتا ہو۔

## چین نے دفاعی ٹیکنالوجی میں بھارت اور روس کو پھر شکست دیدی

**بحری جہاز شکن کروز میزائل متعارف کرادیا-CM302 آواز سے زیادہ تیز رفتار ہے**

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین نے سی ایم 302 کے نام سے ایک ایسا نیا بحری جہاز شکن کروز میزائل فروخت کیلئے پیش کردیا ہے، جو آواز سے زیادہ (سپرسانک) رفتار پر سفر کرسکتا ہے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ بھارت اور روس کے مشترکہ براہموس کروز میزائل کا جواب ہے۔ سی ایم 302 کسی بھی دور دراز ہدف کو درست نشانہ بنا سکتا ہے اور سمت بندی و رہنمائی (نیوی گیشن اینڈ گائیڈنس) کے جدید کمپیوٹرائزڈ آلات سے لیس ہونے کے باعث اڑتا ہوا سپر کمپیوٹر بھی قرار دیا جاتا ہے۔ دفاعی ویب سائٹ آئی ایچ ایس جینز نے سی ایم 302 کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ چین کے ہی سپرسانک کروز میزائل YJ-12 سے بڑی مشابہت رکھتا ہے۔ ایکسپورٹ ورژن ہونے کی وجہ سے سی ایم 302 کی انتہائی حد 290 کلومیٹر تک ضرور محدود کردی گئی ہے، لیکن پھر بھی اپنی سپرسانک رفتار کے سبب یہ کئی ممالک کیلئے براہموس کا ایک بہتر اور کم خرچ متبادل ثابت ہوسکتا ہے۔

کابل میں مجاہدین کے حملے میں تباہ ہونے والی اتحادی فورسز کی گاڑی

# یمن: اتحادی طیاروں کی بمباری سے 12 حوثی باغی ہلاک

**حوثیوں کا سعودی عرب پر میزائلوں سے حملہ ناکام، اتحادی طیاروں نے 5 بیلسٹک میزائل بھی تباہ کر دیئے، جھڑپیں جاری**

صنعاء، مسقط (نیٹ نیوز) یمن میں اتحادی طیاروں کی بمباری سے 12 حوثی باغی ہلاک ہوگئے جبکہ سعودی اتحاد نے حوثی باغیوں کی جانب سے کیا گیا میزائلوں سے حملہ ناکام بنا دیا۔ حوثیوں نے 5 بیلسٹک میزائل داغے، جنہیں اتحادی طیاروں نے ناکارہ بنادیا۔ دوسری جانب صوبے الجوف کے ضلع المتاکل میں صدر منصور ہادی کی فورسز اور حوثیوں کے درمیان دوبارہ لڑائی چھڑ گئی، جب کہ اتحادی طیاروں نے علاقے پر بمباری بھی کی، جس سے 12 افراد ہلاک ہو گئے۔ یمنی صوبوں حجہ، تعز اور شبوہ اور صنعاء کے شمال مشرق میں واقع علاقے نہم سے متحارب فریقوں کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ حوثیوں کا ایک وفد محمد عبدالسلام کی سربراہی میں مسقط پہنچ گیا ہے۔ قبل ازیں حوثی وفد نے صنعا میں اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے یمن اسماعیل ولد شیخ احمد سے ملاقات کی تھی۔ عبدالسلام نے عالمی ایلچی کو ان کے مجوزہ امن منصوبے کے بارے میں اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کیا ہے اور اس کو یمن میں امن اور استحکام کیلئے تعمیری قرار دیا۔ اسماعیل شیخ نے یمن میں ایران نواز حوثیوں اور صدر منصور ہادی کی وفادار فورسز کے درمیان لڑائی کے خاتمے کیلئے ایک منصوبہ پیش کیا۔

عراق کے شہر تکریت میں بم دھماکے سے پھیلنے والی تباہی کا منظر

## 30 لاکھ غیر ملکیوں کی فوری امریکہ بدری کا ٹرمپ اعلان

**مہاجرین کو ملک سے نکالا یا قید کرلیا جائیگا، میکسیکو سے متصل سرحد پر دیوار تعمیر کروائینگے**

واشنگٹن (نیٹ نیوز) نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غیر ملکیوں کو امریکا سے نکل جانے پر زور دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ صدارتی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی وہ 30 لاکھ مہاجرین کو ملک بدر کردیں گے یا پھر انہیں قید کرلیا جائے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی ٹی وی کو انٹرویو میں کہا کہ یہ کارروائی ایسے افراد کیخلاف عمل میں لائی جائے گی جو مجرم ہیں اور جن کے جرائم کا ریکارڈ موجود ہے یہ افراد تقریباً 20 لاکھ اور شاید 30 لاکھ بھی ہوسکتے ہیں۔ اپنے انٹرویو میں ڈونلڈ ٹرمپ نے سرحد پر دیوار کی تعمیر سے متعلق بھی بات کی اور انتخابی مہم کے دوران کیے اپنے ایک اور وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ وہ میکسیکو کے ساتھ متصل سرحد پر دیوار تعمیر کروائیں گے۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ میں اس وقت تقریباً 1 کروڑ 10 لاکھ غیر رجسٹرڈ تارکین وطن موجود ہیں جن میں سے زیادہ تر میکسیکو سے آئے ہیں۔

### پیرو: مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں، متعدد افراد زخمی

پیرو (نیٹ نیوز) پیرو میں بل فائٹنگ کے خلاف ہونے والا احتجاج پرتشدد مظاہرے میں بدل گیا، پولیس اور مظاہرین میں جھڑپوں سے متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ پیرو کے دارالحکومت لیما میں جانوروں کے حقوق کے لیے کام کرنے والے سیکڑوں کارکنوں نے بل فائٹنگ کے خلاف احتجاج کیا۔ اس دوران پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں بھی ہوئیں۔ پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس کا استعمال کیا۔ واقعے میں متعدد مظاہرین زخمی ہوگئے۔

## جنوبی کورین صدر کیخلاف لاکھوں افراد کا مظاہرہ، استعفے کا مطالبہ

**سہیلی کو سیکورٹی کلیئرنس نہ ملنے پر پاک گن ہے نے حساس دستاویزات افشا کردی تھیں**

سیول (نیٹ نیوز) جنوبی کوریا کی صدر پاک گن ہے کیلی کی وجہ سے پھنس گئیں۔ پاک گن ہے کی جانب سے اپنی کیلی کو سیکورٹی کلیئرنس نہ ہونے کے باوجود حکومتی دستاویزات دیکھنے کی اجازت دینے کے خلاف دارالحکومت سیول میں لاکھوں مظاہرین ان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اسکینڈل کے باعث صدر پاک کی مقبولیت میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ مظاہرے میں 10 لاکھ افراد شامل ہیں۔ صدر کی کیلی چوئی سون سل دھوکہ دہی اور طاقت کے ناجائز استعمال کے الزامات میں زیر حراست ہیں۔ ان پر جنوبی کورین کمپنیوں سے بھی بھاری رقم بٹورنے کے الزامات ہیں، انہیں پچھلے ہفتے گرفتار کیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق صدر کو اس وقت مجرمانہ مقدمات کا سامنا نہیں ہے، لیکن ان کے قریبی افراد سے تحقیقات کی جارہی ہیں۔

## نیوزی لینڈ میں زلزلہ، 2 ہلاک، سونامی کی لہریں جنوبی جزیرے سے جاٹکرائیں

**شدت 7.8 تھی، آفٹر شاکس کا سلسلہ جاری، ساحل کے قریب رہنے والے لوگوں کی نقل مکانی**

ولنگٹن (نیٹ نیوز) نیوزی لینڈ میں شدید زلزلے سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، 2 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ سونامی کی لہریں جنوبی جزیرے سے جا ٹکرائیں، نیوزی لینڈ میں زلزلے کے بعد کم شدت کا سونامی ٹکرا گیا، جس کے باعث شمالی جزیرے کے شمالی رہائشیوں کو محفوظ مقام پر منتقل کردیا گیا ہے۔ اس سے قبل آنے والے 7.8 شدت کے زلزلے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق زلزلے کے بعد دارالحکومت ولنگٹن سمیت نیلسن اور کرائسٹ چرچ میں کئی گھنٹوں تک آفٹرشاکس بھی محسوس کئے گئے۔ مطابق زلزلہ پیما مرکز کا کہنا ہے کہ زلزلے کی شدت 7.4 تھی اور اس کی گہرائی 10 کلومیٹر تھی۔ ادھر امریکی جیولوجیکل سروے کی تازہ رپورٹ کے مطابق زلزلے کے جھٹکے 7.8 شدت کے تھے۔ زلزلے کے جھٹکوں کے باعث لوگ خوفزدہ ہوکر اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ زلزلے کے بعد نیوزی لینڈ کے محکمہ شہری دفاع کا کہنا تھا کہ سونامی شمالی جزیرے کی مشرقی پٹی سے ٹکرا گیا ہے، جس سے بچنے کیلئے عوام فوری طور پر محفوظ مقامات کی جانب منتقل ہو جائیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ سونامی کی پہلی لہر زیادہ خطرناک نہیں تھی۔

# ترک فوج میں 93 برس بعد حجاب پہننے، داڑھی رکھنے کی اجازت

**سیکولر آئین کے تحت پابندی عائد تھی، تمام سول اہلکار اسلامی لباس پہن سکیں گے، گرمیوں میں ٹائی نہ پہننے کی بھی چھوٹ دیدی**

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں 93 سال بعد فوج میں خدمات انجام دینے والی خواتین کو حجاب پہننے اور مردوں کو داڑھی رکھنے کی اجازت دیدی گئی۔ سیکولر آئین کے تحت 1923 میں حجاب کرنے اور داڑھی رکھنے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ سرکاری گزٹ میں جاری حکم کے مطابق ترک سیکولر آئین کے تحت فوج میں خواتین اہلکاروں پر ڈیوٹی کے دوران حجاب کرنے اور مرد اہلکاروں پر داڑھی رکھنے کی پابندی کو حکومت نے ہٹاتے ہوئے تمام سویلین مرد و خواتین اہلکاروں کو اسلامی عقائد کے مطابق حجاب کرنے اور داڑھی رکھنے کی اجازت دی ہے۔ ترک حکومت نے سرکاری اعلامیے میں ترک آرمی کے تمام سول اہلکاروں کو اسلامی عقائد کے مطابق لباس پہننے کی اجازت دے دی، جس کے مطابق ترک فوج کی سول خواتین اہلکار دوران ڈیوٹی پردے کیلئے حجاب کا استعمال کرسکتی ہیں۔ ترک حکومت نے سول ملٹری، جنرل کمانڈ اور کوسٹ گارڈ کمانڈ میں نوکری کرنے والی خواتین کو اپنی مرضی کے مطابق پردہ کرنے کی اجازت دیتے ہوئے حجاب پر عائد پابندی ہٹادی۔ مراسلے میں مرد سول فوجی اہلکاروں کو بھی داڑھی رکھنے کی اجازت دینے سمیت موسم گرما میں ٹائی نہ پہننے کی چھوٹ دے دی گئی، اس سے قبل مرد سویلین اہلکاروں کو داڑھی رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ ترک حکومت نے رواں سال 27 اگست کو خواتین پولیس اہلکاروں کو دوران ڈیوٹی حجاب کرنے کی بھی اجازت دی تھی ترکی میں سیکولر آئین کے تحت 1923 میں حجاب کرنے اور داڑھی رکھنے پر پابندی عائد کی گئی تھی، تاہم ترکی کی حالیہ حکمران جماعت اے کے پارٹی نے وقفے وقفے سے ختم کر کے لوگوں کو اپنے ذاتی اور اسلامی عقائد کے مطابق حجاب کرنے، داڑھی رکھنے اور لباس پہننے کی اجازت دی ہے۔

## بھارتی فوج کشمیریوں کو ہجرت پر مجبور کررہی ہے، شبیر شاہ

سرینگر (نیٹ نیوز) حریت رہنما شبیر شاہ نے کہا ہے کہ جموں ضلع میں 1960 میں مسلمانوں کی کل آبادی 60 فیصد تھی لیکن 1961 میں یہ صرف دس فیصد رہ گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دہلی سے لیکر مقبوضہ ریاست تک برسر اقتدار آر ایس ایس اور اس کی ہم فکر متعصب قوتیں آج بھی جموں کے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر ہجرت کرنے پر مجبور کررہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر میں ہونے والی بھارتی بربریت دنیا دیکھ رہی ہے لیکن انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چھ نومبر سیاہ ترین دن ہے جس دن بھارت نے جموں کے مسلمانوں کے ساتھ دھوکا کرتے ہوئے انہیں پاکستان کے نام پر جمع کیا گیا اور ان کا اجتماعی قتل عام کیا گیا۔

# نائیجیریا میں مسلح افراد کا سونے کی کان پر حملہ 36 افراد ہلاک

**فائرنگ کا واقعہ شمالی علاقے زمفرا میں پیش آیا، متعدد افراد زخمی بھی ہوئے، 20 افراد تا حال لاپتہ ہیں، حملے کے محرکات واضح نہیں ہوسکے**

ابوجا (نیٹ نیوز) نائیجیریا کے شمال مغربی علاقے میں مسلح افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں سونے کی کان پر کام کرنے والے 36 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جبکہ 20 افراد لاپتہ ہونے کی بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق غیر ملکی خبر رساں ادارے کا کہنا ہے کہ شمالی علاقے میں مسلح افراد نے سونے کی کان پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں 36 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جبکہ 20 افراد تا حال لاپتہ ہیں۔ شمالی علاقے زمفرا میں اس حملے کے محرکات واضح نہیں ہوسکے ہیں۔ تاہم زمفرا کے گورنر نے حملے کو دہشت گردی قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سونے کی کان پر حملہ دہشت گردی ہے۔

## ہفتۂ کشمیر

☆9 نومبر مقبوضہ کشمیر میں 68 فیصد سے زائد کشمیری ملازمت کا 400 بصارت سے محروم ہوچکے ☆10 نومبر مقبوضہ کشمیر میں ایک اور نوجوان بھارتی درندگی کا شکار، یاسین ملک پھر گرفتار ☆11 نومبر نہتے کشمیریوں کیلئے ممنوع ہتھیار "لارڈ" کی منظوری، بجلی جھٹکے سے حرکت قلب بند ہوسکتی ہے ☆12 نومبر بھارتی فائرنگ سے بارہمولہ میں 2 کشمیری شہید ☆13 نومبر نئے ہتھیاروں کا منصوبہ، بکتر بند، تیز آواز والے ہتھیار، الیکٹرو میگنٹ لاٹھیوں کی فہرست تیار ☆14 نومبر کشمیری جدوجہد دنیا کا دوسرا بڑا احتجاج بن گیا کرفیو کے چار ماہ مکمل، ایک شہید ☆15 نومبر تحریک آزادی کے دوران کشمیریوں کی قربانیوں نے 8 لاکھ بھارتی فوج کے اوسان خطا کردیے ہیں، حریت قیادت۔

## ہفتۂ فلسطین

☆9 نومبر چاقو حملے کے الزام میں فلسطینی بچے کو 12 برس قید کی سزا ☆10 نومبر فلسطینیوں پر بدترین صیہونی ریاستی جبر، متعدد مکانات مسمار کرادیے ☆11 نومبر اسرائیلی فوج ٹیکوں پر جدید حفاظتی آلات نصب کرنے میں سرگرم ☆12 نومبر مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہر نابلس میں مشکوک بم پھٹنے سے فلسطینی شہری شدید زخمی ☆13 نومبر توسیع پسندی پر امریکی دباؤ اب ختم ہوچکا: اسرائیلی عہدیدار، القدس میں ہزاروں گھر تعمیر کرنے کا اسرائیلی منصوبہ ☆14 نومبر نام نہاد سکیورٹی وجوہات کی آڑ میں سفری پابندیاں برقرار، 26 فلسطینیوں کو بیرون ملک سفر سے روک دیا گیا ☆15 نومبر اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر پر پابندی، اسرائیلی منصوبے سے مذہبی جنگ کا خطرہ۔

## ہفتۂ عراق و شام

☆9 نومبر شام میں روسی فورسز کی حلب پر بمباری، 7 بچے اور 2 خواتین شہید ☆10 نومبر موصل میں داخلے کا عراقی فورسز کے لئے ڈراؤنا خواب بن گیا ☆11 نومبر موصل سے 295 عراقی فورسز کے اہلکاروں کے اغواء کا انکشاف، مضافاتی علاقے سے اجتماعی قبر دریافت ☆12 نومبر کرکوک میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے پولیس کی گاڑی کو جزوی نقصان، 3 اہلکار زخمی ☆13 نومبر شام میں امریکی اتحادیوں کی رقہ میں بمباری سے متعدد افراد شہید، درجنوں زخمی ☆14 نومبر 6 خودکش بمباروں کی کربلا میں داخلے کی کوشش، ایک نے گھر میں دھماکہ کردیا ☆15 نومبر عراق میں خودکش حملے میں 15 افراد ہلاک۔

## ہفتۂ افغانستان

☆9 نومبر میدان اور پکتیا میں کاروان وہیں پر حملے، 22 ہلاک، 9 زخمی، دو ٹینک تباہ ☆10 نومبر کابل میں قندوز پر امریکی حملے کے خلاف امریکہ مخالف مظاہرہ ☆11 نومبر کابل، انٹیلی جنس سروس اہلکاروں کی گاڑی دھماکے سے تباہ، چار ہلاک ☆12 نومبر بگرام اڈے میں گھس کر فدائی حملہ، 14 امریکی واصل جہنم، گاڑی مکمل تباہ ☆13 نومبر مزار شریف میں جرمن قونصل خانے پر حملے میں چار ہلاک، 128 زخمی ہوگئے ☆14 نومبر زابل میں فوجی قافلے پر حملہ، ایک ٹینک، دو گاڑیاں تباہ، کمانڈر سمیت 11 اہلکار قتل، درجنوں زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ☆15 نومبر مجاہدین نے غور میں فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا، عملہ سمیت متعدد ہلاک۔

بقیہ 1

کے ساتھ مختلف کام سرانجام دے رہا تھا، اعتماد حاصل کرنے کے بعد بارود سے بھری گاڑی بیس کے اندر لے جانے میں کامیاب ہوگیا۔ مزار شریف میں حملہ آور نے ... [illegible]

بقیہ 13 ... بقیہ 17 ... [illegible]

## افاداتِ اکابر

### دینِ اسلام سے مسلمانوں کی روگردانی

حق تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں میں جو اس دنیا کو عطا کی گئی ہیں "صرف" "دینِ اسلام" "نعمتِ عظمیٰ" ہے، اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبها الصلوات والتحیات والتسلیمات کو اس نعمت سے سرفراز فرمایا گیا ہے، جس طرح حضرت رسول اللہ ﷺ کو "ختمِ نبوت" اور سیادت انبیاء اور رسل کی نعمت کبریٰ سے مشرف کیا گیا اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں اعلیٰ ترین منصب پر فائز کیا گیا اسی طرح کتب الٰہیہ میں "قرآن حکیم" اعلیٰ ترین کتاب ان پر نازل فرمائی گئی اور ظاہر ہے، جس امت میں خاتم الانبیاء ﷺ جیسے رسول ہوں اور قرآن حکیم جیسی کتاب موجود ہو اور ان دونوں سرچشموں سے جس دین کا خمیر تیار ہوا ہو وہ دین بھی اعلیٰ ترین دین ہوگا تو ہر حیثیت سے "دینِ اسلام" اعلیٰ ترین ہوا اور اس امت کے ذریعہ تمام کائنات کو یہ اعلیٰ ترین نعمت دی گئی ہے اور اسی لیے وحی آسمانی الٰہی ابدی میں یہ اعلان کیا گیا ہے:

میں نے آج کے دن تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنا احسان بھی پورا کر دیا ہے اور صرف اسلام کو تمہارے لیے دین پسند کیا ہے۔ (مائدہ)

اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا گیا: اور جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر اور کوئی دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ و برباد ہوگا۔ (آل عمران)

حضرت رسالت مآب ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا: اگر حضرت موسیٰ (جیسے اولوالعزم پیغمبر) بھی زندہ ہوتے تو میری ہی اتباع کرتے اور اس کے سوا چارہ کار نہ ہوتا۔

(بصائر و عبر: ص ۸۲)

## معارفِ جہاد

### نامکمل دین

اسلام تو بغیر جہاد کے اسی طرح نامکمل ہے، جس طرح امریکہ اپنی فوجوں اور عسکری طاقت کے بغیر اور وہ دین ہی کیا جسمیں اپنے دفاع کی طاقت نہ ہو اور جسمیں اپنے صالح مشن کے راستے میں آنیوالی رکاوٹوں کو اکھاڑ پھینکنے کی صلاحیت نہ ہو۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۱۱۴)

### نیا دین لے کر کھڑا ہونا

موجودہ دور میں الحاد پھیلنے کی ایک عام وجہ مسلمانوں کی دین سے جہالت ہے ـــ چنانچہ جو شخص بھی اسلاف کو گالیاں دے کر کوئی نیا دین لے کر کھڑا ہوتا ہے چند لوگ اسکی حمایت میں دستیاب ہو جاتے ہیں ـــ اور وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے وہ اسلاف جنہوں نے دین کی خاطر بے حد قربانیاں دیں اور دنیا پر اسلام کے سکے کو جاری کیا اور جنہوں نے نہایت محنت سے قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کی، جب وہ دین کو نہیں سمجھے تو غلامی کے اس دور میں انگریز کی تعلیم گاہوں سے فارغ ہونیوالے ان ڈاکٹروں اور پروفیسروں نے کہاں سے دین کو سمجھ لیا؟ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۱۱۹)

## عہدِ زریں

### جامع مسجد قباء کی نئی تعمیر

تحریر: عثمان بن مغل

اسلام میں سب سے پہلے جس مسجد کی بنیاد رکھی گئی وہ مسجد قباء ہے، رسول اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی بنیاد رکھی جس وقت آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے آرہے تھے۔

مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد بھی رسول اکرم ﷺ وقتاً فوقتاً اس مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اس مسجد میں نماز کی ادائیگی کو عمرہ کے برابر قرار دیا۔

چنانچہ اس مسجد کی تعمیر اول کے بعد پہلی جدید تعمیر کا اعزاز حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ ذیل میں جامع مسجد قباء کے تین مناظر پیش خدمت ہیں:

۱) عہد خلافت عثمانیہ ترکیہ کا نقشہ

۲) حالیہ جامع مسجد قباء کا بیرونی منظر

۳) حالیہ جامع مسجد قباء کا اندرونی منظر

## تابندہ ستارے

58

### سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

#### صلیبی طالع آزماؤں کا تعاقب

اسی اثناء میں سلطان کو اطلاع ملی کہ ایک صلیبی فوج دو عیسائی سرداروں ابن ہمفری اور فلپ کی سرکردگی میں اسلامی مقبوضات کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔ سلطان نے فوراً صلیبی طالع آزماؤں کا رُخ کیا لیکن ان کا تعاقب کرتا ہوا عشرہ کے مقام تک پہنچ گیا اور ماہِ رمضان ۵۶۵ھ وہیں گزارا۔ جب دیکھا کہ عیسائی کان تک نہیں ہلاتے تو نہایت وقار اور اطمینان کے ساتھ دمشق کو مراجعت کی۔

#### ہولناک زلزلہ

بارہ شوال ۵۶۵ھ کو شام، عراق، مصر، جزیرہ، یروشلم اور انطاکیہ وغیرہ میں ہولناک زلزلہ آیا جس سے سخت جانی و مالی نقصان ہوا۔ حمص، حماۃ، بعلبک، شیزر، بحرین وغیرہ کئی شہروں کی فصیلیں منہدم ہوگئیں۔ اس زلزلہ سے مسلمان اور عیسائی دونوں سخت متاثر ہوئے اور ایک مدت تک ان کی توجہ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہونے کے بجائے گرے ہوئے مکانوں اور شہر پناہوں کو دوبارہ بنوانے یا مرمت کرانے کی طرف رہی۔ سلطان نور الدین نے حسب سابق مصیبت زدگان کی امداد کے لیے دن رات ایک کر دیئے اور جب تک سب لوگ دوبارہ آباد نہ ہو گئے اس نے اطمینان کا سانس نہ لیا۔

#### قضیۂ موصل

۵۶۵ھ میں سلطان نور الدین کے بھائی قطب الدین مودود والی موصل نے وفات پائی۔ وزیر فخر الدین عبدالمسیح نے مرحوم قطب الدین کی بیوی خاتون بنت حسام الدین تمر تاش سے سازش کر کے اس کے چھوٹے بیٹے سیف الدین غازی کو برائے نام ولایت موصل پر فائز کر دیا اور خود کاروبار حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ قاضی بہاؤ الدین ابن شداد کا بیان ہے کہ "فخر الدین عبدالمسیح نصرانی تھا اور مسلمان رعایا سے اچھا سلوک نہیں کرتا تھا" قطب الدین مودود کا بڑا لڑکا عماد الدین باپ کے انتقال کے وقت موصل سے باہر تھا، وہ سیدھا اپنے چچا نور الدین کے پاس چلا گیا اور موصل میں قطب الدین کی وفات کے بعد جو واقعات پیش آئے تھے، ان سے سلطان کو آگاہ کیا اور فخر الدین عبدالمسیح کے رویہ کی سخت شکایت کی۔ سلطان کو فخر الدین کی مسلم آزاری کی اطلاعات پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔ عماد الدین کا بیان سن کر اس کی آتش غضب بھڑک اٹھی اور وہ ایک مختصر فوج کے ساتھ موصل کی طرف چل پڑا۔ یکم محرم ۵۶۶ھ کو اس نے قلعہ جعبر کی طرف سے دریائے فرات کو عبور کیا اور رقہ کی طرف بڑھا۔ رقہ کے حاکم نے (جس کو فخر الدین عبدالمسیح نے مقرر کیا تھا) پہلے تو سلطان کی مزاحمت کا ارادہ کیا لیکن جب سلطان نے اس کو اس حرکت کے نتائج و عواقب سے خبردار کیا تو اس نے سلطان کی اطاعت قبول کر لی۔ سلطان نے رقہ کے مالی اور فوجی محکموں کی جانچ پڑتال کی اور پھر خابور سے ہوتا نصیبین جا پہنچا۔ یہاں اس کے ساتھ امیر نور الدین محمد بن قرا ارسلان والی حصن دیار بکر بھی اپنی فوج کے ساتھ آملا۔ سلطان نصیبین سے کوچ کر کے سنجار پہنچا اور اس کا بڑی سختی سے محاصرہ کر لیا۔ سنجار حکومت موصل کا فوجی مرکز تھا اور یہاں موصل کی بہت بڑی فوج رہتی تھی۔ سلطان نے شہر کے چاروں طرف منجنیقیں نصب کرا دیں اور محصورین پر شدید دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ اسی اثناء میں اس کے پاس موصلی امراء کے خطوط پے در پے پہنچے جن میں انہوں نے درخواست کی تھی کہ وہ سنجار سے اعراض کر کے موصل پر حملہ کرے۔ اس مہم میں وہ دل و جان سے اس کا ساتھ دیں گے لیکن سلطان نے سنجار کا محاصرہ اٹھانا پسند نہ کیا، یہاں تک کہ اہل سنجار نے حوصلہ ہار کر اس کی اطاعت قبول کر لی۔ سلطان نے سنجار کی حکومت عماد الدین کے سپرد کی اور خود دریائے دجلہ کو عبور کر کے موصل کے مشرق میں حصن نینویٰ میں جا اُترا۔ اہل موصل فخر الدین عبدالمسیح کے ظلم و تعدی سے سخت تنگ آچکے تھے۔ انہوں نے در پردہ سلطان کو پیغام بھیجا کہ آپ موصل پر باہر سے حملہ کریں ہم اندر سے فخر الدین عبدالمسیح کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

فخر الدین عبدالمسیح اہل موصل کے دلی رجحان کو بھانپ گیا۔ اس نے اپنی خیریت اسی میں سمجھی کہ سلطان کی اطاعت قبول کر لے۔ چنانچہ اس نے ایک خاص ایلچی کے ذریعہ سلطان کی خدمت میں ایک عرضداشت روانہ کی جس میں تحریر کیا کہ میں آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اور آپ کے مقابلہ پر آنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ آپ بخوشی موصل میں تشریف لائیں، اس غلام کی محض اتنی التجا ہے کہ کچھ جاگیر مرحمت ہو جائے تاکہ اس کی زندگی کے باقی دن امن و سکون کے ساتھ کٹ جائیں۔

سلطان نے اس کی درخواست قبول کر لی لیکن اس کے ساتھ یہ شرط لگائی کہ اس کو موصل کے بجائے شام میں رہنا پڑے گا۔ فخر الدین عبدالمسیح نے اسی کو غنیمت سمجھا اور موصل کے دروازے کھول دیے۔ سلطان ۱۳ جمادی الاولیٰ ۵۶۶ھ کو موصل میں داخل ہوا۔ سیف الدین نے بڑے عجز اور احترام کے ساتھ چچا کی قدم بوسی کی۔ سلطان نے اس کو گلے لگا لیا، اس کے مرحوم باپ (اپنے بھائی) کی تعریف کی اور پھر اپنی طرف سے اس کو حکومت موصل پر فائز کر دیا۔ البتہ قلعہ موصل کی امارت پر اس نے اپنے خادم سعد الدین گمشتگین کو مقرر کیا اور قطب الدین مودود کی جائیداد کو احکام شرع کے مطابق اس کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

## خواتینِ اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عورت سے چار چیزیں دیکھ کر نکاح کیا جاتا ہے: (۱) اس کے مال کی وجہ سے (۲) اس کی حیثیت کی وجہ سے (۳) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے (۴) اس کی دینداری کی وجہ سے۔

پس اے مخاطب تو دین دار عورت کو اپنے نکاح میں لاکر کامیاب ہو جا تیرا بھلا ہو۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

### نیک عورت دنیا کی بہترین شے ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پوری دنیا نفع حاصل کرنے کی چیز ہے اور دنیا کی چیزوں میں سب سے بہتر چیز جس سے نفع حاصل کیا جائے نیک عورت ہے۔" (مشکوٰۃ شریف ۲۶۷ بحوالہ مسلم)

دیکھنے میں انسان گوشت پوست کے بنے ہوئے ہیں، عموماً سب کے اعضاء و جوارح یکساں ہیں، البتہ ایمان و اخلاق حسنہ و اعمال صالحہ کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ کالا گورا ہونا یا کسی خاص ملک کا باشندہ ہونا، موٹا تازہ ہونا یہ کوئی فضیلت کی بات نہیں، اگر آدمی حسن و جمال میں بڑھ کر ہو اور رنگ و روپ کے اعتبار سے بہتر ہو لیکن اس میں کسی کی ہمدردی نہ ہو تو اس کی خوبصورتی اسے انسانیت کے شرف سے متصف نہیں کر سکتی۔ اسی طرح کسی شخص کو اگر دنیوی حیثیت سے کوئی بڑائی حاصل ہے، عہدہ دار ہے یا کسی منصب پر فائز ہے مگر اخلاق کے اعتبار سے پھاڑ کھانے والا بھیڑیا یا لوٹ لینے والا غنڈا ہے تو اسے عہدہ و منصب کی وجہ سے کوئی پسندیدہ انسان نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس دولت بہت ہے مگر بداخلاق ہے، حریص اور کنجوس ہے تو محض مال کی وجہ سے اسے کوئی تفوق اور امتیازی شان حاصل نہیں، ہاں اگر کوئی شخص (مرد ہو یا عورت) دیندار ہے یعنی صاحب خلق عظیم خاتم النبیین، تاجدار دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ کا متبع ہے، آپ ﷺ کے اخلاق کا پیرو ہے تو وہ باکمال انسان ہے وہ انسانیت کے شرف سے مالا مال ہے، اس کا نفس مہذب ہے، وہ انس و الفت کا مجسمہ اور محبت و اخوت کا پتلا ہے، دوسروں کی خاطر تکلیف برداشت کر سکتا ہے، احباب و اصحاب سے نباہ کرنے کا خوگر ہے، اس سے جو قریب ہوگا خوش رہے گا، اس کی الفت و محبت سفر کے ساتھیوں کو اور گھر کے پڑوسیوں کو گرویدہ کرلے گی، اگر ایسے شخص سے کسی عورت کا نکاح ہو گیا تو وہ عورت اس کے اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ کی وجہ سے زندگی بھر خوش رہے گی۔ اگر اس کا خیال نہ رکھا گیا تو دنیاوی زندگی سراپا مصیبت بن جائے گی۔ اسی لیے تو سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے اخلاق اور دینداری سے تم خوش ہو تو اس کا پیغام رد نہ کرو بلکہ جس عورت سے نکاح کرنے کا پیغام دیا ہے اس سے نکاح کردو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد ہوگا۔ اگر پیغام دینے والے مرد میں دینداری اور حسن خلق نہ دیکھا بلکہ صرف مال یا حسن و جمال یا دنیاوی منصب و مرتبہ دیکھ لیا اور ان چیزوں کے پیش نظر کسی عورت کا نکاح کر دیا تو اس عورت کی دینداری تو تباہ ہو ہی جائے گی جس کی وجہ سے آخرت برباد ہوگی مگر اس کی دنیا بھی آرام سے نہ گزرے گی۔ جو خدا کو جانتا ہے چونکہ وہ احکام شریعت کو سمجھتا ہے اس لیے وہ مخلوق کے حقوق بھی ادا کرے گا اور ایذا و تکلیف سے باز رہے گا۔ جو خدا کا نہیں وہ کسی کا نہیں، جس نے اپنے خالق و مالک کے احکام کی پرواہ نہ کی وہ اپنی ماتحت مخلوق کے حقوق ادا کرنے اور آرام پہنچانے کے لیے کیونکر فکرمند ہو سکتا ہے۔

آج کل دین کو نہیں دیکھتے دوسری چیزیں دیکھ کر لڑکی بیاہ دیتے ہیں، کوئی دنیاوی تعلیم دیکھ کر اور کوئی مال دیکھ کر رشتہ کر دیتا ہے اور کوئی دنیاوی عہدہ و ملازمت دیکھ کر اپنی لڑکی دے دیتا ہے، پھر اس کے نتیجے بھگتتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ مسائل نہ جاننے کی وجہ سے تین طلاق دے کر بھی عورت کو رکھے رہتے ہیں اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو سال دو سال تعلقات ٹھیک رکھ کر عورت کو میکے میں چھوڑ دیتے ہیں، نہ اسے طلاق دیتے ہیں، نہ خرچہ پانی دیتے ہیں اور بعض بداخلاق لوگ بے جا مارپیٹ کر کے عورت کا ڈھیر کر دیتے ہیں۔ اب لڑکی کے اولیاء مفتی کے پاس آتے ہیں کہ بڑے ظالم سے پالا پڑا، وہ تو ایسا ہے ویسا ہے، کوئی چھٹکارے کا راستہ نکالئے، حالانکہ جب اس سے نکاح کیا تھا تو وہ ایسا ہی تھا، جو لوگ خدا ترس دیندار ہیں ان کی داڑھیوں سے ڈرتے ہیں، اگر ان کو لڑکی دے دیں گے تو گویا لڑکی داڑھی کے دو تولہ بوجھ میں دب جائے گی اور گویا لڑکی کے ماں باپ معاشرہ میں بے عزت ہو جائیں گے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

☆......☆......☆

## شاہ جیؒ کے علمی جواہر پارے

13

(۶۵) حضرت شاہ صاحبؒ نے ۱۰ مئی ۱۹۵۲ء کو چوک یادگار پشاور میں تقریر کرتے ہوئے مرزائیت کی حقیقت بیان فرمائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

دین کا تمام نظام ختم نبوت کے محور پر گردش کرتا ہے، اگر ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ میں بال برابر بھی فرق آجائے تو ایمان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کا جہاں ذکر کیا ہے وہاں ہر نبی کے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتے رہے حتیٰ کہ یہ سلسلہ نبوت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک آپہنچا، ارشاد ہوا:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبيين"

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

اگر حضور پرنور ﷺ کے بعد کسی اور نبی کو آنا ہوتا اور یہ سلسلہ نبوت جاری رہنا ہوتا تو حضور ﷺ یہ اعلان نہ کرتے کہ:

"اناخاتم النبيين لانبي بعدي"

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ تاجدار مدینہ رحمت دو عالم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس پر انتہائی کمینہ اور گستاخانہ حملہ ہے کہ ایک انگریز کا پروردہ (مرزا غلام احمد ملعون) اُٹھ کر یہ اعلان کرے کہ قرآن پاک کی آیت "محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار الخ" اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ملاحظہ ہو ایک غلطی کا ازالہ، تصنیف مرزا غلام احمد قادیانی)

اگر آج میں یہ اعلان کر دوں کہ میں قائد اعظم ہوں تو کیا تم برداشت کرو گے؟ ہرگز نہیں۔ اگر تم اپنے ایک دنیاوی لیڈر کا مقام کسی دوسرے شخص کو دینے کے لیے تیار نہیں تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ برطانیہ کا پٹھو تاجدار مدینہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرے کہ (معاذ اللہ)

"میں محمد ہوں"

مرزا غلام احمد کی اس قسم کی کتابیں اب بھی پاکستان میں چھپتی اور فروخت ہوتی ہیں۔ مرزائی ان کتابوں کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں، ہم یہ کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ یہ انگریز کے نمک خوار مسلمانوں کو اغواء کریں۔ (یادگار بخاری: ص ۲۷)

### شاہ جی رحمہ اللہ کے تقریری جواہر پارے

(۱) مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد بستی شیخاں جالندھر میں مولانا مظہر علی اظہر نے مسجد شہید گنج کی سازش کا پردہ چاک کرنا چاہا تو لوگوں نے پتھروں کی بارش شروع کر دی اس وقت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مائکروفون پر آئے اور کہا:

"تم بیشک پتھر برساؤ اگر بخاری نام ہے تو قتل ہونا منظور ہے لیکن پیغام حق سنا کے چھوڑوں گا۔ قتل ہونا سیدوں، ہاشمیوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ کربلا میں بھی رسول اللہ ﷺ کا نواسہ شہید ہوا میں بھی سردار اولین و آخرین سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کا نواسہ ہوں، حق کہوں گا اور حق کے اظہار سے ہرگز باز نہ رہوں گا۔"

چنانچہ ان کے اس نعرۂ قلندرانہ کے بعد پتھر برسنے بند ہو گئے اور جلسہ باقاعدگی سے جاری رہا۔ (روزنامہ امروز: ص ۱۱/ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

(۲) شاہ جیؒ عشق رسول ﷺ ہی میں سرتاپا غرق تھے اور اپنی تقاریر میں مستانہ وار فرمایا کرتے تھے:

"دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں اور کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو خدا کا شریک بناتے ہیں اور بتاتے ہیں لیکن خدا اسی طرح ان مشرکین کو پالتا ہے، جس طرح وحدہ لاشریک شریک نہ بنانے والوں کو رزق بہم پہنچاتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شریک بنانے والے کو خدا نے کبھی معاف نہیں کیا۔

باخدا دیوانہ باش و بامحمد ہوشیار

(روزنامہ امروز: ص ۹/ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

(۳) ایک موقع پر ماسٹر تارا سنگھ نے مسلمانوں کو خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکی دی تو شاہ جیؒ نے للکار کر فرمایا:

"ماسٹر جی! ہوش کے ناخن لو کیا کہتے ہو! جس قوم کے فرزند خون کے قلزم میں تیرتے رہے ہیں تم انہیں اپنی ننھی منی ندیوں سے ڈراتے ہو۔" (پیام اسلام امیر شریعت نمبر: ص ۸۹/ ۲۲ نومبر ۱۹۶۱ء)

(۴) شاہ جیؒ نے ضعیفی کے عالم میں اتمام حجت کی خاطر قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے قادیانیو! اگر نبی مانے بغیر تمہارا گزارہ نہیں ہو سکتا اگر اس کے بغیر تم جی نہیں سکتے تو ہمارے قائد اعظم کو ہی نبی مان لو۔ ارے مرد تو تھا جس بات پر ڈٹا کوہ کی طرح اَڑ گیا، آہوں کے بادل اُٹھے، اشکوں کی گھٹا چھائی، خون کی برکھا ہوئی، لاشوں کا سیلاب آیا مگر کوئی چیز قائد اعظم کے عزم کو نہ ہلا سکی اس نے تاریخ کے اوراق کو پلٹ دیا اور ملک کے جغرافیہ کو بدل کر رکھ دیا۔ ارے! تمہاری نبوت کو بھی لٹ پٹ کر جگہ ملی تو اسی کے قدموں میں۔ تمام عمر گزار دی انگریز کی نوکری نہیں کی، حکومت سے خطاب نہیں لیا، انگریز سے کوئی تمنا وابستہ نہیں کی اور ایک تمہارا نبی ہے کہ جس نے حضور گورنمنٹ کے آگے عاجزانہ درخواستیں کرتے کرتے پچاس الماریاں سیاہ کر ڈالیں۔" (پیام امیر شریعت نمبر: ص ۸۹-۹۰)

☆......☆......☆

## طبِ نبوی ﷺ

امام نفیسؒ

173

بعضنا یشفی بها سقیمنا باذن ربنا (متفق علیہ)

اس حدیث میں مذکور لفظ "تربۃ ارضنا" کا معنی ہے ہماری زمین کی مٹی، یہ اس لیے فرمایا کہ مٹی کی طبیعت ٹھنڈی اور خشک ہے اور اس میں رطوبات کو خشک کرنے کی تاثیر ہوتی ہے اور پھوڑے پھنسیوں اور زخموں میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے جو طبیعت کو عمدہ کارکردگی سے روکتی ہے اور جلدی مندمل نہیں ہونے دیتی اور "بریقۃ بعضنا" (ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب لعاب کا مٹی میں اضافہ ہوگا تو وہ مجفف ہو جائے گا اور جب اسے زخم پھوڑے پر لگایا جائے تو اللہ کے حکم سے شفاء حاصل ہوگی۔

اس قسم کی احادیث بہت زیادہ ہیں۔

باقی رہا مسئلہ قرآن کے ذریعے دم وغیرہ کرنے کا تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت آتی ہے کہ: "بہترین دوا قرآن ہے" (ترمذی)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ونُنزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين (بنی اسرائیل: ۸۲)

"اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے۔"

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت مبارکہ میں "من" "تبعیض" کے لیے نہیں ہے، مطلب یہ ہوا کہ قرآن ہم اتارتے ہیں جو سارا کا سارا باعث شفاء ہے۔ یعنی جس طرح یہ قرآن جسمانی امراض کے لیے شفاء ہے اسی طرح ضلالت، جہالت اور شبہات کے لیے باعث شفاء ہے۔ چنانچہ قرآن کریم حیران و سرگردان پھرنے والوں کے لیے بھی باعث ہدایت ہے۔ لہٰذا یہ قرآن زوال جہالت کے سبب دلوں کی شفاء ہے اور زوال امراض کی وجہ سے شفاء اجسام ہے۔

اس حدیث سے عورت کا بھی فن کتابت سیکھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: "جب کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا کوئی زخم یا پھوڑا وغیرہ ہوتا تو آپ ﷺ اپنی اُنگلی مبارک سے یوں زمین پر رکھ کر اُٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے بسم الله تربة ارضنا بريقة

## الادب و الادیب

### منظر بدل بھی سکتا ہے

آتش و خون کا دریا کچل بھی سکتا ہے
مرا شکوت بغاوت میں ڈھل بھی سکتا ہے
ستم وہ ڈھاؤ جو تم خود بھی اٹھا لو اک دن
یاد رکھو کہ یہ منظر بدل بھی سکتا ہے
ستم کی آج ہی مجھ پر نہ پوری حد کر دو
کام یہ تھوڑا بہت کل پہ ٹل بھی سکتا ہے
کسی کو آئے نہ ترکِ مسافرت کا خیال
جو چبھ گیا ہے وہ کانٹا نکل بھی سکتا ہے
نصرتِ باری تعالیٰ ہو تو سب ممکن ہے
مشتِ بھر خاک سے صحرا دہل بھی سکتا ہے
اگرچہ آبلہ پا ہے، تھکن سے چُور ہے وہ
تم ہاتھ تھام لو واثق! تو چل بھی سکتا ہے

نوید واثق انصاری

## بزمِ القلم

محترم مدیر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبوب عالم اخبار القلم ہر ہفتہ بڑی آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے ...... رنگ و نور اور دیگر مضامین سے سجا یہ خوبصورت گلدستہ ہمارے لئے ہدایت کا سامان ہوتا ہے۔

مدینہ طیبہ کی مبارک نسبتوں کا امین، یاس و نا امیدی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں امید کا چراغ اور دکھے دلوں کا مرہم ہے۔

لفظ لفظ خوشبو، حرف حرف معطر، غرض پورا شمارہ پھول کلیاں اور مشک و عنبر، بالخصوص رنگ و نور بیمار قلوب کی دوا اور سقیم ارواح کی غذا ہوتا ہے، ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کرے یہ اخبار عالم پر یونہی ضوفشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پہ منزلیں طے کرتا چلا جائے۔" آمین"

والسلام

(محمد عمر، لاہور)

# ٹرمپ


طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com


ڈونلڈ ٹرمپ کو امریکہ کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے......

یہ خبر باقی دنیا سے زیادہ خود امریکہ کے لئے حیران کن بھی جارہی ہے اور اسے ایک پریشان کن صورتحال کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ کئی ریاستوں میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے جبکہ کچھ مقامات پر وہ تشدد کی صورت بھی اختیار کر چکا ہے۔ میڈیا کا تمام جھکاؤ اور تجزیات ہیلری کلنٹن کو کامیاب دکھا رہے تھے، مباحثوں کا نتیجہ بھی ٹرمپ کے خلاف تھا، عوامی رائے عامہ کے تمام تر جائزے اس فرق کا بالکل عکس دکھا رہے تھے جو انتخابی نتیجے کی صورت میں سامنا آیا ہے۔ یعنی جائزوں میں ٹرمپ جس تناسب سے پیچھے دکھایا گیا نتائج میں اسی قدر اس کا پلڑا بھاری نکلا۔

امریکی عوام کا ایک طبقہ خبروں کے مطابق صدمے کی کیفیت میں ہے اور بالکل بے یقینی کے تاثرات اس پر طاری ہیں۔ انہیں ایسا لگ رہا ہے کہ جو ہوا ہے وہ ایک خواب ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے جبکہ ایک بہت بڑا طبقہ بالکل شادیٔ مرگ کی کیفیت میں ہے اور یہ دونوں طبقے کئی دن سے باہم گتھم گتھا ہیں۔

امریکہ میں ایک ایسے شخص کا صدارتی امیدوار منتخب ہونا جس کا سرے سے پارلیمانی سیاست تو کجا علاقائی اور کونسل سطح کی سیاست سے بھی تعلق نہیں رہا، کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ صدارتی الیکشن سے انٹرا پارٹی نامزدگی کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں اور کتنے حریفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر پارٹی میں کئی لوگ نامزدگی کے امیدوار ہوتے ہیں۔ ان کا باہم موازنہ ہوتا ہے۔ تجربہ اور پارلیمانی سیاسی خدمات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ آپس میں مباحثے ہوتے ہیں، سابقہ اور آئندہ حالات کے بارے میں ان کا موقف لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پارٹی کے ارکان فیصلہ سناتے ہیں کہ ان کا مقرر کردہ نمائندہ کون ہے۔ ٹرمپ کا بغیر کسی تجربے کے ایک غیر سیاسی اور بے وقوف شخص کی شہرت کے ساتھ امریکہ کی سب سے بڑی پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار نامزد ہوجانا خود اس بات کی واضح علامت تھی کہ یہ الیکشن نہیں سلیکشن کا نتیجہ ہے اور امریکہ کی اصل حکمران قوتیں فیصلہ کر چکی ہیں کہ اب ایک غیر سنجیدہ اور غیر سیاسی شخصیت امریکہ کا اقتدار سنبھالے۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی اب تک کی زندگی کا مختصر سا خلاصہ یہ ہے:

متنازع ترین ہونے کے باوجود امریکہ کے صدارتی انتخاب جیتنے والے ڈونلڈ ٹرمپ 14جون1946ء کو نیویارک میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے1968ء میں یونیورسٹی آف پینسلوانیا سے اکنامکس میں گریجویشن کیا۔ ٹرمپ جمائکا اسٹیٹس کے امیر ترین مضافات میں پلے بڑھے، وہ رئیل اسٹیٹ کی تعمیر و ترقی سے وابستہ رہے۔ اُن کا انداز حاکمانہ رہا ہے، جو اُنھوں نے اپنے بیٹے کو بھی منتقل کیا ہے۔ اُن کے والد بروکلن اور کوئینز میں تعمیراتی منصوبوں سے منسلک رہے، جبکہ ڈونلڈ ٹرمپ نے مین ہٹن میں بلند و بالا عمارات کھڑی کیں۔1970ء کی دہائی میں، محکمہ انصاف نے ٹرمپ آرگنائزیشن پر فیئر ہاؤزنگ ایکٹ کی خلاف ورزی کا الزام لگایا، جس کے ذریعے اقلیت کو اُن کی عمارتیں کرائے پر لینے سے روکا گیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اس مقدمے کا فیصلہ عدالت سے باہر طے کیا۔ بعد میں ایک اہم قدم کے طور پر، ٹرمپ نے گرینڈ سینٹرل اسٹیشن کے ساتھ والا ایک ہوٹل خریدا، جو دیوالیہ قرار دیا جا چکا تھا۔ اُنھوں نے سات کروڑ ڈالر ادھار لیے اور نیویارک سٹی سے ٹیکس کی مراعات مانگیں اور تعمیر نو کے بعد اُنھوں نے اسے گرینڈ ہائٹ ہوٹل کا نام دیا۔1971ء میں انہوں نے اپنے والد فریڈ ٹرمپ کی رئیل اسٹیٹ اور کنسٹرکشن کمپنی کا کنٹرول سنبھالا جس کا نام بعد میں بدل کر دی ٹرمپ آرگنائزیشن رکھا۔ ڈونلڈ ٹرمپ دی ٹرمپ آرگنائزیشن کے صدر اور چیئرمین ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی ذاتی دولت کا اندازہ 4ارب ڈالرز تک لگایا گیا ہے۔ دیگر کمپنیوں کے تعمیراتی منصوبوں کی اشتہاری مہم میں اپنا نام بطور فرنچائز استعمال کرنے کا معاوضہ بھی لیتے رہے ہیں۔ ٹرمپ ٹاور بھی ان کی پہچان بنا جو بیس کروڑ ڈالر مالیت کے اپارٹمنٹ اور آڑھت کے کاروبار پر مشتمل ایک تعصیب ہے، جس کی تعمیر میں گلابی رنگ کا سنگ مرمر استعمال ہوا، جس کی 58 منزلیں ہیں، جبکہ آبشار 18 میٹر بلند ہے۔ نیو جرسی میں اٹلانٹک سٹی میں کیسینوز کی تعمیر کی وجہ سے بھی ٹرمپ کو شہرت ملی۔ پہلے ٹرمپ پلازا، پھر ٹرمپ کیسل اور پھر تاج محل تعمیر کیا جس پر ایک ارب ڈالر خرچ آئے۔ لیکن بعد میں دیوالیہ پن کا شکار ہوئے، 1990ء میں جب جائداد کی مارکیٹ کریش ہوئی، تو اُن کی ملکیت 1.7ارب ڈالر سے گر کر 50 کروڑ ڈالر رہ گئی۔ قرقی سے بچنے کے لیے اُنہوں نے رقوم ادھار لیں اور نئے سرمایہ کار تلاش کیے لیکن گھر کے محاذ پر طلاق کے معاملے سے نہ بچ سکے اور ذرائع ابلاغ میں اُنہیں "دی ڈونالڈ" سے پہچانا جانے لگا۔ اُنہوں نے اپنی پہلی بیوی اوانا کو طلاق دی، جن سے اُن کے تین بچے ہیں۔ بعد میں اُنہوں نے مارلہ میپلز سے شادی کی اور طلاق دی۔ ٹرمپ نے سنہ 2005 میں اپنی موجودہ بیوی سلووینا سے تعلق رکھنے والی ماڈل ملانیا سے شادی کی۔ اُن کے ریئلٹی ٹی وی شو دی اپرنٹس نے ٹرمپ کو ایک اداکار کا درجہ دیا۔ ٹرمپ کی املاک کے منتظم بننے کی خواہش رکھنے والے سخت مقابلے کی دوڑ میں شامل ہوئے۔ ناکام ہونے والوں کی فائل پر ٹرمپ یو آر فائرڈ تحریر کیا کرتے تھے۔ اس شو کی وجہ سے ٹرمپ کو 20 کروڑ ڈالر سے زائد کی کمائی ہوئی انہوں نے1988، 2004اور 2012 میں صدارتی دوڑ میں حصہ لینے کا عندیہ دیا۔2006اور2014 میں نیویارک اسٹیٹ کی گورنر شپ کی دوڑ میں بھی کودتے کودتے رہ گئے۔ ٹرمپ ماڈل مینجمنٹ کے تحت 1995 سے مس یونیورس اور مس یو ایس اے مقابلے بھی منعقد کروا رہے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ خواتین سے متعلق نازیبا گفتگو کی وجہ سے خبروں میں رہے۔ انتخابی مہم میں ٹرمپ اسلام دشمن اور نسل پرست کے روپ میں سامنے آئے۔

اس تعارف میں اس کی شخصیت کے تین پہلو بالکل واضح ہیں:

(۱)بدکرداری
(۲)اسلام دشمنی
(۳)جذباتیت

اور حالیہ صدارتی مہم بھی اس شخص کے ان بیانات سے گونجتی رہی جن سے اس کی شخصیت کے یہی تین پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔

ٹرمپ کی شخصیت صدارتی دوڑ میں شامل ہونے سے پہلے امریکی معاشرے میں کس تعارف کی حامل تھی اس کا اندازہ بی بی سی پر نشر ہونے والی ایک رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج سے پندرہ سال قبل جب ٹرمپ کو امریکہ صرف ایک اُبھرتی ہوئی کاروباری شخصیت، ایک موٹیویشنل سپیکر، عورتوں کے رسیا عیاش شخص کے حوالے سے جانتی تھی اس وقت بھی وہ امریکی معاشرے میں نحوست اور بدعملی کی ایک بڑی مثال سمجھا جاتا تھا۔

اس زمانے میں امریکہ میں ایک کارٹون سیریل بنائی گئی جس کا مرکزی خیال یہ تھا کہ امریکی معاشرہ شدید ابتری، معاشی بدحالی اور داخلی انتشار کا شکار ہے، ایسے میں ایک خاتون امریکہ کی صدر منتخب ہوتی ہے اور حالات کو سنبھالا دیتی ہے۔ اسی سیریل میں ایک دلچسپ موڑ یہ تھا کہ نومنتخب خاتون صدر جب اپنی کابینہ سے یہ پوچھتی ہے کہ امریکہ کے حالات اس قدر خراب کیوں ہوئے؟ تو اسے جواب ملتا ہے کہ سابقہ حکومت کی غلط پالیسیاں اس کا سبب ہیں۔ اس پر وہ پوچھتی ہے کہ وہ حکمران کون تھا جس کے ہاتھوں اس قدر تباہی ہوئی؟ تو جواب دیا جاتا ہے کہ ''ڈونلڈ ٹرمپ''

یعنی کہ آج سے پندرہ سال قبل ایک امریکی یہ سوچتا تھا کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ جیسا کوئی شخص حکمران بن گیا تو امریکی معاشرہ اس طرح زوال پذیر ہوجائے گا حالانکہ ٹرمپ کا اس وقت نہ سیاست میں کوئی مقام تھا اور نہ اس کے کبھی امریکی صدر بننے کا کوئی امکان واضح تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ پھر ایسا شخص کیونکر آناً فاناً سیاسی افق پر چھا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے صدارت کی کرسی لے اُڑا؟ کیا امریکی اتنی جلدی یہ بات بھول گئے ہیں یا ٹرمپ نے اپنا رویہ اس قدر سدھار لیا کہ امریکی اس کے بارے میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوگئے؟

جواب یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہیں......

ٹرمپ کے جس مزاج کی شہرت تھی اپنے بام عروج پر ہے البتہ جو زوال ایک فطری قاعدے کے مطابق امریکہ کے دروازے پر کھڑا دستک دے رہا ہے اس کی ترتیب کا تقاضا یہ تھا کہ امریکہ ایسے شخص کو یہ سب جانتے ہوئے منتخب کرنے پر مجبور ہوئے۔ بڑی اور اہم وجوہات یہ ہیں:

(۱) امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جو اسلام مخالف جہاد دشمن مہمات چھیڑی ہیں، ان کے اہداف حاصل کرنے میں وہ بُری طرح ناکام رہا ہے۔ اس جنگ کا جو واحد ایجنڈہ تھا کہ دنیا سے جہاد اور جہادی قوتوں کو بالکل مٹا دیا جائے معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوا اور جہاد اس وقت دنیا کی ہر حد اور ہر سرحد کو توڑ رہا ہے۔ بش کے دور اور پھر اوبامہ کے دو صدارتی ٹرم اس جنگ سے امریکی عوام کو کوئی خوشخبری نہیں دلا سکے اور آگے بھی اس کا کوئی امکان نظر نہیں آرہا۔ انگلیوں پر شمار کی جا سکنے والی چند کامیاب کارروائیاں ضرور وہ اپنے کریڈٹ پر درج کرا سکے لیکن ان کا بھی کوئی بہتر نتیجہ نہ نکلا بلکہ اس جنگ میں مزید شدت ہی آئی اور امریکہ کی منزل دور ہوئی۔ ایسے میں اب ایک امریکی سوچ رہا ہے کہ اس جنگ کو فیصلہ کن بنانے کے لئے انہیں ایک غیر سیاسی اور جنگجو آدمی کی ضرورت ہے۔ ان کی نظر میں امریکہ کی فوجی مہمات میں ناکامی کی وجہ حکمرانوں کی سیاسی مجبوریاں اور پالیسیاں ہیں۔ لہٰذا اب وہ ایک ایسے شخص کو برسر اقتدار لے آئے ہیں جس کا سیاست سے نہ کوئی واسطہ ہے اور نہ اس کا مزاج سیاسی ہے۔ بلکہ وہ ایک حد درجہ جذباتی اور بے وقوف انسان کی شہرت رکھتا ہے تاکہ وہ اس جنگ کو آر یا پار کی بنیاد پر لڑے لیکن امریکی عوام اس حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں کہ ایک شدت پسند حکمران دنیا بھر کے ان حکمرانوں کے لئے بھی سخت قسم کا امتحان ہوگا جو اب تک امریکہ کے ساتھ سیاسی انداز میں چل رہے تھے۔ ان کے لئے اب آر یا پار کے علاوہ کوئی آپشن باقی نہ رکھا جائے گا۔ یقیناً یہ روش بہت سے غلاموں کو سوچنے پر مجبور کرے گی اور اگر انہیں بھی نہ کر سکی تو بہرحال ان ملکوں کی رعایا میں ضرور تحریک بیدار کرنے کا باعث بنے گی۔ امریکہ میں شدت پسندوں کا حکومت کی گدی تک پہنچنا دنیا بھر میں شدت پسندوں کے خاتمے کا نہیں ان شاء اللہ اس کے پھیلاؤ کا سبب بنے گا اور منافق حکمرانوں کے زور تلے دبے طبقات امریکہ کے خلاف کھل کر سامنے آئیں گے اور ملکوں کا نظام بدلے گا۔

(۲) جنگی اخراجات نے امریکی معیشت کا دیوالیہ نکال دیا ہے۔ امریکہ میں بے روزگاری، بے گھری اور آمدن کی کمی نے معاشرے کو شدید ترین ابتری کا شکار کر دیا ہے اور یہ مسائل عفریت کی طرح پھیلتے اور معاشرے کو تیزی سے جکڑتے جا رہے ہیں۔ ایسے میں امریکی یہ سوچ رہا ہے کہ فی الحال نہ تو جنگوں سے چھٹکارہ پایا جا سکتا ہے اور نہ جنگی اخراجات سے تو اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے افراد کو کم کیا جائے تاکہ دستیاب وسائل کی تقسیم میں توازن قائم ہو۔ ٹرمپ نے اس مقصد کے لئے اپنے ایجنڈے میں پناہ گزینوں کے دیس نکالے کی اس تجویز کو جو اب تک صرف امریکیوں کے دلوں یا تھنک ٹینکس کی میزوں تک محدود تھی سرفہرست ترجیحات میں شامل کر لیا۔ یہ کام کسی بھی سیاسی اور جمہوری لبرل شخصیت کے لیے ممکن نہیں تھا، اس کے لئے ٹرمپ جیسا شخص ہی موزوں تھا لہٰذا اس کے اس نعرے نے ان تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ ٹرمپ جیت چکا ہے اور اسکی کامیابی کے پیچھے اس ایجنڈے کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ صدارت کو عملی طور پر سنبھالنے سے پہلے ہی وہ تسلسل کے ساتھ اپنا یہ عزم دہرا چکا ہے کہ وہ ایسا ضرور کرے گا۔ اور وہ یقیناً ایسا کرے گا لیکن امریکی عوام یہاں بھی اس حقیقت کو فراموش کر رہی ہے کہ اس پالیسی کا سب سے بڑا شکار جنوبی امریکیائی ممالک کے وہ باشندے بنیں گے جو جرائم کی دنیا کے بے تاج بادشاہ اور قتل و غارت کے انتہائی رسیا ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ مافیاز اور خفیہ تنظیمیں انہی کی ہیں۔ سمگلنگ کے عالمی نیٹ ورک یہی لوگ چلاتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امریکہ ہر طرف سے ان لوگوں کے گھیرے میں ہے۔ اس پالیسی کے جو نتائج امریکی معاشرے کے لئے نکلنے والے ہیں ہم بڑی شدت سے ان کے منتظر ہیں۔

(۳) اسلام دشمنی...... جو ہر امریکی کے دل میں پل رہا سب سے مضبوط اور غالب جذبہ ہے، البتہ جمہوریت، لبرل ازم اور انسانیت کے جھوٹے نقاب اسے پوری طرح ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ اب یہ جذبہ اس قدر پک چکا ہے کہ اسے دلوں میں چھپائے رکھنا امریکیوں کے لئے ناممکنات میں سے ہو چلا تھا اور انہوں نے ٹرمپ کی شکل میں اس کا اظہار کر دیا ہے، اس قوم کی طرف سے کھلا اعلان ہے کہ وہ اس جذبے کو لے کر ٹرمپ کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور اس کے عملی اظہار کے لیے بے تاب ہے۔

امریکی یہاں بھی صدیوں سے اسلام کی تاریخ میں انمٹ حروف سے نقش اس حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں کہ درحقیقت یہی زمانہ اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی بیداری کا ہوتا ہے۔ اسلام کی یہ فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ نامساعد حالات میں پھلتا پھولتا ہے، سخت دشمنوں کے مقابل طاقت سے اٹھتا اور غالب ہوتا ہے۔ یہ بات اتنی بدیہی ہے کہ اسے سمجھانے کے لئے مثالوں اور دلائل کی حاجت بھی نہیں۔

اب امریکی ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنا مہرہ میدان میں لے آئے ہیں، دیکھیں نتائج کیا نکلتے ہیں۔ ایک اہم وجہ اس انتخاب کی روس کی تازہ صورت حال بھی ہے اس کا جائزہ ان شاء اللہ آئندہ کبھی......

☆......☆......☆

## شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

### بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱ 05 نومبر — ۲ 19 نومبر

دورہ تربیہ: ۱ 11 نومبر — ۲ 25 نومبر

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

### کراچی

دورہ تربیہ: ۱ 18 نومبر تا 24 نومبر

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، بلیر ٹینکی، کراچی

0336-3353813

### پشاور

دورہ تربیہ: ۱ 04 نومبر تا 10 نومبر

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

---

# قلم تلوار


نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com


## دانش چور اقبالؒ سے چڑتے کیوں ہیں؟

ن لیگی حکومت سے یہ کریڈٹ اب کوئی نہیں چھین سکتا کہ اس حکومت نے 9 نومبر علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے یوم پیدائش پر چھٹی کو ختم کر دیا... ن لیگی وزیر اعظم میاں نواز شریف چونکہ لبرل ازم کے دعویدار ہیں، اس لئے قوم کو انتظار کرنا چاہئے اس دن کا کہ جب حکومت ''ہولی'' اور ''دیوالی'' پر قوم کو ''چھٹی'' کا تحفہ دے گی

ویسے بھی اقبالؒ کو شاہین پسند تھا... اسی لئے ان کی شاعری میں کبھی عقاب، کبھی شاہین اور کبھی شاہباز کا ذکر کثرت سے ملتا ہے

علامہ اقبالؒ نے چیونٹی اور عقاب سے مکالمے کا ذکر اپنے اشعار میں یوں کیا ہے، چیونٹی عقاب سے سوال کرتی ہے کہ

میں پائمال و خوار و پریشاں و درد مند
تیرا مقام کیوں ہے ستاروں سے بھی بلند

''عقاب'' جواب دیتا ہے کہ

تو رزق اپنا ڈھونڈتی ہے خاک راہ میں
میں نہ شہپر کو نہیں لاتا نگاہ میں

بال جبرئیل میں حضرت اقبالؒ نے شاہین کو یوں پیش کیا ہے:

خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم
ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ
حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں میں
کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ
جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ
یہ یورپ، یہ پچھم، چکوروں کی دنیا
میرا نیلگوں آسماں بے کرانہ
پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

علامہ اقبالؒ عجیب ایمانی کیفیات والے شاعر تھے... ان کی شاعری کو جس نے بھی ڈوب کر پڑھا... وہ ان کا گرویدہ ہوتا چلا گیا، ''کرگسوں'' کی نہ جہادیوں سے کبھی بنی اور نہ ہی اقبالؒ سے... اگر کسی کو یقین نہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ ''کرگسی'' صفات کے حامل حسن نثار کے اقبالؒ کے حوالے سے خیالات جاننے کی کوشش کرے تو اسے اندازہ ہوجائے گا کہ اقبالؒ کے ''شاہین'' سے اس دور کے ''کرگس'' کتنے خوفزدہ رہتے ہیں، شائد اسی لئے اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

آج جب میں جہاد دشمن، غیرت دشمن اور اسلام مخالف ''کرگسوں'' کو ٹی وی چینلز پر چھایا ہوا دیکھتا ہوں، جاوید غامدی سے لیکر عامر لیاقت اور حسن نثاروں سے لیکر چکوال کے بال ٹھاکرے تک نجانے اقبالؒ کے اس ''پیغام'' پر کان دھرنے کو تیار کیوں نہیں ہیں؟

آتی ہے دم صبح صدا عرش بریں سے
کھویا گیا کس طرح تیرا جوہر ادراک
کس طرح ہوا کند تیرا نشتر تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک
مہر و مہ و انجم نہیں محکوم تیرے کیوں
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک
افسوس صد افسوس کہ شاہیں نہ بنا تو
دیکھے نہ تیری آنکھ نے فطرت کے اشارات
تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اقبالؒ کی شاعری پڑھ کر موجودہ دور کے ''دانشور''، ''فتنہ گر'' کالم نگار، ''قلم فروش''، ''تجزیہ نگار''، ''نظریات'' فروش لگتے ہیں، اور ان سے نفرت سی محسوس ہونے لگتی ہے، یہ کبھی امریکہ کے طفیلی بنتے ہیں، کبھی لندن، فرانس اور بھارت کی تہذیب کے گماشتے، جبکہ اقبالؒ تو وہ تھے کہ جو سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔

وہ دانائے سبل، ختم رُسل، مولائے کل
جس نے غبار راہ کو بخشا، فروغ وادیٔ سینا

علامہ اقبالؒ، رسول ﷺ کا امتی ہونے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے، وہ انگلستان کی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم رہنے اور مغرب کی رنگین و سنگین فضاؤں میں رہنے کے باوجود نہ محبت رسول ﷺ بھولے، اور نہ اسلامی تہذیب اور طیبہ کی خاک کو بھلا پائے چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش افرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف
زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

آیئے آج کے ''قلم تلوار'' کا اختتام اقبالؒ کے ان اشعار پر کرتے ہیں:

خیر تو ساقی سہی لیکن پلائے گا کسے
اب نہ وہ میکش رہی باقی نہ میخانے رہے
رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے
آج ہیں خاموش وہ دشت جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی نہ لیلیٰ کے دیوانے رہے

☆......☆......☆

---

## گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (10.11.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.. اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.. اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..

دیکھیں! اُبامہ آٹھ سال ''بااختیار'' رہا اب بیس جنوری کو ماضی کا حصہ بن جائے گا.. بے اختیار، بے اقتدار، بدنام، دشنام.. یہ ہے دنیا کی ظاہری عزت".. عشرت العباد "چودہ سال تک سندھ کا" دادا "رہا آج بے بس، خوفزدہ.. یہ ہے دنیا کے عہدے کی بے وفائی.. اچھا ہوگیا کہ "ہلیری "نہیں آئی.. وہ ڈبل فتنہ تھی.. ٹرمپ آ گیا.. جیسی قوم ویسا بادشاہ.. یہ بھی چلا جائے گا شاید دوسروں سے زیادہ جلدی.. زمین اپنے صفحے پلٹتی رہے گی.. اور لوگ ان صفحوں کے نیچے دبتے رہیں گے.. مگر وہ جن سے زمین "پیار" کرتی ہے.. وہ زمین کے اندر جا کر بھی زمین کے اوپر رہتے ہیں.. آسمانوں سے بھی اوپر رہتے ہیں.. کلمہ طیبہ کے وفادار، نماز کے عاشق، جہاد کے دیوانے.. دین کے لئے مرمٹنے والے.. ویسے عاجز و مسکین مگر دل کے بادشاہ.. زمین پر نیکی کے پھول کھلانے والے.. کتاب اللہ کو سینے میں بسانے والے.. اللہ تعالیٰ کے مخلص، آقا ﷺ کے غلام، زبان کے سچے، کردار کے پکے.. یااللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرما.. مغرب سے جمعہ شریف آ رہے ہیں.. مقابلہ حسن اور جمعہ عصر کے بعد.. آیۃ الکرسی یاد رہے، ساتھ رہے..

والسلام

خادم

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

---

# سُلگتے حالات


نقش جمال...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com


پاکستان کے تعلیمی نظام کو خالص سیکولر اور بددین بنانے کے لیے کتنی کوششیں ہو رہی ہیں اور کس انداز سے ہو رہی ہیں؟ یہ ایک اہم موضوع ہے۔ اس پر بات اگلی نشست میں کریں گے۔ ان شاء اللہ

فی الحال عالمی سطح پر رونما ہونے والے چند سلگتے حالات و واقعات کی کچھ نشاندہی کرنی ہے تاکہ ہمیں اندازہ ہو کہ امت مسلمہ کو کس طرح معاشی خوش حالی کے نعرے کے پیچھے لگا کر ان کے خون کے ساتھ ہولی کھیلی جارہی ہے۔

برما (میانمار) مسلمانوں کے سینکڑوں گاؤں خالی کرانے کے بعد وہاں کی فوج نے روہنگیا مسلمانوں کے ایک گاؤں میں 25 لوگوں کو گولی مار کر قتل کر دیا ہے۔ میانمار کی حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ اس کی فوج نے ریاست رخائن میں ان دیہات پر گن شپ ہیلی کاپٹروں سے فائرنگ کی جہاں روہنگیا مسلم اقلیت آباد ہے۔ میانمار کی فوج نے بہانہ یہ گھڑا ہے کہ مارے جانے والے لوگ خنجروں اور لاٹھیوں سے لیس تھے، حالانکہ سوشل میڈیا پر آنے والی تصاویر اور ویڈیوز سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مرنے والوں میں خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اس کارروائی کے باعث ایک بار پھر سینکڑوں مسلمانوں کو نقل مکانی کرنا پڑی ہے۔ برما کی ریاست رخائن میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد آباد ہے اور وہیں برما کی فوج مسلسل یہ ظلم و ستم ڈھا رہی ہے اور حد یہ ہے کہ برما حکومت اور فوج کی طرف سے اس ریاست میں کسی آزاد میڈیا کو رسائی حاصل نہیں ہے اور یہ سب کچھ وہ اپنے مظالم کو چھپانے کا ایک حربہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق رخائن کے علاقے میں کچھ دیہات کو جلایا بھی گیا ہے۔ انسانی حقوق کے ادارے ہیومن رائٹس واچ کی طرف سے جاری کی گئی تصاویر میں جلے ہوئے گاؤں دکھائے گئے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں 430 عمارتوں کو جلایا گیا۔ گذشتہ ماہ جھڑپوں اور عام شہریوں کے علاقے سے چلے جانے کی اطلاعات کے بعد مواصلاتی سیارے کے ذریعے یہ تصاویر 22 اکتوبر اور 10 نومبر کے درمیان لی گئی ہیں۔

روہنگیا کارکنوں کا کہنا ہے کہ حکومت ایک منصوبے کے تحت مسلمان اقلیت کو اپنے دیہات سے نکلنے پر مجبور کر رہی ہے۔ بی بی سی کے ایک نامہ نگار کا کہنا ہے کہ روہنگیا مسلمانوں پر حملے کرنا فوج کا ایک مقبول کام ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کو برمی آبادی کی طرف سے بڑے پیمانے پر ناپسند کیا جاتا ہے جو انھیں بنگلہ دیش سے آئے ہوئے تارکین وطن سمجھتے ہیں۔ جھڑپوں کا تازہ ترین سلسلہ تقریباً ایک ماہ پہلے تین پولیس چوکیوں پر حملوں کے بعد شروع ہوا۔ برما کی حکومت آزاد میڈیا کو رخائن میں جانے کی اجازت نہیں دے رہی جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ہونے والی لڑائی کے ان دعوؤں کی تصدیق کرنا مشکل ہے۔

برما کے حکام یہ سب کچھ مذہبی بنیادوں پر کر رہے ہیں اور وہ کسی بھی صورت ان مسلمانوں کا وجود وہاں برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اس لیے اب انہوں نے ان کی رجسٹریشن میں بھی مسائل کھڑے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ برما حکام کا کہنا ہے کہ روہنگیا مسلمان اپنے آپ کو بنگالی مسلمان کے طور پر رجسٹر کروائیں ورنہ ان کا اندراج نہیں کیا جائے گا۔ میانمار (برما) کی حکومت روہنگیا کو تارکین وطن کے طور پر دیکھتے ہیں اور انھیں شہریت دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ دوسری جانب روہنگیا قبائل کا کہنا ہے کہ وہ میانمار کا حصہ ہیں اور حکومت ان کے خلاف ظلم و ستم کرتی ہے ملک میں بدھ مت کے ماننے والوں اور روہنگیا مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کی اطلاعات آتی رہتی ہیں۔ سنہ 2012ء میں ملک کے رخائن صوبے میں وسیع پیمانے پر روہنگیا کے خلاف تشدد کے واقعات رونما ہوئے اور ہزاروں روہنگیا مسلمانوں کو اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا تھا اور افسوس یہ ہے کہ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور بہت سے مسلم ممالک عالمی طاقتوں کے غلام بن کر ان کے مفادات کے لیے تو کوئی جنگوں میں ان کے ہم نوا بنے ہوئے ہیں مگر اپنے ان بے کس برمی مسلمانوں کو بے یار و مددگار چھوڑ رکھا ہے!

☆......☆......☆

بھارت سرکار کی دہشت گردی کا جن سر چڑھ کر بول رہا ہے مگر ہمارے حکمران ابھی تک انہیں اپنا دشمن باور کرنے کو تیار نہیں بلکہ انہیں ان کے آقاؤں نے جو سبق پڑھایا ہے کہ جہاد اور مجاہدین ہی تمہارے دشمن ہیں بس یہ اسی ایک ایجنڈے پر یکسوئی سے عمل پیرا ہیں اور دشمن اپنی فوج کے ساتھ براہ راست ہمارے ملک کے فوجیوں کو خاک و خون میں تڑپا رہا ہے۔ پاکستانی فوج کے مطابق کشمیر کے متنازع علاقے میں لائن آف کنٹرول کے بھمبر سیکٹر میں انڈیا کی بلا اشتعال فائرنگ میں سات پاکستانی فوجی جاں بحق ہوگئے ہیں۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے لائن آف کنٹرول پر انڈین فوج کی فائرنگ سے سات پاکستانی فوجیوں کی ہلاکت پر انڈین ہائی کمشنر سے احتجاج کیا ہے جبکہ جنرل راحیل نے کہا ہے کہ انڈیا کی جارحیت کا بھرپور جواب دیتے رہیں گے۔

پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نفیس زکریا نے بی بی سی کے ذیشان ظفر سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ سیکریٹری خارجہ نے انڈین ہائی کمشنر گوتم بمباوالا سے فوجیوں کی ہلاکت پر احتجاج کیا اور اس واقعے سے متعلق ان کو احتجاجی مراسلہ بھی دیا۔ ہلاک ہونے والے فوجیوں کی نماز جنازہ جہلم میں ادا کر دی گئی ہے جس میں بری فوج کے سربراہ جنرل راحیل شریف اور دیگر اعلیٰ فوجی قیادت نے شرکت کی اور بعد میں جنرل راحیل کو لائن آف کنٹرول کی موجودہ صورتحال پر بریفنگ بھی دی گئی۔ فوج کے بیان کے مطابق اس موقع پر جنرل راحیل شریف نے کہا کہ انڈیا کی جارحیت کا بھرپور جواب دیتے رہیں گے۔ اس سے پہلے پاکستانی فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کے پیر کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ انڈین فوج کی جانب سے لائن آف کنٹرول پر رات گئے فائرنگ کی گئی۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستانی فوج نے انڈین فوج کی فائرنگ کا بھرپور جواب دیا ہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے ٹویٹ میں انڈیا کی جانب سے بلا اشتعال فائرنگ کی مذمت کی۔ دفتر خارجہ نے انڈین فوج کی طرف سے کی گئی کارروائی کا جواب دینے کی تصدیق کی۔ وزیر اعظم نواز شریف نے لائن آف کنٹرول پر جانی نقصان پر شدید دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنے ملک کے دفاع کی تمام صلاحیت رکھتے ہیں۔ سرکاری ذرائع ابلاغ کے مطابق پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف کا کہنا ہے کہ انڈین فورسز لائن آف کنٹرول پر بھاری اسلحہ استعمال کر رہی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں سات لاکھ سے زیادہ انڈین سکیورٹی فورسز کشمیریوں کی جدوجہد کو دبانے میں ناکام رہا ہے اور اس سے دنیا کی توجہ ہٹانے کے لیے وہ ایل او سی پر فائرنگ کرتا ہے۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ اس سال اب تک انڈیا کی طرف سے لائن آف کنٹرول پر جنگ بندی کی 178 خلاف ورزیوں میں 19 شہری ہلاک اور 180 زخمی ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے حکمران کتنے باصلاحیت ہیں؟ اس کا اندازہ اس سے لگالیجئے کہ ان کے پاس ہر بیرونی جارحیت کا حل بس دو ہی لفظوں میں پوشیدہ ہے: ''ہم مذمت کرتے ہیں اور ہم دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں''۔ مگر انہیں کوئی بتائے کہ جناب والا! مذمت کے بعد کچھ مرمت کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور صلاحیت موجود ہو تو اس کو ظاہر بھی کرنا چاہئے ورنہ وہی معاملہ چلتا رہتا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو مجھے تھپڑ مار کر تو دکھا، اس نے لگا دیا، اس نے پھر کہا دوبارہ مار کر دکھا، اس نے دوبارہ بھی مار دیا۔ بس اب پہلا کہتا جا رہا ہے اور دوسرا مارتا جا رہا ہے تا آنکہ اس کا کچومر نکال کر رکھ دیا۔

☆......☆......☆

اب آیئے ہم آپ کو کشمیر کے حالات کی ایک جھلک دکھاتے ہیں، یہ تاثرات ایک کشمیری خاتون کے ہیں جس کی ڈائری کے کچھ اوراق بی بی سی پر نشر کیے گئے ہیں۔ اس میں اس کشمیری خاتون نے بتایا ہے کہ: ''کشمیر میں سنہ 2016 کی مزاحمت پانچویں مہینے میں داخل ہوگئی ہے۔ آج اس کا 128 واں دن ہے۔ اس دوران ہماری ثابت قدمی اور ہمارے ارادوں کی مضبوطی کے کئی امتحان ہوئے۔ ہم تو امتحانوں کے عادی ہوگئے ہیں۔ اس دوران ہندوستان نے بھی بربریت کے نئے مقام سر کر لیے جس کے شکار چار سالہ بچے سے لے کر 80 سالہ بوڑھے بھی ہوگئے۔

جہاں ہندوستانی فوجیوں نے لوہے کی سلاخوں، چاقو اور ڈنڈے لے کر رات کے اندھیرے میں گھروں میں گھس کر بچوں اور بڑوں کی شدید پٹائی کی، عورتوں کی بے عزتی کی اور سامان تہس نہس کیا، وہاں ہمارے رضا کاروں نے زخمیوں اور ان کے تیمارداروں کے لیے ہسپتالوں میں مہینوں کھانا کھلایا۔

جہاں ہندوستانی فوجیوں نے ایک مہینے کے اندر 13 لاکھ چھرے نہتے لوگوں پر داغے اور سینکڑوں لوگوں کو اندھا بنایا، وہاں ہمارے ڈاکٹروں نے آنسو گیس سے بھرے ہسپتالوں میں دن رات ان چھروں اور گولیوں سے زخمی لوگوں کے علاج کیے۔ جہاں ایک طرف سے زخمیوں سے بھری ایمبولینس کے ڈرائیور پر گولی چلائی گئی وہاں اسی ڈرائیور نے اپنے زخموں کا خیال نہ کرتے ہوئے پہلے ایمبولینس میں پڑے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا پھر اپنے زخموں کا علاج کروایا۔

جہاں حکومت نے لگاتار کرفیو لگا کر چھوٹے بچوں کو دودھ سے اور بیماروں کو ان کی دوا سے محروم کیا وہاں ہم نے ایکسیڈنٹ میں زخمی ہندوستانی یاتریوں کے زخموں پر مرہم لگائی۔

ہماری آزادی کی یہ جنگ برابری کی جنگ نہیں ہے۔ جہاں ہم اپنے جائز حق کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں وہاں انڈیا کی سرکار کشمیر پر اپنے ناجائز قبضے کو قائم رکھنے کے لیے وحشیانہ طرز عمل کے سب حدیں پار کر رہی ہے۔

کچھ دن پہلے ایک کتاب پڑھنے کے دوران اس میں ایک فقرہ نظر سے گزرا جسے پڑھ کر غصہ بھی آیا اور دکھ بھی ہوا۔ کشمیر کے سابقہ گورنر جگموہن نے سنہ 1990 میں کہا تھا 'کشمیر کا حل صرف گولی ہے'۔ یہ وہی جگموہن ہیں جن کی بطور گورنر حلف اٹھانے کے ایک دن بعد سرینگر میں 'گوکدل' کا قتل عام ہوا جس میں 52 نہتے شہریوں کو ہندوستانی فوجیوں نے گولیاں برسا کر مار ڈالا۔ جگموہن کا دور کشمیر کا ایک سیاہ دور تھا۔ یہی جگموہن جو سابقہ افسر شاہی کا فرد تھا اب بی جے پی کے ممبر بن گئے ہیں۔ انھی کو سنہ 2016 کے شروع میں بی جے پی سرکار نے ہندوستان کے دوسرے بڑے اعزاز پدما وی بھوشن سے بھی نوازا۔ جس ملک کی سرکار اور اس کے حرکاروں کی ایسی سوچ ہو اس ملک سے جمہوریت یا انسانیت کی آپ کیا امید کر سکتے ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا یہ برابری کی جنگ نہیں ہے۔''

بلکہ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ایک طرف محض ظالم ہے اور وہ بھارتی سرکار اور اس کی فوج ہے جبکہ دوسری طرف مظلوم ہیں اور وہ کشمیری عوام ہے۔ افسوس اس کا نہیں کہ دنیا ان مظلوموں کی مدد نہیں کر رہی، زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ خود ان کے اپنے مسلمان بھائی اور پڑوسی ملک ان کی مظلومیت کے درد کو نہیں سمجھ رہا۔

وائے افسوس متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

☆......☆......☆